الهدیة المبارکة

فی بیان

سبعین الفاً من الملائکة

المعروف

ستر ہزار فرشتے

از : رشحات قلم

خطیبِ پاکستان مولانا محمد صدیق ملتانی

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	....	الھدیۃ المبارکۃ فی بیان سبعین الفاً من الملائکۃ المعروف ستر ہزار فرشتے
نام مصنف	....	خطیب پاکستان مولانا محمد صدیق ملتانی فون: 041-714221
اشاعت اوّل	....	2000ء
کمپوزنگ	....	صبح نور کمپیوٹرز فون: 041-730834
صفحات	....	200
تعداد	....	1100
قیمت	....	-/70 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

Marfat.com

فہرست مضامین

	پیش لفظ	۶
باب القرآن......	فصل اول	۸
	فصل دوم۔سورۃ کہف	۱۳
	فصل سوم۔سورۃ الحشر	۱۵
	فصل چہارم۔سورۃ الانعام	۱۷
	فصل پنجم۔سورۃ حمٓ الدخان	۱۸
	فصل ششم۔آیۃ الکرسی	۱۹
باب العبادات......	فصل اول۔اذان	۲۳
	عالم دنیا میں مقامات مؤذن۔	۲۴
	قیامت کے دن مؤذن کا مقام۔	۲۷
	فوائد اذان۔	۳۴
	اذان دینے میں حکمت۔	۳۹
	رسول اللہ نے بھی اذان دی۔	۴۰
	فصل دوم۔روزہ	۴۲
	فصل سوم۔تلبیہ	۵۰
	فصل چہارم۔بیمار پرسی	۵۲
	فصل پنجم۔تکبیر، تہلیل، تحمید اور تسبیح	۶۰

Marfat.com

فصل ششم۔ مومنوں کی باہمی زیارت کی فضیلت / ۶۷

فصل ہفتم۔ طواف کعبہ ۷۴

فصل ہشتم۔ صفاو مروہ کی عظمت ۷۷

باب الانبیاء...... فصل اوّل۔ مخدوم ملائکہ ۸۱

فصل دوم۔ رجعت شمس ۸۶

فصل سوم۔ عدم تعظیم کا نتیجہ ۹۲

فصل چہارم۔ دلہا کی بارات ۹۴

فصل پنجم۔ عشق رسول کی ایک ادا ۹۵

فصل ششم۔ امت مصطفیٰ محبوب اللہ ہے۔ ۹۷

باب الصحابہ...... فصل اول۔ حضرت صدیق اکبر ۱۰۳

عالم انوار میں مقام صدیق ۱۰۳

عالم ارواح میں مقام صدیق ۱۰۶

عالم دنیا میں عند اللہ مقام صدیق ۱۰۷

آخرت میں عند اللہ مقام صدیق ۱۰۹

فصل دوم۔ حضرت سعد بن معاذ ۱۱۳

فصل سوم۔ حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی ۱۱۷

فضائل سورۃ اخلاص ۱۲۰

فصل چہارم۔ حضرت امام حسین ۱۲۴

Marfat.com

	فصل پنجم - حضرت فاطمۃ	۱۳۴
	فصل ششم - حضرت فاطمہ بنت اسد	۱۴۱
باب الاولیاء......	فصل اول - حضرت اویس قرنی	۱۴۵
	فصل دوم - شان ولایت	۱۵۲
باب المساجد......	فصل اول - مسجد حرام	۱۵۷
	کعبہ کی نشانیاں	۱۶۰
	کعبہ شریف	۱۶۱
	فصل دوم - بیت المعمور	۱۶۴
	فصل سوم - مسجد اقصیٰ	۱۶۸
	فصل چہارم - مسجد نبوی	۱۷۵
	فصل پنجم - مسجدوں میں روشنی کرنا	۱۷۹
باب صفت الجنۃ......	فصل اول	۱۸۷
باب صفت النار......	فصل اول	۱۹۲
باب الکوثر...........	فصل اول	۱۹۶
باب القرای...........	فصل اول	۲۰۰

Marfat.com

پیش لفظ

1996ء میں فقیر حضرت العلام مولانا محمد حسین رضوی کی دعوت پر امریکہ کے تبلیغی دورے پر نیویارک حاضر ہوا۔ مولانا موصوف نے بذریعہ فون مجھے فرمایا کہ آپ اپنی تقاریر کی کچھ کیسٹیں ضرور لیتے آئیں۔ میں اپنی تقاریر کی دس کیسٹیں نیویارک لے گیا جن میں سے ایک تقریر کا عنوان تھا :

"ستر ہزار فرشتے"

مولانا محمد حسین صاحب کے برادر محترم مولانا محمد بشیر نے یہ تقریر اپنے نیویارک کے احباب کو سنوائی۔ان میں سے ایک محترم محمد ادریس صاحب تھے جن کا حال یہ تھا کہ اس تقریر کو سن کر ان پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور جب تک یہ کیسٹ چلتی رہی انکی آنکھوں سے آنسو جاری رہے۔ مولانا محمد بشیر صاحب نے مجھ سے یہ کیفیت بیان کی جسکا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ میں نے عزم صمیم کرلیا کہ اس تقریر کو وسعت دے کر ایک کتابی شکل دے کر اس کو عوام اہلسنت کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ بھی اس سے استفادہ کریں۔اس بناء پر میں اپنی اس سعیٔ بلیغہ کو

الهديّة المباركة فى بيان

سبعين الفاً من الملائكة

Marfat.com

المعروف

ستر ہزار فرشتے

کا نام دے کر احباب اہلسنت کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ امید واثق ہے اور تیقن کامل ہے خواص اور عوام اس علمی ذخیرے سے مستفید، مستفیض اور مستنیر ہونگے۔

احقر العباد فی الاقطار الجھانی

محمد صدیق ملتانی

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

Marfat.com

باب القرآن

فصل اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّه‘ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ وَ المَلاَئِكَةُ وَاُولُوُ العِلمِ قَائِماً بِالقِسطِ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَالعَزِيزَالحَكِيمُo

ترجمہ:

خدا نے اس بات کی گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی ﴿گواہی دی﴾ اللہ تعالےٰ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے۔ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔

شانِ نزول:

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ملک شام کے دو یہودی عالم سرور کونین ﷺ کی زیارت کے لئے مدینہ آئے۔ جب وہ مدینہ میں داخل ہوئے تو آپس میں کہنے لگے خدا کی قسم یہ شہر بالکل اس شہر کی طرح ہے جو نبی آخر الزمان کے رہنے کی جگہ ہوگا۔ جسکا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ جب یہ لوگ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو فوراً آپ کا جمال باکمال دیکھتے ہی پہچان گئے کہ بیشک یہ وہی مبارک رسول ہے جسکا حلیہ تورات میں صاف

Marfat.com

لکھا ہے۔ عرض کیا آپ کا نام محمد ﷺ ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے عرض کیا آپ کا نام احمد ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے عرض کی ہم آپ سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اگر آپ نے اس کا جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے آپ نے فرمایا پوچھو کیا سوال ہے انہوں نے عرض کی وہ فرمان بتا دیجئے جو ازل میں رب العزت نے بذات خاص فرمایا اور وہ سب کی شہادتوں سے بڑی شہادت ہے جب وہ دونوں یہودی یہ سوال کر چکے تو خدا تعالیٰ نے آیت مذکورہ بالا نازل فرمائی جس پر دونوں یہودی مسلمان ہو گئے۔

﴿ص: ۴۰ / ۴ تفسیر قرطبیؒ- ص: ۲۷۶ / ۱ تفسیر خازن﴾

﴿ص ۲۵ / ۲ تفسیر مظہری- ص: ۱۰۴ / ۲ روح المعانی﴾

﴿ص: ۲۷۶ / ۱ تفسیر معالم التنزیل- ص: ۴۲ / ۴ تفسیر قرطبیؒ﴾

اس آیت کے نزول پر کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت سجدے میں گر گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار آیات عرش سے معلق ہیں۔

فاتحة الکتاب،آیة الکرسی و شَھِدَ اللّٰهُ اَنَّه' لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ وَقُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ" الْمُلْكِ۔ ﴿ص: ۱۱۱ / ۱ تفسیر قرطبیؒ﴾

حضرت غالب قطانؒ فرماتے ہیں میں کوفے میں تجارتی غرض سے گیا اور حضرت سلیمان اعمش کے قریب ٹھہرا۔ رات کو حضرت اعمش تہجد کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب تلاوت کرتے کرتے شَھِدَاللّٰه انه لااله

Marfat.com

الاھو......الخ پڑھا تو فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں جس بات کی گواہی اللہ نے دی اور میں اس شہادت کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ میری امانت خدا کے پاس ہے پھر کئی دفعہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاِسْلَامَ پڑھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بارے میں شاید کوئی حدیث سنی ہوگی۔ صبح ہی صبح میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا ابو محمد کیا بات تھی جو آپ اس آیت کو بار بار پڑھتے تھے۔ کہا کیا اسکی فضیلت تمہیں معلوم نہیں ؟میں نے عرض کیا حضرت میں تو مہینہ بھر سے آپ کی خدمت میں ہوں لیکن آپ نے حدیث بیان ہی نہیں کی۔ کہنے لگے خدا کی قسم میں تو سال تک بھی بیان نہ کرونگا۔ اب میں اس حدیث کو سننے کے لئے ایک سال تک وہیں ٹھہرا رہا۔ جب سال کامل گزر گیا تو میں نے کہا اے ابو محمد اب سال گزر گیا ہے انہوں نے کہا اچھا سن مجھ سے ابو وائل نے حدیث بیان کی اس نے عبداللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے والے کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے اس بندے نے میرا عہد لیا ہے اور میں اس عہد کو پورا کرنے میں سب سے زیادہ ہوں میرے اس بندے کو جنت میں لے جاؤ۔ ﴿ص : ۵۳ / ۳ ابن کثیر، ص : ۴۱ / ۴ تفسیر قرطبی﴾

﴿ص : ۲۶ / ۲ تفسیر مظہری﴾

جو آدمی اس آیت کو پڑھے گا قیامت کے دن یہ آیت جنت میں جانے کا عہد خداوندی بن کر آئے گی اور اپنے پڑھنے والے کو بخشوا کر جنت

Marfat.com

میں لے جائے گی۔ اس میں تین اسماء الٰہی ہیں۔ ہر ایک اسم مبارک کی صفت الگ الگ ہے۔ ہر ایک کی تاثیر جدا جدا ہے۔ سب سے بڑا اسم اعظم اللہ ہے اس کے چار حرف ہیں جو چار سمت عالم کے لئے کافی ہیں جو اسم اللہ کو ہر روز باوضو ہو کر قبلہ رو چار زانوں بیٹھ کر پڑھے وہ صاحب کشف اور صاحب باطن ہو جاتا ہے اور چند روز کے بعد اس کے دل میں خدا کی محبت بے انتہا پیدا ہو جاتی ہے۔ نماز روزہ عبادت خداوندی میں کیفیت اور سرور قلب پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسرا نام عزیز ہے اس نام کو جو شخص بعد نماز فجر ایک ہزار مرتبہ مداومت کے ساتھ پڑھے گا ساری مخلوق کی نظر میں صاحب عزت اور صاحب وجاھت ہو جائے گا اور کوئی شخص اسکی برائی یا اذیت کا قصد نہ کرے گا اور اس نام کا پڑھنے والا کبھی تنگ دست اور محتاج نہ ہو گا اور اگر خشک سالی کے موقع پر اکتالیس آدمی باوضو ہو کر اس اسم کو رات کے وقت دو ہزار مرتبہ سات روز تک پڑھیں تو خدا تعالیٰ بارش برسا دے گا اور خشک سالی دور ہو جائے گی۔

تیسرا اسم حکیم ہے اگر کسی شخص کو کوئی بڑی مہم درپیش ہو اور وہ کسی طرح حل نہ ہوتی ہو تو نماز ظہر کے بعد نوے مرتبہ اس کو پڑھے انشاء اللہ مشکل حل ہو جائے گی مگر ان وظائف میں اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ ﴿تفسیر درمنثور زیر بحث آیت مذکورہ﴾

Marfat.com

ایک شخص نے یہ آیت پڑھ کر خدا کی بارگاہ میں دعا مانگی: الٰہی یہ میں تیرے پاس امانت رکھتا ہوں۔ جس دن میں مرنے لگوں مجھے امانت واپس کر دینا۔ چنانچہ جب اسکی عمر کا پیمانہ لبریز ہوا اور وفات کا وقت قریب ہوا تو اسکی زبان پر جاری ہوا لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اور آسمان کی جانب سے زوردار آواز آئی اے شخص ہم نے تیری امانت تجھے واپس کر دی۔ ﴿ص: ۸۴/ ۱ خیر الموانس﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص آیت شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ......الخ پڑھ کر وَاَنَا عَلٰی ذٰالِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ کہے گا تو خدا اپنی قدرت کاملہ سے

"ستر ہزار فرشتے"

پیدا کرے گا جو قیامت کے دن تک اسکی مغفرت کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ ﴿ص: ۸۴/ ۱ خیر اعوانس﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآاِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ وَالْمَلاَئِکَۃُ وَاُولُوالْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم عِنْدَمَنَامِہٖ خَلَقَ اللّٰہُ لَہٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

﴿ص: ۴۲/ ۴ تفسیر قرطبی﴾

Marfat.com

ترجمہ:

جو شخص رات کو سوتے وقت

شهد الله انه لا اله الا هو...... الخ

پڑھے تو خدا تعالیٰ

"ستر ہزار فرشتے"

پیدا فرماتا ہے جو قیامت کے دن تک اسکی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

فصل دوم

"سورۂ کہف"

حدیث نمبر ۱:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سورت کی خبر نہ دوں جسکی عظمت نے زمین و آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیا ہے اور اس کے لکھنے والے کو بھی اس کی مثل اجر و ثواب ہے اور جس نے اس سورت ﴿کہف﴾ کو جمعہ کے دن پڑھا تو اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ﴿ص: ۵۷۴ / اکنزالعمال﴾

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ سورۃ

Marfat.com

کہف کا نام تورات میں ''حائلہ'' ہے کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔﴿ص : ۵۷۵ / اکنزالعمال﴾

حدیث نمبر۳:

جس نے سورہ کہف کی دس آیات پڑھیں تو وہ سر سے لے کر پاؤں تک نور سے بھر گیا اور جس نے یہ سورت جمعہ کے دن پڑھی تو صنعاء سے لے کر بُصریٰ تک اس کے لئے نور ہو جاتا ہے۔﴿ص : ۵۷۶ / اکنزالعمال﴾

حدیث نمبر۴:

جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھی تو اس کے لئے قدموں سے لے کر آسمان تک نور ہو جاتا ہے اور دو جمعوں کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔﴿ص : ۵۷۶ / اکنزالعمال﴾

حدیث نمبر۵:

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے نَزَلَتُ سُوُرَۃُ الکَھُفِ جُمُلَۃً مَعَھَا سَبُعُوُنَ اَلُفاً مِنَ الُمَلَائِکَۃِ۔

﴿ص : ۵۷۸ / اکنزالعمال﴾

ترجمہ:

سورہ کہف یکدم نازل ہوئی ہے اور اس کے ساتھ

''ستر ہزار فرشتے''

نازل ہوئے ہیں۔

Marfat.com

فصل سوم

"سورۃ الحشر"

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَشْرِ لَمْ يَبْقَ شَيْئٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَالسَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْهَوَامِّ وَالرِّيْحِ وَالسَّحَابِ وَالطَّيْرِ وَالدَّوَابِّ وَالشَّجَرِ وَالْجِبَالِ وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمَلَائِكَةِ اِلاَّ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرُوْا لَهٗ فَاِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْلَيْلَتِهٖ مَاتَ شَهِيْدًا۔

﴿ص: ۱۸/۱ تفسیر قرطبی﴾

ترجمہ:

جو شخص سورہ حشر پڑھتا ہے اس کے لئے جنت ودوزخ، عرش وکرسی، زمین وآسمان، حشرات الارض اور ہوا، بادل اور پرندے چوپائے درخت اور پہاڑ آفتاب ومہتاب اور فرشتے سارے کے سارے خدا سے اس بندے کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر وہ بندہ اس دن یا اس رات فوت ہو جائے تو شہید ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُبِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَّاتَ فِيْ يَوْمِهٖ مَاتَ شَهِيْداً وَمَنْ قَرَأَ حِيْنَ يُمْسِيَ فَكَذَالِكَ۔

﴿ص : ۳۰۹ / ۲دارمی-ص : ۱۸ / ۱تفسیر قرطبی﴾

ترجمہ:

جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کرے تو اللہ تعالےٰ

"ستر ہزار فرشتے"

اس پر مقرر فرمادیتا ہے جواس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر اس دن یارات مر جائے تو شہادت کی وفات پاتا ہے اور اگر شام کو پڑھے تو بھی فرشتے دعا کرتے ہیں۔

Marfat.com

فصل چہارم

"سورۃ الانعام"

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورۃ انعام کا نزول فرشتوں کے ایک جلوس کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ جلوس اتنا بڑا تھا کہ اس نے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام اُفق کو بھر دیا تھا اور انکی تقدیس و تسبیح کے غلغلہ سے زمین تھرا رہی تھی۔ ﴿ص : ۹۳ / ا الاتقان﴾

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَزَلَتْ عَلَیَّ سُوْرَۃُ الاَنْعَامِ جُمْلَۃً وَاحِدَۃً یُشَیِّعُھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ لَھُمْ زَجَلٌ" بِالتَّسْبِیْحِ والتَّمْحِیْدِ۔ ﴿ص : ۴۴ / ۳ حلیۃ الاولیاء﴾

ترجمہ:

مجھ پر سورۃ انعام پوری کی پوری یکدم نازل ہوئی ہے اور اس کے ساتھ

"ستر ہزار فرشتے"

نازل ہوئے اور وہ خدا کی حمد و تسبیح بیان کر رہے تھے۔

Marfat.com

فصل پنجم

"سورۃ حٰمٓ الدخان"

حدیث نمبر ۱:

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدخان فِی لَیْلَةِ جُمُعَةٍ اَوْیَوْمِ جُمُعَةٍ بَنَی اللّٰهُ لَه' بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ۔ ﴿ص :۵۸۱ / اکنزالعمال﴾

ترجمہ:

جس نے جمعہ کی رات یا دن میں سورہ حٰمٓ الدخان تلاوت کی خدا نے اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا۔

حدیث نمبر ۲:

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدخان فِی لَیْلَةِ جُمُعَةٍ غُفِرَلَه'۔

ترجمہ:

جس نے جمعرات رات کو سورہ حٰمٓ الدخان کی تلاوت کی اسکی مغفرت ہوگئی۔ ﴿ص :۵۸۱ / اکنزالعمال﴾

حدیث نمبر۳:

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدخان فِی لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُلَه' سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ ﴿ص :۵۸۱ / اکنزالعمال﴾

Marfat.com

ترجمہ:

جو رات کو سورہ حٰم الدخان کی تلاوت کرے وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ

"ستر ہزار فرشتے"

اسکی مغفرت کی دعا کرینگے۔

فصل ششم

"آیت الکرسی"

حدیث نمبر ۱:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: أُعْطِيتُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُؤْتَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي۔ ﴿ص: ۵۶۸ / ۱ کنز العمال﴾

ترجمہ:

آیۃ الکرسی مجھے عرش کے نیچے ایک خزانے سے عطا ہوئی اور یہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی۔

حدیث نمبر ۲:

مَنْ قَرَأَ فِي دُبُرِ كُلِّ صلوٰةٍ مَكْتُوبَةٍ آيَةَ الْكُرْسِيِّ حُفِظَ إِلَى

Marfat.com

الصَّلٰوۃِ الاُ خُریٰ وَلاَ یُحَافِظُ عَلَیْھَا اِلاَّ نَبِیٌّ" اَوْ صِدِّیْق" اَوْ شَھِیْد"۔

﴿ص : ۵٦٨ / اکنزالعمال﴾

ترجمہ:

جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسکی دوسری نماز تک حفاظت کی گئی اور اس پر مداومت وہ کرے گا جو یا نبی ہوگا یا صدیق یا شھید۔

حدیث نمبر۳:

مَنْ قَرَأَ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلوٰۃٍ لَمْ یَکُنْ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلاَّ اَنْ یَّمُوْتَ فَاِذَا مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

﴿ص : ۵٦٩ / اکنزالعمال﴾

ترجمہ:

جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسکے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہوتی ہے۔ جب وہ وفات پائے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ آیۃ الکرسی کے نزول کے ساتھ تیس ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ﴿ص : ۹۳ / االاتقان﴾

حدیث نمبر۴:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسکے گھر کو بھلائی سے بھر دے وہ اکثر اوقات آیۃ الکرسی پڑھا کرے اور جو اس کو باوضو ہو کر پڑھے خدا تعالے اسکے چالیس درجات بلند کر دے گا اور اس کے

Marfat.com

ہر حرف کے بدلے ایک ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا جو قیامت تک اس پڑھنے والے کی مغفرت کی دعا کرے گا۔﴿ص : ۸۲ / اخیر المونس﴾

حدیث نمبر ۵:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے خدا تعالیٰ صبح تک اس آدمی کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اسکے بدن کے ہر بال کے بدلے نور کا ایک شہر عطا کرے گا اور اگر اس رات مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا۔﴿ص : ۸۲ / اخیر المونس﴾

حدیث نمبر ۶:

ایک حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اے موسیٰ جو آیۃ الکرسی ہر نماز پر پڑھنے میں ہیشگی کرے گا میں اسے شاکرین کے ثواب سے مالا مال کر دوں گا اور صدیقوں کے مال کا اجر و ثواب دوں گا اس پر اپنا رحمت کا ہاتھ فراخ کروں گا اسے جنت کے سر سبز و شاداب باغات میں جانے سے منع نہ کروں گا اور موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت کروں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی اس پر ہیشگی کون کرے گا۔ فرمایا اس پر نبی صدیق اور وہ شخص مداومت کرے گا جس کو میں اپنے راستے میں شہید کرانا چاہتا ہوں۔

﴿ص : ۸۷ / امسند الفردوس۔ ص : ۸۲ / اخیر المونس﴾

Marfat.com

حدیث نمبر ۷:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے گا خدا تعالےٰ اسکی حفاظت کے لئے

"ستر ہزار فرشتے"

مقرر کرے گا جو اسکے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے حفاظت کریں گے اور اگر یہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے مر جائے گا تو خدا تعالیٰ اسے ستر شہیدوں کا ثواب عنایت فرمائے گا۔﴿ص : ۸۲ / اخیر المونس﴾

حدیث نمبر ۸:

مَامِنُ مُؤْمِنٍ ومُؤْمِنَةٍ یَقْرَأُ آیَةَ الْکُرْسِیُ ویَجْعَل ثُوابَھَالاَھْلِ القُبُوْرِ اِلاَّ لَمْ یَبْقَ عَلٰی وَجْہِ الاَرْضِ قَبْرٌ" اِلاَّ اَدْخَلَ اللّٰہُ فِیْہِ نُوْراً وَسَّعَ قَبْرَہَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِعَدَدِ کُلِّ مَلَکٍ فِی السَّمٰوَاتِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَکَتَبَ اللّٰہُ لِلْقَارِیِ ثَوَابَ سَبْعِیْنَ شَھِیْداً۔

﴿ص : ۳۱۹ / ۲ مسند الفردوس﴾

ترجمہ:

کوئی مومن مرد عورت آیۃ الکرسی پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبور کو بخشے تو زمین کی ہر قبر میں اللہ تعالےٰ نور کر دیتا ہے اور اسکی قبر مشرق سے مغرب تک وسیع کر دیتا ہے اور تمام آسمانوں کے فرشتوں کا دس گنا نیکیاں عطا کرتا ہے اور پڑھنے والے کو ستر شہیدوں کا ثواب دیتا ہے۔

Marfat.com

باب العبادات

اس باب میں وہ احادیث بیان ہوں گی جن کا تعلق عبادات سے ہے مثلاً

فصل اوّل

"اذان"

شعائر دین میں سے اذان ایک عظیم الشان شعار ہے اور مذہب اسلام کا ایک خاص نشان ہے۔اس کے کلمات کی ترکیب اور ترتیب نہایت عجیب ہے۔ اس کے چند کلمات میں اسلام کے تین بنیادی اصول توحید رسالت اور آخرت موجود ہیں۔

اللہ اکبر میں خداوند ذوالجلال کی عظمت وکبریائی کا بیان ہے اور اشهدان لااله الا الله میں توحید کا اثبات اور شرک کی نفی ہے اور اشهدان محمدا رسول الله میں اثبات رسالت ہے۔اعلان توحید ورسالت کے بعد سب سے افضل اور بہتر عبادت نماز کی طرف حی علی الصلوٰة کہہ کر بلایا جاتا ہے۔پھر اخیر میں حی علی الفلاح کہہ کر فلاح دائمی کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ جس سے آخرت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔اخیر میں الله اکبرالله اکبر لااله الا الله کہہ کر اس طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

Marfat.com

"مقامات مؤذن"

خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَااِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ:

اس سے اچھی کس کی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں۔

سب سے پہلے اذان حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہی ہے اور ان کو خدا تعالےٰ نے یہ شرف بخشا کہ وہ نبی کریم علیہ السلام کے محبوب اور مقرب مؤذن بن گئے۔

"عالم دنیا میں مقامات مؤذن"

حدیث نمبر ۱:

اَمَرَ النَّبِیُّ بِلاَلاً اَنْ یُؤَذِنَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَوْقَ الْکَعْبَۃِ۔

﴿ص : ۲۲۴ / ۱ مصنف ابن ابی شیبہ﴾

ترجمہ:

فتح مکہ کے روز نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کعبہ کی چھت پر اذان دو اور کعبہ کے اوپر روزانہ ایک سو بیس

Marfat.com

رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ گویا بلال حبشی کعبہ پر اذان دے رہے ہیں اور ان پر خدا کی طرف سے رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ کیا شان ہے مؤذن رسول کی۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو امامہ الباھلی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَّ صَوْتِهٖ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْئٌ"۔ ﴿ص: ۱۳۶ تنبیہ الغافلین﴾

ترجمہ:

جہاں تک مؤذن کی اذان کی آواز جاتی ہے وہاں تک اس کے لئے مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسکی آواز اذان پر جتنے لوگ نماز پڑھتے ہیں ان سب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے اور ان نمازیوں کے ثواب میں بھی کمی نہیں کی جاتی۔

حدیث نمبر ۳:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا شَرَعَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاَذَانِ وَضَعَ الرَّبُّ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ فَلَا يَزَالُ كَذَالِكَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْاَذَانِ۔ ﴿ص: ۷۵ / ۱ کشف الغمہ﴾

ترجمہ:

جب مؤذن اذان شروع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیتا ہے اور اذان سے فراغت تک ایسے ہی رہتا ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۴:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَھْلَ السَّمَآءِ لاَ یَسْمَعُوْنَ شَیْئاً مِنْ اَھْلِ الاَرْضِ اِلاَّ الاَذَان۔ ﴿ص: ۶۸۲ / ۷ کنزالعمال﴾

ترجمہ:

آسمانی مخلوق اذان کی آواز کے سوا زمین والوں کی کوئی آواز نہیں سنتے۔

حدیث نمبر ۵:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی جنگل میں اذان دے کر نماز پڑھے تو

صَلّٰی خَلْفَہٗ مِنَ الْمَلاَئِکَۃِ مَالاَیُریٰ طَرَفَاہَ یَرْکَعُوْنَ بِرُکُوْعِہٖ وَیَسْجُدُوْنَ بِسَجُوْدِہٖ وَیُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی دُعَائِہٖ۔

﴿ص: ۶۸۲ / ۷ کنزالعمال﴾

ترجمہ:

اس کے پیچھے دونوں طرف حد نگاہ تک فرشتے نماز پڑھتے ہیں جو اسکے رکوع کے ساتھ رکوع سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں اور اسکی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

Marfat.com

"قیامت کے دن مؤذن کا مقام"

حدیث نمبر ۱:

مَنْ اَذَّنَ سَنَةً مُحْتَسِباً بِاللّٰهِ قِيْلَ لَه' يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِشْفَعْ لِمَنْ شِئْتَ۔ ﴿ص : ۷۵ / اکشف الغمہ﴾

ترجمہ:

جو اللہ تعالےٰ سے حصول ثواب کی خاطر ایک سال تک اذان دے قیامت کے دن اسے کہا جائے گا جسکی چاہو شفاعت کرو۔

حدیث نمبر ۲:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ اَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ﴿ص : ۱۱۷ / ۳ شعب الایمان﴾

ترجمہ:

قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہونگی۔

علماء نے اس حدیث پاک کے کئی مطالب بیان کیے ہیں ملاحظہ ہوں

ا۔ قیامت کے دن لوگوں کو پیاس لگے گی اور پیاس سے گردن جھک جاتی ہے لیکن مؤذنوں کو اس دن پیاس نہ لگے گی۔ اس لئے انکی گردنیں بلند رہیں گی جھکیں گی نہیں۔

ب۔ مؤذن قیامت کے دن سب سے زیادہ ممتاز اور منفرد نظر آئیں

Marfat.com

گے۔

ج۔ ان کو ثواب زیادہ ملے گا اور انہیں کثیر ثواب دیکھنے کا اشتیاق ہو گا اور جس آدمی کو جس چیز کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ گردن اٹھا کر دیکھتا ہے اس لئے انکی گردنیں لمبی نظر آئیں گی۔

د۔ مؤذن اپنے اعمال پر نادم اور شرمسار نہیں ہونگے کیونکہ جو نادم اور شرمسار ہو اسکی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے۔

ن۔ میدان حشر کی گرمی میں تمام لوگ پسینہ میں گردن تک ڈوبے ہونگے لیکن مؤذنوں کی گردنیں بلند ہونگی۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن مؤذن جنتی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب کے آگے ہونگے اور یہ سب مؤذن بلند آواز سے اذان دینگے۔ پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا یہ امت محمدیہ ﷺ کے مؤذن ہیں۔اس دن لوگوں پر خوف و حزن طاری ہو گا اور مؤذنوں پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ کوئی غم۔

﴿ص : ۳۱۳ / ۳ ابن عساکر۔ص : ۳۸ / ۳ تاریخ بغداد﴾

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعد الانبیاء

Marfat.com

اور شھداء سب سے پہلے مؤذنوں کے بارے میں خدا فیصلہ فرمائے گا سب سے پیشتر کعبہ کے مؤذنوں پھر مسجد اقصیٰ کے مؤذنوں اور پھر دوسرے مؤذنوں کا حساب وکتاب ہوگا اور ان کو داخل جنت کیا جائے گا۔

﴿ص: ۱۳۷ تنبیہ الغافلین﴾

حدیث نمبر۵:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے روز کستوری کے ٹیلوں پر ہونگے اور اولین وآخرین ان کے مرتبہ پر رشک کر رہے ہونگے۔ ایک وہ غلام جو اپنے خدا اور آقا کا حق ادا کرے۔ دوسرا وہ امام جس سے اسکی قوم راضی ہو۔ تیسرا وہ آدمی جو ہر دن رات لوگوں کو نماز کے لئے بلاتا ہے۔

﴿ص: ۱۷۹/۱ الترغیب والترہیب﴾

حدیث نمبر۶:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: اَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی۔ ﴿ص: ۲۲۵/۱ مصنف ابن ابی شیبہ﴾

ترجمہ:

﴿قیامت کے دن﴾ سب سے پہلے مؤذن کو لباس پہنایا جائے گا۔

حدیث نمبر۷:

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں

Marfat.com

﴿معراج کی رات﴾ جنت میں گیا میں نے اس میں موتی کے گنبد دیکھے اسکی خاک مشک کی ہے۔ فرمایا اے جبریل یہ کس کے لئے ہے عرض کی آپکی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لئے۔ ﴿مسند ابی یعلی﴾

حدیث نمبر ۸:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا اور جمعہ کو چمکتا روشنی دیتا جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جھرمٹ کئے ہونگے جیسے نئی دلہن کو اس کے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لے جاتے ہیں اور وہ جمعہ ان کے لئے روشنی کرے گا اور وہ ﴿جمعہ پڑھنے والے﴾ اسکی روشنی میں چلتے جائیں گے۔

ان کے رنگ قدرتی برف کی طرح سفید ہوں گے ان سے کستوری کی خوشبو آرہی ہو گی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں غوطہ زن ہونگے اور ان کی طرف جن اور انسان دیکھ رہے ہوں گے لیکن یہ جمعہ پڑھنے والے فخر کی بنا پر کسی کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ سوائے مؤذنوں کے کوئی شامل نہ ہو گا۔

﴿ص: ۲۷۷ / ا المستدرک﴾

﴿ص: ۶۴۸ / ۷ کنزالعمال﴾

﴿ص: ۱۱۷ / ۳ صحیح ابن خزیمہ﴾

Marfat.com

حدیث نمبر ۹:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَوَّلُ النَّاسِ دَخُوْلاً الْجَنَّةِ الْاَ نْبِيَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاء ثُمَّ مُؤَذِّنُو الْكَعْبَةِ ثُمَّ مُؤَذِّنُوْ بيتِ الْمَقْدَسِ ثُمَّ مُؤَذِّنُو مَسْجِدِى هٰذَاثُمَّ سَائِرُ الْمُؤَذِّنِيْنَ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ۔

﴿ص: ۷۵/ اکشف الغمہ۔ص: ۳۴/ امسند الفردوس﴾

ترجمہ:

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے انبیاء علیہم السلام پھر شہید پھر کعبہ کے مؤذن پھر بیت المقدس کے مؤذن پھر میری اس مسجد کے مؤذن اور پھر سارے مؤذن اپنے اپنے اعمال کے مطابق۔

حدیث نمبر ۱۰:

قیامت کے دن نور کے منبر بچھائے جائیں گے جن پر موتی کے قبے ہونگے پھر ایک منادی پکارے گا فقہاء ائمہ اور مؤذن کہاں ہیں ان کو ان منبروں پر بٹھایا جائے گا۔ ان پر کوئی خوف و حزن نہ ہوگا یہاں تک کہ خدا تعالےٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائیگا۔"تلك عشرة كاملة"۔

﴿ص: ۱۵۳/ امسند الفردوس﴾

حدیث نمبر ۱۱:

ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَتِ جِیْیءَ بِکَرَاسِیِّ مِنْ ذَھَبٍ مُکَلَّلَۃ" بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ مَفْرُوْشَۃ" بِالسُّنْدَسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ ثُمَّ یُضْرَبُ عَلَیْھَا قُبَاب" مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ اَیْنَ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَیْنَ مَنْ یَشْھَدُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَیَقُوْمُ الْمُؤَذِّنُوْنَ وَھُمْ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقاً فَیُقَالُ لَھُمْ اِجْلِسُوْا عَلٰی تِلْکَ الْکَرَاسِیِّ تَحْتَ تِلْکَ الْقُبَابِ حَتّٰی یَفْرُغَ اللّٰہُ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ فَاِنَّہٗ لَاخَوْف" عَلَیْکُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ۔ ﴿ص: ۳۷۸/۸ تاریخ بغداد﴾

ترجمہ:

جب قیامت کا دن ہو گا سونے کی کرسیاں لائی جائیں گی وہ موتی اور یاقوت سے مرصع ہونگی ان پر کریب اور ریشمی فرش بچھے ہونگے پھر ان پر نور کے قبے نصب کر دیئے جائیں گے پھر ایک منادی ندا کرے گا مؤذن کہاں ہیں وہ کہاں ہیں جو دن رات میں پانچ مرتبہ اس بات کی شہادت دیتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں مؤذن کھڑے ہو جائیں گے اور انکی گردنیں سب سے بلند ہونگی ان سے کہا جائے گا ان کرسیوں پر اس وقت تک بیٹھ جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے۔ بیشک تم پر نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم۔

Marfat.com

"فوائد اذان"

فائدہ نمبر ۱:

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اِحْتِسَاباً بِاللّٰہِ لاَ یُدَوَّرُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ۔﴿ص: ۷۵/ اکشف الغمہ﴾

ترجمہ:

جو مؤذن ثواب کی خاطر اذان دیتے ہیں انکی قبروں میں کیڑے نہ پڑیں گے۔

فائدہ نمبر ۲:

سرور کونین ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِباً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاۃً مِنَ النَّارِ۔﴿ص: ۷۵/ اکشف الغمہ﴾

ترجمہ:

جس نے سات سال تک ثواب کی خاطر اذان کہی اللہ تعالے نے اسے جہنم سے آزاد کر دیا۔

فائدہ نمبر ۳:

اِذَا اُذِّنَ فِیْ قَرْیَۃٍ آمَنَھَا اللّٰہُ مِنْ عَذَابِہٖ ذَالِکَ الْیَوم۔

ترجمہ:

جب کسی گاؤں میں اذان دی جاتی ہے تو اللہ تعالے اس دن اس گاؤں

Marfat.com

کو عذاب سے بچالیتا ہے۔

فائدہ نمبر۴:

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا کوئی ایسا عمل بتادیں جس سے میں جنتی ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا مؤذن بن کہ لوگ تمہاری آواز پر نماز کے لئے جمع ہوں۔

عرض کی یارسول اللہ اگر مجھے اس کی طاقت نہ ہو فرمایا پھر امام بن جاؤ کہ لوگ تیرے ساتھ جمع ہو کر نماز ادا کریں۔ عرض کی اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو فرمایا پھر پہلی صف کو لازم کرلو۔ ﴿ص: ۱۳۶ تنبیہ الغافلین﴾

فائدہ نمبر۵:

اَلْمُؤَذِّنُ هُوَ حَاجِبُ اللّٰهِ تعالیٰ يُعْطِيهِ بِكُلِّ اَذَانٍ ثَوَابَ اَلْفِ نَبِيٍّ۔

ترجمہ:

مؤذن خدا کا چوکیدار ہے۔ ہر اذان دینے کے بدلے اسے ایک ہزار انبیاء کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ ﴿ص: ۱۳۷ تنبیہ الغافلین﴾

فائدہ نمبر۶:

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاَقَامَةِ۔ ﴿ص: ۱۴۶/۱ مشکوٰۃ﴾

Marfat.com

ترجمہ:

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔

فائدہ نمبر ۷:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ" حَتّٰی لاَ یَسْمَعَ التَّاذِیْنَ۔ ﴿ص: ۱۴۳ / ۱ مشکوٰۃ﴾

ترجمہ:

جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوزمارتا ہوا دوڑ جاتا ہے.

اسکی وجہ یہ ہے کہ اذان کے کلمات ہیں نوری جہاں تک اذان کی آواز چاروں طرف پہنچتی ہے وہاں تک فضا میں نور پھیل جاتا ہے اور نور میں ٹھنڈک ہوتی ہے اور شیطان بنا ہے آگ سے اور آگ کی ضد ہے سردی جہاں تک نور کی ٹھنڈک کا اثر پہنچتا ہے وہاں تک شیطان کا نام و نشان نہیں رہتا وہ اذان کے نوری کلمات کی ٹھنڈک سے ڈر کر بھاگ جاتا ہے۔

فائدہ نمبر ۸:

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تجھے رنجیدہ پاتا ہوں تم کسی کو حکم دو کہ تمہارے کان میں اذان کہہ دے کیونکہ اذان غم کو دور کرنے والی ہے۔

﴿ص: ۱۴۹ / ۲ مرقاۃ﴾

Marfat.com

فائدہ نمبر ۹:

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِذَانُودِیَ لِلصَّلٰوۃِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِیْبَ الدُّعَاءُ

ترجمہ:

جب نماز کے لیئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

فائدہ نمبر ۱۰:

قیامت کے دن جب نمازی لوگوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو سب سے پہلے جو گروہ داخل جنت ہوگا اس کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہونگے ان سے فرشتے پوچھیں گے کہ تم کون لوگ ہو اور کیا کام کرتے تھے۔ یہ کہیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں۔ فرشتے دریافت کریں گے کہ کیا حفاظت کرتے تھے کہیں گے ہم اذان سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتے تھے پھر دوسری جماعت جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے جنت میں لائی جائیگی فرشتے ان سے پوچھیں گے تم کون لوگ ہو اور کیا عمل کرتے تھے کہیں گے ہم مسلمان نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں فرشتے کہیں گے کہ کیا حفاظت کرتے تھے کہیں گے ہم اذان سنتے ہی باوضو ہو کر مسجد میں پہنچ جاتے تھے اس کے بعد تیسری

Marfat.com

جماعت لائی جائے گی جن کے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے ہونگے ان سے فرشتے پوچھیں گے تم کون لوگ ہو اور کیا عمل کرتے تھے۔ یہ کہیں گے ہم اذان کے بعد وضو کرتے اور مسجد میں حاضر ہو جاتے تھے۔

﴿ص: ۲۱۷/اخیر المونس﴾

فائدہ نمبر ۱۱:

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایسا تھا کہ اس میں کسی قسم کی خیر نہ دیکھی جاتی تھی اور نہ کوئی اس کے نیک اعمال کی کثرت تھی۔ جب وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ فلاں شخص کو خدا تعالےٰ نے جنت میں داخل کیا ہے لوگوں نے اس پر تعجب کیا ایک آدمی اسکی اہلیہ کی طرف گیا اور اس سے اسکے عمل کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے کہا اس کے نیک عمل کچھ زیادہ نہ تھے صرف ایک خصلت تھی کہ رات دن میں جب مؤذن کی اذان سنتا تھا تو مؤذن کے قول کے مثل کہہ لیتا تھا پھر وہ آدمی نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا حضور نے فرمایا تو فلاں کی اہلیہ کے پاس گیا اس سے اسکے خاوند کے عمل کے بارے میں پوچھا اور اسکی بیوی نے تمہیں ایسی خبر دی یہ سن کر اس آدمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ﴿ص: ۲۷۹/اخصائص کبریٰ﴾

فائدہ نمبر ۱۲:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتو! جب تم اس ﴿بلال﴾ حبشی

Marfat.com

کی اذان کی آواز سنو تو اذان کی مثل کلمات تم بھی کہو کیونکہ ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار نیکیاں اور ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار درجے بلندی اور ہزار ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔ فاروق اعظم نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا ہے؟ فرمایا: اس سے دُگنا ثواب۔

﴿ص : ۱۶۳ / ا مسند الفردوس﴾

حدیث نمبر ۱۳:

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَدِمْتُ اَنْ لاَّ اَکُوْنَ طَلَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَجْعَلُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مُؤَذِّنَیْنِ۔ ﴿ص : ۲۸۰ / ۸ طبرانی اوسط﴾

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پشیمان ہوا کہ میں نے کیوں نہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ امام حسن اور امام حسین کو مؤذن بنادیا جائے۔

اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس لیئے فرمائی کہ جانتے تھے اذان کے بہت سے فائدے ہیں اور مؤذن خدا کی بارگاہ کا مقرب ہے قیامت کے دن مؤذن دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوگا۔ مؤذن خدا کی عبادت کی طرف بلانے والا ثواب کثیر کا مستحق ہے۔ مغفرت کا حقدار ہے۔ مرتبہ شفاعت پر فائز ہونے والا ہے۔

Marfat.com

"اذان دینے میں حکمت"

اذان امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔اذان کے ذریعے اللہ تعالےٰ کی تعظیم و تکریم کلمہ شہادت اور شعائر اسلام کا اظہار ہوتا ہے۔اذان دین اسلام کا خاصہ ہے اس میں مؤذن اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالےٰ کی الوہیت اور استحقاق عبادت کا اعتراف کرتا ہے۔اشھدان لااله الا اللّٰه کہہ کر اللہ تعالےٰ کی توحید کی شہادت دیتا ہے۔اشھدان محمد رسول اللّٰه کہہ کر سیدنا محمد رسول اللہ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے۔حی علی الصلوٰۃ کہہ کر احکام کے مکلّف ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔حی علی الفلاح کہہ کر آخرت پر ایمان کا اظہار کرتا ہے۔اذان کے ذریعے مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔پھر اس دعوت کے بعد جو مسلمان اپنے گھروں کارخانوں دکانوں اور کاروباری مراکز سے اٹھ کر نماز کے لئے چل دیتے ہیں وہ اپنے عمل سے ظاہر کردیتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل نہیں وہ اللہ تعالےٰ کے اطاعت شعار بندے ہیں اور جو اذان سن کر نماز پڑھنے نہیں جاتے وہ اپنی بے عملی سے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خدا کی فرمانبرداری سے غافل ہیں۔اس طرح اذان کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ کے اطاعت گزار بندوں اور نافرمانوں کے درمیان فرق ہوجاتا ہے اگر اذان کے سبب نماز کا ایک وقت معین نہ ہوتا اور ہر شخص کو آزادی ہوتی کہ جس وقت چاہے نماز پڑھے اور جس وقت چاہے

Marfat.com

نماز نہ پڑھے تو مسلم معاشرے میں اللہ کے فرمانبردار اور غیر فرمانبردار افراد کے درمیان فرق نہ ہو سکتا اور معاشرہ کے نااہل افراد کی اصلاح کا کوئی ذریعہ میسر نہ ہوتا۔

"رسول اللہ ﷺ نے بھی اذان دی"

امام ترمذی نے جامع ترمذی میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ ایک سفر میں حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ تھے اور آپ نے اس موقعہ پر اذان کہی۔

فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ۔ ﴿ترمذی﴾

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے سواری پر اذان دی اور اقامت کہی۔

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار سفر میں اذان کہی اور آپ نے اشھد انی رسول اللہ کہا۔

﴿ص : ۳۸۷ / ۲ فتاویٰ رضویہ﴾

ایک اور مقام پر ہے :اِنَّه عليه السلام اَذَّنَ فِیْ سَفَرٍ وَصَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ۔ ﴿ردالمحتار ص : ۲۶۸ / ۱﴾

ترجمہ:

رسول خدا ﷺ نے ایک سفر میں اذان کہی اور صحابہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

Marfat.com

ایک اور جگہ ہے: اِنَّه علیه السلام اَذَّنَ فِیْ سَفَرٍ بِنَفْسِهٖ وَاَقَامَ وَصَلَّی الظُّهرَ۔﴿ردالمختار ص: ۲۶۸/۱﴾

تحفہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اذان دی اور فرمایا اشھد ان محمد ارسول اللہ نبی کریم نے اذان کی فضیلت میں متعدد احادیث ارشاد فرمائیں لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ اذان نہیں دی کیونکہ آپ اذان کی نسبت زیادہ افضل اور اہم کاموں کی طرف مشغول رہے۔ مثلاً جہاد، فیصلے فرمانا اور احکام شرعیہ کی تبلیغ وغیرہ۔ امام ابوالحسن شاذلی نے اس کی یہ توجیہہ بیان کی ہے کہ اگر آپ اذان دیتے تو جہاں تک آپ کی آواز پہنچتی ان سب لوگوں پر مسجد میں آنا فرض ہو جاتا اور اس سے لوگ مشقت میں پڑ جاتے۔ خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ یعنی ہر عمل کے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نمونہ ہے تو ضروری ہوا کہ اذان کے لئے بھی آپکی زندگی میں نمونہ ہو۔ نیز کوئی عبادت اس وقت تک مرتبہ کمال کو نہیں پاسکتی جب تک کہ اس عبادت کے عابد خود رسول اللہ ﷺ نہ ہوں۔ اس لئے اذان کو عروج اور کمال تبھی حاصل ہوگا جب اذان اعمال رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو اور آپکی سنت ہو۔

Marfat.com

فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جنتی لباس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت محمد ﷺ کو جنتی لباس سے سرفراز فرمایا جائے گا پھر بعد میں انبیاء اور رسل کو لباس پہنایا جائے گا۔ پھر ان موذنوں کو جو ثواب کی خاطر اذان دیتے تھے پھر فرشتے جنتی اونٹنیوں کے ساتھ ان سے ملاقات کریں گے پھر ان میں سے ہر ایک کے ساتھ قبر سے لے کر میدانِ حشر تک

"ستر ہزار فرشتے"

چلیں گے۔ ﴿ص: ۱۳۹ تنبیہ الغافلین﴾

فصل دوم

"روزہ"

روزے کا اصل مقصد انسان کے اندر خوف خدا اور محبت خدا پیدا کرنا ہے۔ ایک مومن کے اندر اتنی طاقت پیدا ہو جائے کہ جس چیز میں دنیا بھر کے فائدے ہوں مگر خدا ناراض ہوتا ہو اس سے اپنے آپ کو روکے خواہ نفس پر کتنا ہی جبر کیوں نہ کرنا پڑے اور جس چیز میں ہر طرح کے خطرات اور نقصانات ہوں مگر خدا اس سے خوش ہوتا ہے اس پر اپنے نفس کو مجبور کر کے آمادہ کرے۔

Marfat.com

روزے سے ضبطِ نفس، تقویٰ، اخلاقی اور معاشرتی اصلاح، احساس بندگی، اطاعتِ شریعت، تعمیر سیرت، قوت صبر، مسلمان بھائیوں سے ہمدردی، جسم کی صحت و تندرستی اور خدا کی نوری مخلوق فرشتوں سے موافقت جیسی نعمتیں میسر ہوتی ہیں۔روزے کے فوائد سے متعلق چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

حدیث نمبر ۱:

نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ وَصُمْتُهُ تَسْبِيحٌ وَعَمَلُهُ مُضَاعَفٌ وَدُعَاؤهُ مُسْتَجَابَةٌ وَذَنْبُهُ مَغْفُورٌ۔﴿ص : ۴۴۳ / ۸ کنزالعمال﴾

ترجمہ:

روزہ دار کی نیند عبادت ہے اسکی خاموشی تسبیح ہے اسکا عمل کئی گنا ہونے والا ہے اسکی دعا مقبول ہے اور اسکے گناہ معاف ہیں۔

حدیث نمبر ۲:

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔روزہ کہے گا اے خدا میں نے اسے دن کو کھانے اور شہوت سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے خدا میں نے اسے رات کو نیند سے روکا میری شفاعت اسکے حق میں قبول کر۔ دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔﴿ص : ۴۴۴ / ۸ کنزالعمال﴾

حدیث نمبر ۳:

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ۔

﴿ص : ۱۴۳ / ۳ مسلم شریف کی شرح﴾

ترجمہ:

بیشک خدا تعالےٰ نے فرمایا: روزہ بالخصوص میرے لئے ہے اور اسکی خصوصی جزاء میں دونگا۔ خدا تعالےٰ خصوصیت کے ساتھ روزے کی اضافت اپنی طرف کی ہے اسکی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :

ا : روزے میں ریاکاری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ عبادت خاص اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتی ہے۔ بخلاف باقی عبادات کے کیونکہ نماز زکوٰۃ یا افعال حج ادا کرتے ہوئے لوگ ان عبادات کو دیکھ لیتے ہیں اور روزے میں کوئی ایسا عمل نہیں جسے ادا کرتے ہوئے دیکھ کر لوگوں کو روزے کا علم ہو جائے سوائے روزہ دار اور اس کے رب کے کسی کو اس کے روزے کا علم نہیں ہوتا اس لئے فرمایا روزہ بالخصوص میرے لئے ہے۔

ب : باقی عبادات ظاہرہ کو فرشتے لکھ لیتے ہیں اور روزے کو نہیں لکھتے اس لئے فرمایا روزہ میرے لئے ہے۔

ج : استغنا خدا کی صفت ہے اور روزہ میں جب بندۂ مومن دن کے کچھ حصے میں اپنی طبعی ضروریات سے مستغنی رہتا ہے تو وہ ایک طرح سے صفتِ خداوندی کا مظہر بن جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا روزہ میرے لئے ہے۔

د : باطل خداؤں کی عبادات قیام، رکوع، سجود، طواف نذر و نیاز سے

Marfat.com

ہوئیں،اور انکی خاطر لڑائیاں بھی لڑی گئیں لیکن کسی باطل خدا کے لئے روزہ نہیں رکھا گیا۔اس لئے اسلام کی تمام عبادات میں فقط روزہ ایسی عبادت ہے جو صرف اللہ تعالےٰ کے لئے رکھا جاتا ہی۔اس لئے فرمایا روزہ میرے لئے ہے۔

ن : روزے کی جزاء اللہ تعالےٰ خود ہوگا یعنی روزہ دار کو اپنا دیدار کرائے گا۔اس لئے فرمایا روزہ میرے لئے ہے۔

ی : قیامت کے دن باقی عبادات لوگوں کے حقوق میں حقداروں کو دے دی جائیں گی لیکن روزہ کسی کو نہ دیا جائے گا بلکہ اگر روزہ دار کے ذمے لوگوں کے حقوق ہونگے تو خدا تعالےٰ حقداروں کے حقوق اپنے پاس سے ادا کردے گا اور روزے کے بدلے روزہ دار کو داخلِ جنت کردے گا۔

حدیث نمبر۴:

شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُه وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَه وَمَنْ صَامَه اِيْمَاناً وَّ اِحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِه كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّه۔﴿ص : ۹۴ ابن ماجہ﴾

ترجمہ:

رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ اس کا روزہ تم پر فرض کردیا گیا اور اس کے قیام کو میں نے تمہارے لئے سنت بنادیا جس نے ایمان اور ثواب کے لئے روزہ رکھا وہ گناہ سے ایسے پاک ہوگیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہ سے پاک تھا۔

Marfat.com

حدیث نمبر۵:

میری امت کو رمضان میں وہ پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

ا: پہلی یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو خدا تعالےٰ میری امت کے لوگوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے اس کو عذاب نہ دے گا۔

ب: دوسری یہ کہ شام کے وقت انکے منہ کی بُو خدا کے نزدیک کستوری سے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔

ج: تیسری یہ کہ فرشتے ہر دن اور رات انکی مغفرت کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

د: چوتھی یہ کہ خدا جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لئے زیب وزینت کے ساتھ تیار ہو جا۔ عنقریب وہ دنیا کی تکالیف سے آزاد ہو کر میرے گھر اور میری دی ہوئی عزت واکرام کی طرف آئیں گے۔

ن: پانچویں یہ کہ آخری رات ان سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

﴿مجمع الزوائد ص: ۱۴۰ / ۳-ص ۳۷۴ / ۸ کنز العمال﴾

حدیث نمبر۶:

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَمَرَ اللّٰهُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ اَنْ يَّكُفُّوْا عَنِ التَّسْبِيْحِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِاُمَّتِ مُحَمَّدٍ وَالْمُؤمِنِيْن۔

Marfat.com

ترجمہ:

جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ عرش اٹھانے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ تسبیح سے رک جاؤ اور محمد ﷺ کی امت اور مومنوں کی مغفرت کی دعا مانگو۔

حدیث نمبر ۷:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "اَلصِّیَامُ جُنَّۃ"۔ ﴿مسلم شریف﴾

ترجمہ:

روزہ ڈھال ہے۔

اسکی متعدد تشریحات کی گئی ہیں۔

ا: ایک یہ کہ جب روزہ دار کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ روزے کو ڈھال بنالے اور اس سے کہے میں روزہ دار ہوں۔

ب: دوسری تشریح یہ کہ روزہ دار کے سامنے جب کسی گناہ کا محرک آتا ہے تو روزہ اس کے لئے ڈھال بن جاتا ہے اور وہ روزے کے سبب اس گناہ کے ارتکاب سے باز رہتا ہے۔

ج: تیسری تشریح یہ کہ جہنم کی آگ کے لئے روزہ ڈھال بن جاتا ہے اور روزہ، روزہ دار کی مغفرت کرادیتا ہے۔

د: چوتھی تشریح یہ کہ روزے کے سبب سے انسان اپنے نفس امارہ کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور اپنی زبان اور دیگر اعضائے انسانی کو گناہ سے

Marfat.com

بچاتا ہے۔اس لئے فرمایا گیا روزہ ڈھال ہے۔

حدیث نمبر ۸:

حضور علیہ السلام نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ ﴿مسلم شریف﴾

ترجمہ:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے۔

بعض علماء نے اسکی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

ا: اللہ تعالےٰ اس کو آخرت میں جزادے گا حتیٰ کہ اس کے منہ کی بُو مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گی۔

ب: جس طرح انسان کے نزدیک مشک کی خوشبو زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بُو اسی طرح پسندیدہ اور مرغوب ہوتی ہے۔

د: عبادات کے مواقع پر مشک کی خوشبو سے جس قدر خدا خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ روزہ دار کے منہ کی بو سے خوش ہوتا ہے۔

ن: فرشتوں کو خوشبو سے راحت ملتی ہے لیکن اس سے زیادہ راحت روزہ دار کے منہ سے حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۹:

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

یُوضَعُ لِلصَّائِمِینَ مَائِدَۃٌ یَومَ الْقِیَامَۃِ مِنْ ذَھَبٍ یَأکُلُونَ مِنْھا وَالنَّاسُ یَنظُرُونَ۔ ﴿ص: ۴۵۷ / ۸ کنز العمال﴾

ترجمہ:

قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا دستر خوان بچھایا جائے گا جس سے وہ کھانا کھائیں گے اور لوگ انکی طرف دیکھ رہے ہو نگے۔

حدیث نمبر ۱۰:

رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ روزے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس کے اعضائے انسانی تسبیح پڑھتے ہیں اور شام تک آسمان دنیا کے رہنے والے اسکی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں جب وہ ایک یا دو رکعتیں ادا کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان روشن ہو جاتے ہیں اور اسکی حور العین بیویاں کہتی ہیں اے اللہ اسے ہماری طرف بھیج ہم اسکے دیدار کی مشتاق ہیں اور اگر وہ لا الہ الا اللہ پڑھے یا سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہے تو

"ستر ہزار فرشتے"

شام تک اسکا ثواب لکھتے رہتے ہیں۔ ﴿ص: ۴۵۵ / ۸ کنز العمال﴾

Marfat.com

فصل سوم

"التلبیہ"

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلند آواز سے اس طرح تلبیہ کہتے تھے :لبیك اللّٰھُمَّ لبیك لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك۔ ﴿مشکوٰۃ ص :۲۱۰ /۱- سنن کبریٰ ص : ۴۴ / ۵﴾

حدیث نمبر ۲:

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ﴿سواری پر﴾ ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور صحابہ حج و عمرہ دونوں کے لئے بلند آواز سے تلبیہ کہتے تھے۔ ﴿مشکوٰۃ ص : ۲۱۰ /۱﴾

حدیث نمبر ۳:

حضرت خلاد بن سائب سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو اس امر کا حکم دوں کہ وہ احرام باندھتے وقت یا لبیک کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں۔ ﴿مشکوٰۃ ص :۲۱۱ /۱-ابن ماجہ ص : ۲۰۹﴾

Marfat.com

حدیث نمبر ۴:

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جب لبیک کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے پتھر درخت اور مٹی کے ڈھیلے سب لبیک کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اِدھر اُدھر کی ساری زمین بھی لبیک کہتی ہے۔

﴿مشکوٰۃ ص : ۶۱۱ / ۱- ابن ماجہ ص : ۲۰۹- سنن کبریٰ ص : ۴۳ / ۵﴾

حدیث نمبر ۵:

حضرت عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ لبیک کہنے سے فارغ ہوتے تو خدا تعالےٰ سے اسکی خوشنودی اور جنت مانگتے اور اسکی رحمت کے ذریعے اس سے دوزخ کی آگ سے معافی طلب کرتے۔ ﴿مشکوٰۃ ص : ۶۱۲ / ۱- سنن کبریٰ ص : ۴۶ / ۵﴾

حدیث نمبر ۶:

طبرانی اوسط میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے فرمایا ہاں۔

حدیث نمبر ۷:

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احرام باندھنے والا جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب غروب

Marfat.com

ہونے کے ساتھ اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ آج ماں کے بطن سے پیدا ہوا۔

﴿ابن ماجہ ص: ۲۱۰- سنن کبریٰ ص: ۴۳/۵﴾

حدیث نمبر ۸:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مَنْ بَیَّ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فِیْ اِحْرَامِہٖ اَشْھَدَاللّٰہُ عزوجل سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ بَرأَۃً مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃً مِنَ النِّفَاقِ۔﴿ص: ۳۰۵/۲ مسند الفردوس﴾

ترجمہ:

جو احرام کی حالت میں ستر مرتبہ تلبیہ کہے تو اللہ تعالےٰ اس کی جہنم سے آزادی اور نفاق سے آزادی پر

"ستر ہزار فرشتوں"

کو گواہ بنالیتا ہے۔

فصل چہارم

"بیمار پرسی"

انسان خطا کا پتلا ہے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی آلودگیوں میں ملوث رہتا ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے بندے پر رحیم و کریم اور غفار ہے۔ اگر انسان اپنے

Marfat.com

گناہ سے توبہ کرلے تو وہ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے لیکن اگر بندہ سے گناہوں کا صدور ہوتا رہے اور توبہ کی طرف مائل نہ ہو تو خداتعالیٰ اسے کسی بیماری یا مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے اور وہ تکلیف اور مرض اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ مصائب و آلام اور امراض صالحین کے درجات میں ترقی اور گناہگاروں کے گناہوں کا کفارہ کا پیغام ہے۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ خدا کا کوئی بندہ خدا سے کسی بڑے مرتبے کی خواہش کرتا ہے اور وہ مرتبہ اسے عبادت کے ذریعے حاصل نہیں ہوسکتا۔ خداتعالیٰ اسے کسی مصیبت میں گرفتار کردیتا ہے تاکہ وہ بندہ صبر کرے اور صبر کے ذریعے اسکا مطلوبہ مرتبہ حاصل ہوجائے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے عبادت خانے میں بڑے ذوق وشوق سے خدا کی عبادت میں مصروف ہے کچھ دنوں کے بعد دیکھا کہ اسے ایک درندے نے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے۔ اسکا سر کہیں ہے اور ران کہیں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یااللہ یہ تو تیرا اطاعت شعار بندہ تھا تو نے اس کو اس عظیم مصیبت میں ڈالدیا۔ خداتعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی اے موسیٰ اس نے ایک درجے کی تمنا کی تھی اور اس درجے تک یہ اپنے عمل سے پہنچ نہیں سکتا تھا اس لئے میں نے اسے اس آزمائش میں ڈالدیا تاکہ یہ اس مرتبے پر فائز ہوجائے۔ ﴿ص : ۱۶۳ / ۷ شعب الایمان﴾

حضرت خالد السلمی سے روایت ہے کہ میرے دادا اپنے کسی بھائی

Marfat.com

کی ملاقات کے لئے گئے راستے میں پتہ چلا کہ وہ بیمار ہیں جب اس بیمار بھائی کے ہاں پہنچے تو کہا میں تمہاری زیارت عیادت اور تجھے بشارت دینے کے لئے آیا ہوں۔ اس بیمار نے کہا آپ نے زیارت عبادت اور بشارت ان سب کو کیسے جمع فرمادیا۔ کہا گھر سے تو نکلا تھا تمہاری زیارت کے لئے، راستے میں تمہاری بیماری کی اطلاع ملی تو بیمار پرسی کی نیت بھی کرلی اور تجھے بشارت دیتا ہوں اس بات کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جب خدا تعالےٰ کسی بندے کے لئے کوئی مقام مقرر کرچکا ہوتا ہے اور وہ بندہ اپنے اعمال سے اس مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالےٰ اسے کسی جسمانی یا اولاد کی آزمائش میں ڈال دیتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے اور اس مرتبہ کو حاصل کرلیتا ہے۔ ﴿ص : ۱۶۳ / ۷ شعب الایمان﴾

ایک حدیث میں ہے جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے یا کوئی کانٹا چبھ جاتا ہے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

﴿ص : ۱۵۶ / ۷ شعب الایمان﴾

ایک حدیث میں ہے کہ جس کو ایک رات بخار آیا اور اس نے صبر کیا اور اس سے خدا راضی ہو گیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے آج ہی اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا۔ ﴿ص : ۱۶۷ / ۷ شعب الایمان﴾

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں : سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت،

Marfat.com

جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک سن کر دعائے خیر کرنا۔ ﴿ص: ۳۱۶ / ۴ الترغیب والترہیب﴾

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ اس سے آخرت یاد رہے گی۔ ﴿ص: ۳۱۸ / ۴ الترغیب والترہیب﴾

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا جو آدمی پانچ کام ایک دن میں کرے اللہ تعالےٰ اسے جنتی بنا دیتا ہے۔ مریض کی عیادت، جنازہ میں حاضری، دن کا روزہ، جمعہ کے لئے جانا اور غلام آزاد کرنا۔ ﴿ص: ۳۱۸ / ۴ الترغیب والترہیب﴾

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا جو کسی مریض کی بیمار پرسی کیلئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا دیتا ہے تو نے نیک عمل کیا تیرا چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا گھر بنالیا۔

﴿ص: ۳۱۹ / ۴ الترغیب والترہیب﴾

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ جب ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ واپس نہیں ہوتا جنت کے سایہ میں رہتا ہے۔ ﴿ص: ۳۱۹ / ۴ الترغیب والترہیب﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور اس مریض کے پاس

Marfat.com

ایک گھڑی بیٹھتا ہے تو خدا تعالےٰ اسے ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے اور عبادت بھی وہ جس میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔﴿ص: ۳۲۰ / ۴الترغیب والترہیب﴾

ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور اس مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اس کو خدا کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے ہر طرف سے اور جب اس مریض کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے تو ایک روزے کا ثواب ملتا ہے۔﴿ص: ۱۰۲ / ۹کنزالعمال﴾

ایک اور حدیث میں ہے جس نے کسی مریض کی عیادت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے خدا کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھا اور دن بھی وہ جو سات سو دن کی طرح ہو۔﴿ص: ۲۴۹ تنبیہ الغافلین﴾

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا دَخَلْتَ عَلَى الْمَرِيْضِ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ۔ ﴿ص: ۳۲۲ / ۴الترغیب والترہیب﴾

﴿ص: ۱۰۳ / ۹کنزالعمال۔ ص: ۱۶۶ / ۱مسند الفردوس﴾

ترجمہ:

جب تو مریض کے پاس﴿عیادت کے لئے﴾جائے تو اس سے اپنے لئے دعا کرا کیونکہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ جب اپنے کسی صحابی کو تین دن تک غائب پاتے تو اس کے بارے میں پوچھتے اگر وہ کہیں گیا ہوتا تو اس کے لئے دعا فرماتے اور اگر وہ گھر میں ہوتا تو اس کو دیکھنے جاتے اور اگر وہ علیل ہوتا تو بیمار پرسی کو جاتے۔ ایک انصاری آدمی تین دن غائب رہا اس کے بارے میں آپ نے پوچھا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ چوزے کی طرح ہو گیا ہے ﴿بیماری کی وجہ سے﴾ وہ جو چیز کھاتا ہے پاخانے کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے صحابہ سے فرمایا چلو اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرو۔ صحابہ کرام رسول خدا کی معیت میں اس کی عیادت کو گئے ان میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم بھی تھے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ واقعی بیماری کی وجہ سے چوزے کی طرح کمزور ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے عرض کی یارسول اللہ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی فرمایا کیا وجہ ہے عرض کی یارسول اللہ میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی تھی آپ نے نماز میں القارعة ما القارعة پڑھی میں نے سن کر خدا کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ اگر تو میرے کسی گناہ کی سزا مجھے آخرت میں دینا چاہتا ہے تو دنیا ہی میں مجھے دے دے پس خدا نے مجھے اس بیماری میں مبتلا کر دیا۔ رسول خدا نے فرمایا تو نے اچھی دعا نہیں مانگی تو نے یہ دعا کیوں نہیں مانگی یا اللہ مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے عذاب سے بچا لے۔ پھر نبی کریم نے اسے اس دعا کے مانگنے کا حکم دیا اور خود بھی اس کے لئے دعا مانگی وہ بیماری سے اس طرح

Marfat.com

شفایاب ہو گیا جیسے اس کا کوئی رسی کا بندھ کھل گیا ہو۔ جب اس کے گھر سے صحابہ باہر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ہم نے ابھی اس مریض کی عیادت کی ہے اس سے ہمارے لئے کیا اجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو کمر تک رحمت میں مستغرق ہو جاتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اسے اور مریض کو رحمت اپنے اندر چھپا لیتی ہے اور مریض خدا کے عرش کے سایے میں اور عیادت کرنے والا خدا کے سایہ اقدس میں آجاتا ہے اور خدا فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو یہ عیادت کرنے والا مریض کے پاس کتنی دیر ٹھہرا رہا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں یااللہ جاں کنی کے وقت تک ٹھہرا رہا اگر وہ واقعی اتنی دیر ٹھہرا رہا ہو تو خدا فرشتوں سے فرماتا ہے اس عیادت کرنے والے میرے بندے کے لئے ایک ہزار سال کی عبادت لکھدو جس میں رات کو قیام کیا گیا ہو اور دن کو روزہ رکھا گیا ہو اور اسے خبر دے دو کہ میں نے اسکی کوئی خطا نہیں لکھی۔ پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا خدا فرشتوں سے پوچھتا ہے یہ عیادت کرنے والا کتنی دیر رکا رہا وہ عرض کرتے ہیں یااللہ ایک گھڑی اللہ فرماتا ہے لکھ دو کہ وہ ایک زمانہ ٹھہرا رہا ہے اور زمانہ دس ہزار سال کا اگر وہ اتنے عرصہ سے پہلے مر گیا تو داخلِ جنت ہو گیا اور زندہ رہا تو اسکا کوئی گناہ نہ لکھا جائے گا اور اگر وہ صبح کو عیادت کے لئے گیا تو شام تک

Marfat.com

"ستر ہزار فرشتے"

اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو گیا ہے تو صبح تک

"ستر ہزار فرشتے"

اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

﴿ص : ۱۵۰ / ۶ مسند ابی یعلی - ص : ۲۹۵ / ۲ مجمع الزوائد﴾

﴿ص : ۳۲۹ / ۲ حلیۃ الاولیاء - ص : ۱۰۷ / ۳ مسند امام احمد﴾

اس حدیث کے پہلے حصے کے بارے میں حلیۃ الاولیاء میں لکھا ہے هذا حدیث صحیح اور اس کے آخری حصے کے بارے میں بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے لیکن چونکہ فضائل میں ضعیف حدیث معتبر مانی جاتی ہے اس لئے اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ نیز اس آخری حصے کے بعض الفاظ کی دوسری احادیث سے تائید ہوتی ہے۔ جیسے کہ

"ستر ہزار فرشتوں"

کا ذکر اور یہ تائید ضعف میں قوت کا باعث بن جاتی ہے لہٰذا یہ متذکرہ حدیث اگر پوری بیان کر دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان اگر صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کو جائے

Marfat.com

توشام تک

"ستر ہزار فرشتے"

اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر وہ شام کو عیادت کے لئے جائے تو صبح تک

"ستر ہزار فرشتے"

اس کے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں۔

﴿ص : ۳۲۰ / ۴الترغیب والترہیب-ص : ۹۲ / ۹کنزالعمال﴾

فصل پنجم

"تکبیر، تہلیل، تحمید اور تسبیح کی فضیلت"

تکبیر، تہلیل، تحمید اور تسبیح خدا تعالےٰ کے ذکر کی مختلف صورتیں ہیں جن سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے ان اذکار سے خوش ہو کر ان کو مراتب اعلیٰ عطا فرماتا ہے۔ احادیث نبویہ میں ان اذکار کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں مثلاً

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا: كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

﴿بخاری شریف آخری حدیث﴾

ترجمہ:

دو کلمات ہیں جو رحمان کو پسند ہیں زبان پر آسان میزان پر بھاری ہیں اور وہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس گیا دیکھا کہ وہ کھجور کی گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی ہے۔ حضور نے فرمایا میں تمہیں اس سے افضل تسبیح بتاؤں پھر آپ نے مندرجہ ذیل تسبیح بیان کی:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذَالِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِق" وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلُ ذَالِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِثْلُ ذَالِكَ۔ ﴿ص: ۴۲۴ / اشعب الایمان﴾

حدیث نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت اسرافیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی

Marfat.com

اے محمد ﷺ یہ کلمات پڑھئے :

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَاعَلِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَزِنَۃَ مَاعَلِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِلْءَ مَاعَلِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

جو ان کلمات طیبات کو ایک مرتبہ کہے خدا تعالےٰ اسے پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ خدا لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ بہت ذکر کرنے والا ہے اور رات دن خدا کا ذکر کرنے والوں سے افضل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور اللہ اسکی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے اور جس کی طرف وہ نظر رحمت سے دیکھتا ہے اس کو وہ عذاب نہیں دیتا۔﴿ص : ۱۸۹ تنبیہ الغافلین﴾

حدیث نمبر ۴:

جو الحمد للہ کہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور تکبیر زمین و آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیتی ہے اور تسبیح کے ثواب کو اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔﴿ص : ۱۸۵ تنبیہ الغافلین﴾

حدیث نمبر ۵:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام آئے اور حضور کی خدمت میں بیٹھ گئے اتنے

Marfat.com

میں حضرت ابوذر غفاری تشریف لائے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت ابوذر غفاری کو دیکھ کر فرمایا یہ ابوذر غفاری آرہے ہیں نبی کریم نے فرمایا اے اللہ کے امین کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو۔ فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ابوذر زمین کی نسبت آسمان والوں میں زیادہ پہچانے جاتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر روز دو مرتبہ ایسی دعا مانگتے ہیں جس سے فرشتے بھی تعجب کرتے ہیں۔ آپ ابوذر سے اس دعا کے بارے میں دریافت کریں اور آپ بھی خدا سے وہ دعا مانگیں۔ نبی کریم ﷺ نے ابوذر سے اس دعا کے بارے میں دریافت فرمایا عرض کی میرے ماں پ آپ پر قربان ہو جائیں میں نے وہ دعا کسی بشر سے نہیں سنی وہ دس لمات ہیں جو میرے رب نے مجھے الہام کیے ہیں۔ میں دن میں دو مرتبہ وہ عا پڑھتا ہوں۔ میں قبلہ رو ہو کر کچھ دیر تسبیح کچھ دیر تہلیل کچھ دیر تحمید اور کچھ دیر تکبیر پڑھتا ہوں۔ پھر یہ دس کلمات پڑھتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَاناً دَائِماً وَاَسْئَلُكَ قَلْباً خَاشِعاً وَاَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَاَسْئَلُكَ یَقِیْناً صَادِقاً وَاَسْئَلُكَ دِیْناً قَیِّماً وَاَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَلَی النَّاسِ۔ ﴿ص: ۶۷۸ / ۲ کنز العمال﴾

حضرت جبریل نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کا جو امتی اس دعا کو پڑھے گا اس کے

Marfat.com

گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ اور زمین کی مٹی کے ذرات کے برابر کیوں نہ ہوں۔ آپ کے جس امتی کے دل میں یہ دعا ہوگی جنت اسکی مشتاق ہوگی۔ کراماً کاتبین اسکی مغفرت کی دعا مانگیں گے۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائینگے اور فرشتے کہیں گے اے اللہ کے ولی جس دروازے سے چاہے داخلِ جنت ہو جا۔

حدیث نمبر ۶:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے جو روزانہ یہ دعا ایک مرتبہ پڑھ لے وہ مرنے سے پہلے جنتی ٹھکانہ دیکھ لے گا۔ دعا یہ ہے: سُبُحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ سُبُحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ سُبُحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبُحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحُ سُبُحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔

﴿ص: ۹۴ / ۴ تاریخ دمشق الکبیر﴾

حدیث نمبر ۷:

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ کلمات پڑھے گا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْیءٍ لِعَظْمَتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْیءٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلَّ شَیْیءٍ لِمُلْکِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلَّ شَیْیءٍ لِقُدْرَتِہٖ۔

اللہ اسے ہزاروں نیکیاں عطا فرمائے گا اور ہزاروں درجے بلند

Marfat.com

کردے گا اور اس کے لئے

”ستر ہزار فرشتے“

مقرر کردے گا جو قیامت تک اس پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے رہیں گے۔﴿ص: ۷ ۲۳ / ۲ مسند الفردوس-۹ ۴۴ / ا تاریخ دمشق الکبیر﴾

حدیث نمبر ۸:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی اگر میں لاالہ الا اللہ کہوں تکبیر، تحمید اور تسبیح کہوں تو میرے لئے کیا اجر ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا یا اللہ جو خلوص دل سے لاالہ الا اللہ پڑھے اسکی کیا جزاء ہے۔ فرمایا اسکی جزاء یہ ہے کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے ماں کے بطن سے پیدا ہوتے وقت تھا۔ عرض کی یا اللہ جو تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے اسکی کیا جزاء ہے فرمایا وہ مقام عظمت پر فائز ہو جاتا ہے۔ عرض کی یا اللہ جو الحمد للہ کہے اسکی کیا جزاء ہے فرمایا الحمد للہ شکر کی کنجی ہے۔ عرض کی یا اللہ تسبیح کی جزاء کیا ہے فرمایا تسبیح کی تفسیر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔﴿ص: ۱۵۸ / ۲ تاریخ ابن عساکر﴾

حدیث نمبر ۹:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا معراج کی رات جبریل مجھے سدرۃ المنتھٰی تک لے گیا مجھے نورانی ماحول میں مستغرق کر کے خود الگ ہو گیا میں نے کہا اے میرے دوست اس وقت مجھے تمہاری ضرورت ہے اور تم مجھے تنہا چھوڑ کر خود الگ ہو گئے ہو جبریل نے عرض کی آپ ایسے مقام پر ہیں جہاں کوئی نبی مرسل اور مقرب فرشتہ آنہیں سکتا۔ آپ خدا کی بارگاہ میں کمال قرب کے منصب پر فائز ہیں پھر ایک فرشتے نے کہا اللہ تعالےٰ خود اپنی تسبیح بیان فرما رہا ہے میں نے سنا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا: سُبُحَانَ اللّٰہِ مَااَعُظَمَ اللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ

حضرت ابو ہریرہ نے عرض کی یارسول اللہ جو آدمی ان کلمات طیبات کو کہے اس کو کیا ملے گا فرمایا اسکی روح جسم سے پرواز نہ کرے گی جب تک کہ اپنا جنتی ٹھکانہ نہ دیکھ لے اور آسمان سے لے کر زمین تک فرشتے صف بندی کر کے اس کے لئے خدا سے رحمت کی دعا مانگتے ہیں اور اسکی ساری عمر میں ہر چیز اسکی مغفرت کی دعا مانگتی ہے اور جب وہ مر جاتا ہے اللہ اس کی قبر پر

”ستر ہزار فرشتے“

مقرر کر دیتا ہے جو اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اللہ کی عظمت بیان کرتے ہیں اور لاالہ الااللّٰہ پڑھتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں اور انکی اس عبادت کا ثواب اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے جب وہ اپنی قبر سے نکلے گا امن اور اطمینان سے نکلے گا اور انہے قیامت کی گھبراہٹ نہ ہو گی اور

Marfat.com

فرشتے اس سے ملاقات کریں گے اور اسے سلام کریں گے۔

﴿ص : ۱۳ / ۵ تاریخ بغداد﴾

فصل ششم

"مومنوں کی باہمی زیارت کی فضیلت"

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا صدقہ ہے۔اس سے تعلقات خوشگوار ہوتے ہیں باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ایک دوسرے سے تعاون ہمدردی اور احسان کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔ آپس میں تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے۔ایک دوسرے کی مشکلات ومسائل سے آگاہی ہوتی ہے۔ محبت اور جذبۂ اخوت پیدا ہوتا ہے۔آڑے وقت میں مسلمان بھائی کی امداد کا موقع ملتا ہے۔معاشرے کی اصلاح اور درستگی ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی آپس کی ملاقات اور زیارت کو احادیث میں بڑی اہمیت دی گئی ہے مثلاً

حدیث نمبر ۱:

اِذَا لَقِیَ الْمُؤمِنُ الْمُؤمِنَ فَقَبَضَ اَحَدُهُمَا عَلٰی یَدِصَاحِبِهٖ تَنَاثَرَتِ الْخَطَایَا مِنْهُمَا کَمَاتَنَاثَرَ اَوْرَاقُ الشَّجَرِ۔

﴿ص : ۴۷۴ / ۶ شعب الایمان﴾

Marfat.com

ترجمہ:

جب ایک مومن دوسرے مومن سے ملتا ہے اور ایک مومن دوسرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲:

ایک آدمی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا میں آپ سے محبت کرتا ہوں اللہ کے لئے آپ نے فرمایا سوچ لو کیا کہہ رہے ہو یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یَتَحَابُوْنَ فِی اللّٰہِ وَیُحِبُّ الَّذِیْنَ یَتَقَاعَدُوْنَ فِیْہِ وَیُحِبُّ الَّذِیْنَ یَتَبَاذَلُوْنَ فِیْہِ وَیُحِبُّ الَّذِیْنَ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْہِ وَیُحِبُّ الَّذِیْنَ یَتَحَاوَرُوْنَ فِیْہِ۔﴿ص: ۴۸۴ / ۶ شعب الایمان﴾

ترجمہ:

بیشک اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خدا کے لئے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خدا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خدا کے لئے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خدا کے لئے ایک دوسرے سے ہمکلام ہوتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اپنے ایک مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے دوسرے گاؤں گیا خدا تعالےٰ نے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے اس سے پوچھا کہاں جارہے ہو۔ اس نے جواب دیا میں اُس گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کے لئے جارہا ہوں۔

فرشتے نے کہا اسکا کوئی احسان ہے جس کا بدلہ اتارنے جارہے ہو اس آدمی نے کہا نہیں صرف مجھے اس سے خدا کے لئے محبت ہے۔ اس فرشتے نے کہا فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ۔

ترجمہ:

میں اللہ تعالےٰ کا فرستادہ ہوں تیری طرف جس طرح تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے خدا تجھ سے محبت کرتا ہے۔

حدیث نمبر ۴:

حدیث قدسی ہے اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا:

وَجَبَتْ مُحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔ ﴿ص: ۵۱۷ / ۲ مشکوٰۃ۔ ص: ۸ / ۹ کنز العمال﴾

ترجمہ:

میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں، ایک دوسرے

Marfat.com

کے ساتھ بیٹھنے والوں ،باہمی زیارت کرنے والوں اور ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو گئی۔

حدیث نمبر ۵:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو سنو سمجھو اور جان لو اللہ تعالےٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نبی اور شہید نہیں لیکن نبی اور شہید ان کے قرب الٰہی کی وجہ سے ان پر رشک کررہے ہوں گے۔وہ مختلف قبائل اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے ہونگے۔ان میں باہمی کوئی رشتہ داری نہیں ہو گی وہ خدا کے لئے محبت کرنے والے خدا کے لئے باہمی مصافحہ کرنے والے خدا کے لئے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے اور خدا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے ہونگے۔خدا قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر بچھائے گا اور وہ ان پر بیٹھیں گے ان پر لباس نور کا ہو گا۔ان کے چہرے نورانی ہونگے۔جب لوگوں کو خوف اور گھبراہٹ ہو گی تو ان کو کوئی خوف وحزن نہ ہو گا وہی لوگ اللہ کے ولی ہیں جن پر کوئی خوف اور غم نہ ہو گا۔

﴿ص : ۱۵ / ۹ کنز العمال﴾

حدیث نمبر ۶:

حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں۔ نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے نوزائیدہ بچہ جنتی ہے اور جو آدمی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کے لئے شہر کے کسی کونے میں جاتا ہے وہ بھی جنتی

Marfat.com

ہے۔﴿ص :۱۹/ ۹ کنز العمال﴾

حدیث نمبر ۷:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے چوبارے ہیں ان کے دروازے کھلے ہیں اور وہ چمکدار ستارے کی مانند ہیں۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ ان چوباروں کے ساکن کون ہونگے فرمایا وہ لوگ جو خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور خدا کے لئے ہی باہمی ملاقات کرتے ہیں۔﴿ص :۱۷/ ۹ کنز العمال﴾

حدیث نمبر ۸:

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے باہر جنگل میں گئے انہوں نے ایک بھیڑیا دیکھا اس کو پکڑ لائے اور کہا اس نے ہمارے بھائی ﴿یوسف﴾ کو کھایا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا اس کو چھوڑ دو آپ نے اس بھیڑیے سے فرمایا کیا تو نے میرے حبیب یوسف کو کھایا ہے۔ بھیڑیے نے کہا معاذ اللہ کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم پر انبیاء کا گوشت حرام ہے آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا یہ بتا تو کہاں سے آیا ہے کہا مصر سے آیا ہوں آپ نے پوچھا کہاں جارہے ہو کہا خراسان جارہا ہوں۔ آپ نے پھر پوچھا تو نے یہ سفر کیوں اختیار کیا کہا اپنے ایک بھائی کی

Marfat.com

زیارت کے لئے آپ نے پوچھا اس بارے میں تیرے پاس کوئی حدیث ہے اس نے کہا میرے باپ نے میرے دادا سے انہوں نے سابق انبیاء سے روایت کی جو اللہ کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے خدا تعالےٰ اسے ہزاروں نیکیاں دیتا ہے اور ہزاروں گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا یہ حدیث میرے بیٹوں کو لکھوادو بھیڑیے نے کہا معاذ اللہ آپ کے بیٹے جھوٹ بولتے ہیں میں ان کو نہیں لکھواتا۔

﴿ص: ۸۸ / ۲ تاریخ دمشق الکبیر﴾

حدیث نمبر ۹:

حضرت ابو رزینؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے ان سے فرمایا میں تجھ کو اس امر ﴿دین﴾ کی جڑ بتادوں کہ تو اس کے ذریعے دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کرلے تو اہل ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کر اور جب تو تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہوسکے تو خدا کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت دے محض خدا کی خوشنودی کے لئے محبت کر اور خدا کی رضامندی کے لئے بغض رکھ اے ابو رزین کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت اور ملاقات کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو اسکے پیچھے

"ستر ہزار فرشتے"

ہوتے ہیں جو اس کے لئے دعا اور استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں

Marfat.com

اے پروردگار اس شخص نے محض تیری رضا کی خاطر ملاقات کی تو اس کو اپنی رحمت سے ملادے اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنے بھائی کی زیارت وملاقات کیا کر۔ ﴿ص : ۳۶۸ / احلیۃ الاولیاء - ص : ۵۲۰ / ۲ مشکوٰۃ﴾

﴿ص : ۲۰ / ۹ کنز العمال - ۴۹۲ / ۶ شعب الایمان﴾

حدیث نمبر ۱۰:

حضور علیہ السلام نے فرمایا: زُرْفِی اللّٰہِ فَاِنَّ مَنْ زَارَ فِی اللّٰہِ شَیَّعَہ' سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

ترجمہ:

خدا کے لئے زیارت کر جو خدا کے لئے زیارت کرتا ہے اس کے پیچھے

"ستر ہزار فرشتے"

چلتے ہیں۔ ﴿ص : ۷ / ۹ کنز العمال﴾

حدیث نمبر ۱۱:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرتا ہے نہ کہ کسی اور کے لئے اور جو اس فعل کی جزاء ہے خدا کے ہاں اس جزاء کے لئے التماس کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے

"ستر ہزار فرشتے"

Marfat.com

مقرر کر دیتا ہے جو اسے پیچھے سے آواز دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجاتا ہے۔ان فرشتوں کی آواز یہ ہوتی ہے :اَلاَ طِبْتَ وطابتَ لَكَ الجنّۃُ۔﴿ص : ۴۹۳ / ۶شعب الایمان﴾

ترجمہ:

خبر دار پاک ہوگئی تیری زندگی اور تیرے لئے جنت پاکیزہ ٹھکانا ہو گیا۔

فصل ہفتم

"طوافِ کعبہ"

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے باپ حضرت امام محمد باقر کے ساتھ مکہ معظّمہ میں موجود تھا میرا باپ حجر اسود کے قریب نماز پڑھ رہا تھا۔ایک آدمی آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے وہ میرے والد کے پہلو میں بیٹھ گیا۔میرے والد نے نماز پڑھی تو اس نے سوال کیا کہ اس گھر کے اوّل بننے کی حکمت کیا ہے ؟ میرے والد نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا میں مغرب کا رہنے والا ہوں۔فرمایا اس گھر کی تخلیق میں اولیت کی حکمت یہ ہے کہ جب فرشتوں نے خدا کی بارگاہ میں خلافت آدم کے بارے میں ان تاثرات کا اظہار کیا کہ وہ خوں ریز

Marfat.com

فسادی اور سفاک ہو گا تو خدا تعالےٰ ناراض ہو گیا ان فرشتوں نے عرش کا طواف کیا خدا ان سے راضی ہو گیا پھر خدا نے فرشتوں سے فرمایا میرے لئے زمین پر ایک گھر بناؤ اس گھر کا طواف میرے بندے کریں گے میں اپنے جس بندے سے ناراض ہو گیا وہ کعبہ کا طواف کرے گا تو میں اس سے راضی ہو جاؤنگا جیسے کہ تم سے راضی ہو گیا۔ ﴿ص: ۱۴۲ / اکتاب الاصابہ﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبَاھِیُ بِالطَّآئِفِیْنَ۔

﴿ص: ۱۱۸۰ / اشفاء الغرام﴾

ترجمہ:

خدا تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے نزدیک آسمان والوں اور زمین والوں میں وہ زیادہ عزت والے ہیں ل جو اس کے گھر کا طواف کرتے ہیں۔

﴿ص: ۱۸۰ / اشفاء الغرام﴾

ایک حدیث میں ہے کہ فرشتے اگر کسی سے مصافحہ کرتے ہیں تو ان سے مصافحہ کرتے ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔

﴿ص: ۱۸۱ / اشفاء الغرام﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا رکن یمانی کے پاس خدا تعالےٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا اور اسکا تقرر اس وقت ہوا جب

Marfat.com

کہ زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی جب طواف کرنے والے طواف کرتے ہوئے رکن یمانی سے حجر اسود کی طرف آتے ہوئے یہ دعا پڑھتے ہیں

رَبَّنَا آتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

تو یہ فرشتہ طواف کرنے والوں کی دعا پر آمین کہتا ہے۔

﴿ص : ۴۵۳ / ۳ شعب الایمان﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جس نے سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھدی جاتی ہے اور ایک گناہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

﴿ص : ۱۷۵ / اشفاء الغرام﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ کعبہ کا طواف کیا وہ گناہ سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت تھا۔

﴿ص : ۱۷۵ / اشفاء الغرام﴾

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت سے ایک حدیث میں یوں آیا ہے :رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان

Marfat.com

"ستر ہزار فرشتے"

طواف کرنے والوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

﴿ص : ۷ ۴ / ۵ مصنف عبدالرزاق - ص : ۷ ۹ ۳ / ۲ مسند الفردوس﴾

فصل ہشتم

"صفاو مروہ کی عظمت"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم کے ساتھ منیٰ کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی آدمی حضور ﷺ کے پاس آئے اور دونوں نے سلام کیا حضور ﷺ نے جواب دیا پھر انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم آپ سے کچھ پوچھنے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں خود تمہیں بتادوں کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو اور اگر چاہو تو میں ایسا نہ کروں۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ آپ ارشاد فرمائیں اس پر ثقفی نے انصاری سے کہا آپ پہلے پوچھ لیں۔ انصاری نے عرض کی یارسول مجھے خبر دیں کہ میں کیا پوچھنا چاہتا ہوں تو حضور نے فرمایا تو یہ پوچھنا چاہتا ہے کہ جب تو اپنے گھر سے نکلے بیت اللہ کے ارادے سے تو تیرے لئے اس میں کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے اور صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنے اور شام تک عرفہ میں ٹھہرنے اور

Marfat.com

قربانی کے رمی جمار کرنے اور بعد میں رمی جمار کرنے اور قربانی کرنے اور سر منڈانے میں تیرے لئے کیا ثواب ہے۔ اس انصاری نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں انہیں باتوں کے دریافت کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ حضور نے پوچھا جب تو بیت اللہ کے ارادے سے گھر سے نکلے تو اونٹنی کے ہر قدم کے بدلے تیرے لئے یہ ثواب ہے کہ ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے اور ہر قدم پر ایک گناہ معاف اور ایک درجہ جنت میں بلند ہو جاتا ہے اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا پڑھنا ایسا ہے جیسے بنی اسماعیل سے ایک غلام آزاد کر دیا اور صفا اور مروہ کا طواف ایسا ہے جیسے ستر غلام آزاد کر دیئے اور میدان عرفات میں شام تک ٹھہرنے کا ثواب یہ ہے کہ خدا کی رحمت پہلے آسمان پر جلوہ گر ہوتی ہے اور اللہ فرماتا ہے میرے یہ بندے پریشان حال بکھرے بالوں والے دور دراز سے میری رحمت اور میری بخشش کے حصول کے لئے امید لے کر آئے ہیں اگر ان کے گناہ ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر یا سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی میں نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا۔ اے میرے بندو تم اس حال میں لوٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہو گئی اور جس کی تم نے شفاعت کی اس کی بخشش بھی ہو گئی اور رمی جمار کا ثواب یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلے ایک ہلاکت میں ڈالنے والا کبیرہ گناہ معاف ہو جاتا ہے اور تیری قربانی تیرے رب کے نزدیک بھلائی ہے سر منڈانے کا اجر یہ ہے کہ ہر بال کے بدلے نیکی ہے

Marfat.com

اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ انصاری نے عرض کی یارسول اللہ اگر گناہ اتنے نہ ہوں فرمایا تیری نیکیوں میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے اور بیت اللہ کے طواف کا ثواب یہ ہے کہ تیرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ایک فرشتہ دونوں کندھوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے تیرے پہلے گناہ معاف ہو گئے اب از سر نو عمل کر۔

بعد ازاں ثقفی نے عرض کی یارسول اللہ مجھے بھی خبر دیجئے حضور ﷺ نے فرمایا تو نماز سے متعلق کچھ باتیں پوچھنے آیا ہے پھر فرمایا جب تو اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو تیری پلکوں سے تیرے چہرے کے گناہ پانی کے قطرات کے ساتھ گر جاتے ہیں اور جب تو ہاتھ دھوتا ہے تو تیرے ناخنوں سے پانی کے قطرات کے ساتھ ہاتھوں کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب تو سر کا مسح کرتا ہے تو تیرے سر کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور جب تو پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ ناخنوں کے گرنے والے پانی کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔

﴿ص : ۱۵ / ۵ مصنف عبد الرزاق﴾

﴿ص : ۲۱۰ / ۷ زرقانی - ص : ۱۸۱ / ۳ صحیح ابن حبان﴾

ایک حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے حج بیت اللہ کا ارادہ کر کے نکلتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے جب وہ غسل کرتا ہے اور احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے

Marfat.com

جیسے آج ہی اسکی ماں نے اسے جنا اور جب لبیک کہتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے میں نے تجھے اپنی مغفرت سے بخش دیا اور جب مسجد حرام میں داخل ہوتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے اے اللہ کے دوست از سر نو عمل کر اور جب طواف شروع کرتا ہے تو اللہ تعالے ہر طواف کے عوض ستر برس کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے اور جب وہ حجر اسود کو چومتا ہے تو گویا اس نے جنت کے دروزے کو بوسہ دیا اور جب وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتا ہے تو اس کے لئے

”ستر ہزار فرشتے“

نیکیاں لکھتے ہیں اور جب عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو خدا تعالے اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور اسکی برائیاں نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

﴿ص: ۱۶۰ جلیس الناصحین بحوالہ بیہقی﴾

Marfat.com

باب الانبیاء

فصل اول

''مخدوم ملائکہ''

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ مَهْدُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يتحَرَّكُ بِتَحْرِيكِ الْمَلَائِكَةِ۔﴿جواہر البحار ص: ۱۱/ ۲﴾

ترجمہ:

نبی کریم ﷺ کا جھولا فرشتے جھلایا کرتے تھے۔

مہد میں جب لیٹ جاتا تھا وہ پتلا نور کا
آ کے خود نوری جھلاجاتے تھے جھولا نور کا

علامہ محمد بن یعقوب شیرازی نے لکھا ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی عمر سات سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا اور ابو طالب آپکے کفیل ہوئے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا اے اسرافیل میرے محبوب کی خدمت میں رہا کرو۔ چنانچہ حضرت اسرافیل گیارہ سال کی عمر تک آپ کی خدمت میں رہے پھر جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا اور وہ ستائیس سال کی عمر تک آپ کی خدمت میں موجود رہے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا۔﴿سفر السعادت ص: ۵/ ۱﴾

Marfat.com

بدر کے میدان میں جب غازیوں کو پتہ چلا کہ کرز ابن جابر محاربی مشرکین مکہ کی امداد کے لئے ایک بھاری لشکر لے کر آرہا ہے تو مسلمانوں کو پریشانی ہوئی کہ پہلے ہی کفار مسلمانوں سے تین گنا زیادہ ہیں اب ان کو مزید کمک پہنچ رہی ہے اب کیا ہوگا تب حضور علیہ السلام نے فرمایا مجاہدو گھبراؤ نہیں تمہاری کمک آسمان سے آرہی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا:

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِیْنَ۔

ترجمہ:

جب اے محبوب تم مومنوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ جب میں قلیب بدر کے پاس تھا ایک ایسی ہوا آئی کہ میں نے اسکی مثل نہ دیکھی بعد ازاں دوسری تند ہوا آئی جو پہلے سے اشد تھی۔ آخر میں تیسری مرتبہ ایک زبردست ہوا آئی جو پہلی دونوں سے زیادہ سخت تھی۔ جو پہلی ہوا تھی وہ جبریل امین تھے جو ایک ہزار فرشتوں کی جماعت کے ساتھ حضور علیہ السلام کی امداد کے لئے آئے تھے۔ دوسری ہوا میکائیل تھے جو ایک ہزار فرشتے لے کر مومنوں کی امداد کے لئے نازل ہوئے تھے۔ تیسری ہوا اسرافیل تھے جو ایک ہزار فرشتے لیکر آئے تھے۔

﴿خصائص کبریٰ ص: ۲۰۷ / ۱﴾

Marfat.com

؎ مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمان سرائے محمد ﷺ

جب سورۃ "تبت یدا ابی لھب" نازل ہوئی تو ابولھب کی بیوی ام جمیل ایک بڑا پتھر لے کر حضور علیہ السلام کو مارنے کے لئے آئی۔ آپ اس وقت مسجد حرام میں صدیق اکبر کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ وہ ان دونوں کے پاس آئی صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کو آتے دیکھ کر عرض کی یارسول اللہ یہ عورت بڑی بے حیا گستاخ بے ادب ہے اگر آپ یہاں سے اٹھ کر چلے جائیں تو بہتر ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی۔ اتنے میں ام جمیل بھی قریب آگئی اس نے آکر کہا اے ابوبکر تیرا صاحب کہاں ہے میں نے سنا ہے کہ اس نے میری ہجو بیان کی آپ نے فرمایا میرا نبی ہجو سے پاک ہے کیونکہ وہ شعر نہیں کہتا اس عورت نے کہا اگر میں تیرے صاحب کو دیکھ لیتی تو یہ پتھر اس کے منہ پر مارتی یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ صدیق اکبر نے عرض کی یارسول اللہ عجیب بات ہے کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا خدا تعالےٰ نے ایک فرشتے کو بھیجا جس نے مجھے اپنے پروں میں چھپا کر اسکی نگاہوں سے اوجھل کر دیا تھا۔ ❁شفا شریف ص: ۲۲۹/۱❁

❁تفسیر مظہری ص: ۴۴۴/۵-مدارج النبوۃ ص: ۲۵۷/۱❁

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا اے قریش کیا محمد ﷺ نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں کہا گیا ہاں

Marfat.com

اس نے کہالات وعزیٰ کی قسم اگر میں اس کو ایسا کرتے دیکھ لوں تو اسکی گردن اڑادوں۔ چنانچہ اس ارادے سے وہ نبی پاک کے پاس آیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ آپ کی گردن پر قدم رکھنے کے ارادے سے آگے بڑھا جونہی اس نے قدم اٹھایا وہ ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچانے لگا۔ اس کو کہا گیا تجھ کو کیا ہوا ہے اس نے کہا میں نے اپنے اور محمد ﷺ کے درمیان ایک آگ کی خندق کو دیکھا اور کچھ بازو دیکھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر ابو جہل میرے قریب آجاتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے جاتے۔ ﴿مشکوٰۃ باب علامات نبوت﴾

ایک مرتبہ ابو جہل نے قسم کھائی کہ اگر میں محمد ﷺ کو حرم میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لوں تو میں اس کے سر میں پتھر ماروں گا۔ ایک دن حضور علیہ السلام حرم شریف میں نماز ادا فرمارہے تھے۔ ابو جہل ایک پتھر لے کر حضور علیہ السلام کو مارنے آیا جب قریب پہنچ کر پتھر پھینکنے لگا تو وہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ساتھ چپک گیا اور اسکے دونوں ہاتھ خشک ہو گئے پھر کیا تھا الٹے پاؤں پیچھے کی طرف آنے لگا۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے اسکی وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا میں نے ایک بہت بڑا اونٹ دیکھا جو منہ کھولے مجھے چبا جانے کے لئے میری طرف آرہا تھا۔ سرکار دو عالم نے فرمایا وہ جبریل امین تھے اگر ابو جہل آگے آجاتا تو وہ اسکی ہڈیاں چکناں چور کر دیتے۔

﴿ص: ۲۳۱ / اشفا شریف﴾

Marfat.com

ہے محمد کا اعلیٰ مقام اللہ اللہ

ہے جبریل ان کا غلام اللہ اللہ

سید عبدالعزیز دباغ مصری نے فرمایا:

وَسَیِّدُنَا جِبْرِیْلُ اِنَّمَا خُلِقَ لِخِدْمَةِ النَّبِیِّ ﷺ

ترجمہ:

یعنی ہمارے سردار جبریل تو نبی علیہ السلام کی خدمت کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔﴿جواہر البحار ص:۲۸۶/۲﴾

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے لکھا ہے:

وَوَرَدَ اَنَّہٗ کَانَ یَحْفَظُہٗ ﷺ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ لَایُفَارِقُوْنَہٗ فِیْ نَوْمٍ وَلَا یَقْظَةٍ۔﴿ص:۲۱/۳ جواہر البحار﴾

ترجمہ:

اور یہ بات حدیث میں وارد ہے کہ نیند اور بیداری میں

"ستر ہزار فرشتے"

آپکی حفاظت کرتے تھے۔

Marfat.com

فصل دوم

"رجعت شمس"

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْس اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْحِیْ اِلَیْهِ وَرَأْسُه‘ فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ فَلَمْ یُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّه‘ کَانَ فِیْ طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَرَاَیْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَاَیْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَاغَرَبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَالاَرْضِ وَذَالِكَ فِیْ خَیْبَرَ۔ ﴿ص : ۱۲ / ۳ نسیم الریاض﴾

﴿ص : ۱۸۵ / اشفا شریف - ص : ۱۱۳ / ۵ زرقانی﴾

﴿ص : ۴۲۶ / ۱ انسانی العیون - ص : ۱۰ / ۳ شرح شفا﴾

ترجمہ:

حضرت اسماء بنت عمیس سے مروی ہے سید عالم ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور حضور ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی حضرت علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا نبی کریم علیہ السلام نے دعا مانگی یااللہ علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر آفتاب واپس کر دے حضرت اسماء فرماتی ہیں میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر دیکھا کہ وہ غروب

Marfat.com

ہونے کے بعد طلوع ہوا اور اسکی دھوپ پہاڑوں اور زمین پر چمکی اور یہ خیبر کے مقام کا واقعہ ہے۔

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے :

ا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برحق اور سچے رسول ہیں۔ اگر انکی نبوت و رسالت برحق نہ ہوتی تو انکی دعا قبول نہ ہوتی اور آفتاب غروب ہونے کے بعد واپس نہ آتا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم معجزہ ہے اور معجزہ اسی ہستی کے ہاتھ پر سرزد ہوتا ہے جو خدا کا بھیجا ہوا برحق نبی ہو۔

ب: امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کے والدین کو حضور کی دعا کے نتیجے میں زندہ کیا اور وہ حضور پر ایمان لائے اور رجعتِ شمس کے معجزے میں اسکی دلیل موجود ہے جیسے کہ علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی نے لکھا ہے کہ جب غروب شدہ آفتاب واپس آیا اور اس کے واپس آنے سے عصر کا وقت لوٹ آیا اور حضرت علی نے نماز عصر ادا فرمائی یعنی سورج کی واپسی نے وہی فائدہ دیا جو غروب ہونے سے پہلے حضور علیہ السلام اور آپ کے دیگر صحابہ کرام نے نماز عصر وقت پر ادا کر کے حاصل کیا تھا اور یہ بطور خرق عادت تھا۔ اسی طرح حضور کی دعا سے اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ حضور کے ہاتھ پر ایمان لائے تا کہ بروز قیامت ان کا حشر صحابہ کی صف میں ہو اور انہوں نے زندہ ہو کر حضور سے وہی فائدہ حاصل کیا جو دیگر صحابہ نے حضور پر ایمان

Marfat.com

لا کر حاصل کیا تھا اور ان کا زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا بطور خرق عادت تھا۔

﴿ص: ۱۷۱/ازرقانی شریف﴾

ج: اللہ تعالیٰ کا نبی جب امور ممکنہ کے بارے میں خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا بلکہ قبولیت سے سرفراز کرتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اور نبی بارگاہ خداوندی میں وجاہت اور عزت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے۔ جب غروب شدہ آفتاب واپس آیا تو ساری کائنات کا نظام تبدیل ہو گیا کیونکہ کہیں صبح ہوتی ہے کہیں شام کہیں اندھیرا ہوتا ہے اور کہیں سویرا کہیں دن اور کہیں رات کہیں سورج نکلتا ہے کہیں ڈوبتا ہے غرض کہ ہر ملک میں مختلف اوقات ہوتے ہیں جب کہ واپس لوٹنے سے جہاں رات تھی وہاں دن ہو گیا جہاں روشنی تھی وہاں اندھیرا ہو گیا جہاں صبح تھی وہاں شام ہو گئی گویا خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب کی وجاہت کی خاطر پوری کائنات کا نظام بدل دیا۔

د: یہ بات قابل غور ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔ رسول کریم کی اطاعت تو ضرور تھی لیکن خدا کی اطاعت کہاں تھی کیونکہ وہاں تو نماز قضا کی جارہی ہے تو وجہ یہ ہے خدا ہی کا فیصلہ ہے: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ

کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

نتیجہ یہ نکلا کہ نبی کا کام خدا کا کام ہے۔ چند اور مثالیں ملاحظہ ہوں:

Marfat.com

حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے حضور علیہ السلام نے آواز دی جلدی سے نماز کو پورا کر کے حاضر ہوئے ارشاد فرمایا دیر کیوں ہوئی عرض کیا نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی :

یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَجِیْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاکُمْ

ترجمہ:

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب وہ تمہیں بلائیں۔

اس آیت پر غور کرو بلایا تو تھا رسول کریم نے لیکن خدا فرماتا ہے جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول بلائیں معلوم ہوا رسول کا بلانا خدا کا بلانا ہے۔

ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے حضرت براء بن عازب کو ایک انگوٹھی پہنائی اور فرمایا: اِلْبَسْ مَا کَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه‘

پہن لے جو تجھے اللہ اور اس کا رسول پہناتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول پاک کا پہنانا خدا کا پہنانا ہے۔

جب حدیبیہ کے مقام پر حضور علیہ السلام نے صحابہ سے بیعت کی تو خدا نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ

بے شک جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضور سے بیعت خدا سے بیعت ہے۔

Marfat.com

نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کی بارگاہ میں حضور علیہ السلام کو وہ مقام حاصل ہے کہ کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کو وہ مقام حاصل نہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْت" لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَک" مُقَرَّب" وَلَا نَبِی" مُرْسَل"۔

ترجمہ:

مجھے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں وہ وقت خاص میسر ہوتا ہے جس میں کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کو اجازت نہیں ہوتی۔

ے نبی سرور ہر رسول وولی ہے ☆ نبی راز دار مع اللہ لی ہے

ن: حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی آغوش میں حضور علیہ السلام نے سر اقدس رکھا اور خواب راحت میں جلوہ فرما ہو گئے اور کیفیت یہ تھی:

ے زمین پر عرش اعلیٰ کے نشان معلوم ہوتے تھے
علی کی گود میں دونوں جہان معلوم ہوتے تھے

ئے روحانیت کے جام سے مخمور بیٹھا تھا
چھپا کر آج پہلو میں خدا کا نور بیٹھا تھا

حضرت علی کے سامنے دو مسئلے آگئے ایک خدا کی عبادت اور دوسرا نبی کریم کی اطاعت اور ادب و احترام اگر کوئی آج کل کا خشک اور بے ادب ہوتا تو خیال کرتا کہ خدا کی عبادت جا رہی ہے کیوں نہ حضور کو جگا کر نماز پڑھ لوں مگر وہ تھے علی المرتضیٰ جن کا مسلک بقول علامہ اقبال یہ تھا کہ

Marfat.com

؎ در مصطفیٰ پہ جبیں جھکی تو ندا دی ہاتف غیب نے

تیرے وہ بھی سجدے ادا ہوئے جو قضا ہوئے تھے نماز میں

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھا اور جنبش تک نہ کی نماز قضا ہو گئی سورج غروب ہو گیا مگر نبی کریم کو جگایا نہیں لذت خواب آپ پر منقطع نہ ہوئی آپ کے آرام میں خلل اندازی مناسب نہ سمجھی اسے کہتے ہیں رسول خدا کی تعظیم و توقیر یہ ہے رسول کی بارگاہ کا ادب واحترام جو صحابہ کا طرۂ امتیاز تھا۔

و: طبرانی اوسط میں حدیث ہے کہ روزانہ صبح کے وقت

''ستر ہزار فرشتے''

سورج کو مشرق سے نکالتے ہیں یہ فرشتے پوری قوت و طاقت کے ساتھ نوری لگاموں سے کھینچ کر مغرب کی طرف لے جاتے ہیں اور جب سورج ڈوب رہا ہوتا ہے تو یہ

''ستر ہزار فرشتے''

اسے نیچے کی طرف کھینچ کر غروب کر دیتے ہیں جب نبی کریم نے انگلی کا اشارہ کیا اور غروب شدہ سورج اوپر آیا تو گویا ستر ہزار فرشتے بھی ساتھ آئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ستر ہزار فرشتوں کی طاقت ایک طرف اور امام الانبیاء کی انگلی کا اشارہ ایک طرف۔

Marfat.com

فصل سوم

"عدم تعظیم کا نتیجہ"

ایک دن حضرت جبریل امین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی یارسول اللہ آج میں نے ایک عجیب بات دیکھی ہے آپ نے فرمایا وہ کیا عرض کی میرا گزر کوہ قاف سے ہوا میں نے گریہ وزاری کی آواز سنی میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ ہے جو آسمان پر بڑی عظمت واحتشام کا مالک تھا وہ نور کے تخت پر جلوہ فرما ہوتا تھا اس کے اردگرد خدمت گزاری کے لئے

"ستر ہزار فرشتے"

موجود ہوتے تھے اس فرشتے کی ہر سانس سے اللہ ایک فرشتہ پیدا فرماتا تھا آج میں نے اسے شکستہ بال وپر کے ساتھ محزون مغموم اور آہ وبکا کرتے دیکھا میں نے اس سے اسکی وجہ پوچھی اس نے کہا میں معراج کی رات اپنے تخت پر بیٹھا تھا کہ امام الانبیاء کا گزر میرے قریب سے ہوا مجھ سے تعظیم وتوقیر میں تقصیر ہوگئی جس کی بنا پر اس سزا میں گرفتار ہوا۔ اوج افلاک سے فرش خاک پر ڈال دیا گیا

؎ حکم فرمایا نکل جائے فرشتے پر غرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور

Marfat.com

یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نا منظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے وہ مجھ سے دور ہے

پھر اس فرشتے نے کہا اے جبریل خدا کی بارگاہ میں میری سفارش کردو کہ خدا تعالیٰ مجھے معاف فرمادے یارسول اللہ میں نے خدا کی بارگاہ میں آہ وزاری سے اسکی سفارش کی خدا نے فرمایا اے جبریل اس فرشتے سے کہہ دو اگر وہ اپنی خطا اور لغزش کی بخشش چاہتا ہے تو محمد ﷺ پر درود شریف بھیجے اس سے اسے اسکا کھویا ہوا مقام مل جائے گا۔ یارسول اللہ اس نے آپ پر درود شریف پڑھا خدا تعالیٰ نے اس کے بال و پر درست فرمادئے اور وہ اڑ کر اپنے پہلے مقام پر پہنچ گیا اور خدا تعالیٰ نے اسے وہی اعزاز و اکرام عطا فرمادیا اس سے معلوم ہو گیا کہ رسول خدا پر درود شریف ذریعہ نجات اور رفعت درجات کا موجب ہے۔ ﴿مقدمہ معارج النبوت ص: ۱۰۴﴾

رسول خدا ﷺ کی تعظیم و توقیر جان ایمان ہے آپ کا احترام و اکرام نہ صرف انسانوں کے لئے ضروری ہے بلکہ فرشتوں کے لئے بھی اشد لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جبریل کے بارے میں علامہ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے: كَانَ جِبْرِيْلُ اِذَا اَتَى النَّبِىَّ ﷺ يَقِفُ عَلَى الْبَابِ ثُمَّ يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

ترجمہ:

جب جبریل حضور کی خدمت میں آتے تو دروازے پر کھڑے ہو کر

Marfat.com

اجازت مانگتے تھے۔

فصل چہارم

"دُلہا کی بارات"

معراج کی رات خدا تعالےٰ نے حکم دیا اے ہوا و رُک جاؤ اے دریاؤ اپنی روانی ختم کردو اے عذابات کے فرشتو تمام قبروں سے عذاب دور کردو اے فرشتو اور حورو سج دھج کے ساتھ دورویہ میرے محبوب کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور جبریل جنت میں جاؤ ایک صبا رفتار براق کا انتخاب کر کے میرے محبوب کی بارگاہ میں لے جاؤ۔

بے خدمت میں جبریل براق لائے ☆ خدا نے بھی کنزاً کے پردے اٹھائے خواب کے فرشتے کو حکم ہوا کہ تمام عالم پر نیند طاری کردو۔ چنانچہ اس نے تمام عالم کو محو خواب کردیا حکم ہوا اے میکائیل آج پیمانۂ رزق اپنے ہاتھ سے رکھدو رزق کی تقسیم بند کردو اے عزرائیل آج کسی کی روح قبض نہ کی جائے اے اسرافیل صور منہ سے ہٹادو اے جبریل ان فرشتوں کے علاوہ اپنے ساتھ

"ستر ہزار فرشتے"

لے کر میرے محبوب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو میرا سلام

Marfat.com

کہواور کہو کہ خدا آپکی ملاقات کا مشتاق ہے۔

حضرت جبریل امین حضور کو اپنے ساتھ حرم کعبہ میں لائے وہاں شق صدر ہوا پھر وہاں سے اس مقام پر جہاں میکائیل اور اسرافیل آپ کے منتظر تھے اور ہر ایک کے ساتھ

"ستر ہزار فرشتے"

تھے انہوں نے آپ کو دیکھ کر تعظیم و تکریم کی اور صلوۃ و سلام کے تحفے پیش کئے حضور نے بھی ان کے حالات کے مناسب ان پر کرم فرمایا اور فرشتوں نے آپ کو رضائے الٰہی کی خوش خبری دی۔

﴿معارج ص: ۱۲۵ / ۳﴾

فصل پنجم

"عشق رسول کی ایک ادا"

اعلحضرت عظیم البرکت قاطع بدعت حامئی سنت بحر زخار سحاب مدرار عالم باکردار علامہ ابن علامہ محقق ابن محقق مدقق ابن مدقق حضرت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ ۲۴ گھنٹے میں صرف ڈیڑھ گھنٹے آرام فرماتے تھے اور جب آرام فرماتے تو داہنی کروٹ اس طرح لیٹتے کہ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پائے مبارک سمیٹ لیتے کبھی کبھی

Marfat.com

خدام ہاتھ پاؤں دبانے بیٹھ جاتے اور عرض کرتے حضور دن بھر کا کام کرتے کرتے تھک گئے ہونگے ذرا پاؤں مبارک دراز فرمالیں درد نکال دیں اس کے جواب میں فرماتے پاؤں تو قبر کے اندر ہی پھیلیں گے ایک عرصہ تک آپ کی اس ہیئت پر آرام فرمانے کا مقصد معلوم نہ ہو سکا اور نہ آپ سے معلوم کرنے کی کوئی ہمت کر سکا۔ مدت کے بعد مولانا حامد رضا کے ذیل کے اشعار نے اس حقیقت سے پردہ اٹھادیا فرماتے ہیں:

نام خدا ہے ہاتھ میں نام نبی ہے ذات میں
مہر غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو
نام حبیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا
نام محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو

خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

ترجمہ:

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

انسانی صورت کو بہترین صورت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر انسان کی صورت میں لفظِ ''محمد'' ﷺ کی ہیئت موجود ہے اور وہ اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھنے اور پاؤں کو سمیٹ کر سونے سے سر میم کہنیاں ح کمر میم اور پاؤں دال گویا نام محمد کا نقشہ بن جاتا ہے۔ اعلیٰحضرت رات کو اسی طرح

Marfat.com

سوتے تھے اور اس طرح سونے سے فائدہ یہ ہے کہ

''ستر ہزار فرشتے''

اس نام مبارک کے گرد درود شریف پڑھتے ہیں اور اسکا ثواب اس طرح سونے والے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔﴿ص: ۸۶ مجدد اسلام﴾

فصل ششم

''امت مصطفیٰ محبوب اللہ ہے''

جب حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق اور جدائی کی مدت ختم ہوئی تو حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے خاندان کے ستر افراد کو لے کر جانب مصر روانہ ہوئے جب مصر ایک منزل رہ گیا تو آپ نے اپنے بیٹے یہودا کو بھیجا کہ جاؤ حضرت یوسف علیہ السلام کو اطلاع کر دو کہ ہم آگئے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پورے شہر مصر کو سجانے کا حکم دیا اور اپنی فوج کے ستر حصے کئے ہر دستے میں دو ہزار سوار تھے ان تمام دستوں کو لے کر شہر سے باہر اپنے والد گرامی کے استقبال کے لئے نکلے ۔حضرت یعقوب علیہ السلام ایک بلند ٹیلے پر چڑھ کر حضرت یوسف کی فوج کو دیکھنے لگے ایک ایک دستہ آپ کے سامنے سے گزرتا جاتا یہاں تک کہ آخر میں وہ دستہ آیا جس میں خود حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے جب

Marfat.com

حضرت یوسف علیہ السلام کی نگاہ والدِ محترم کے چہرہ انور پر پڑی تو آپ نے اپنے آپ کو سواری سے نیچے گرالیا اور مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے اور اپنے والد کے قدموں تک پہنچے حضرت یعقوب علیہ السلام بھی والہانہ انداز میں اپنے فرزندار جمند سے بغلگیر ہوئے۔ جبریل امین کے ساتھ اس وقت

"ستر ہزار فرشتے"

موجود تھے ان کے ساتھ ان دونوں مقدس ہستیوں کے سروں پر جنتی موتی نثار کیۓ رضوان جنت نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ جتنی ان دونوں باپ بیٹے میں باہمی محبت ہے کیا اتنی محبت کسی اور میں بھی ہوگی خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا قسم ہے مجھے اپنے جلال کی مجھے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے امتی سے اس سے ستر گنا زیادہ محبت اور دوستی ہوگی۔

جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر پہنچے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے اعزاز میں مصر کی جامع مسجد میں اہل مصر کا ایک عظیم اجتماع ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خطبہ بلیغہ ارشاد فرمایا اور نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجا پھر اہل مصر سے پوچھا تم کون ہو عرض کی ہم سب آپ کے غلام ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا یہ اللہ کے پیغمبر میرے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں یہ ان کے ساتھ میرے بھائی ہیں اور میں نے تم تمام غلاموں کو اپنے باپ کے صدقے میں

Marfat.com

آزاد کر دیا۔ اہل مصر خوش ہو گئے اور حضرت یعقوب کا مقام و مرتبہ حضرت یوسف کے نزدیک ان پر ظاہر ہو گیا اسی طرح جب قیامت کا دن ہو گا جبریل امین سرور کونین ﷺ کا دایاں ہاتھ پکڑیں گے اور حضرت میکائیل آپ کا بائیں ہاتھ پکڑیں گے اور آپ کو مقام محمود پر لے جائیں گے بعد ازاں خدا تعالےٰ ارشاد فرمائے گا اے اہل محشر تم کون ہو عرض کریں گے ہم تیرے بندے ہیں خدا تعالےٰ فرمائے گا میں نے مقام محمود پر فائز ہونے والے محبوب محمد ﷺ کی حرمت و عزت کی بدولت تم سب کو جہنم سے آزاد کیا اور جنت کے اعلیٰ درجات کا حقدار بنا دیا۔ ﴿ص : ۵۱ مقدمہ معارج النبوت﴾

رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین روز قبل جبریل امین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی اے محمد ﷺ خدا تعالےٰ نے مجھے آپ کے پاس آپکی عزت و اکرام کے لئے بھیجا ہے۔ خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے آپکی طبیعت کیسی ہے فرمایا اے جبریل میں آپنے آپ کو مغموم و مکروب پاتا ہوں۔ جبریل امین چلے گئے دوسرے دن پھر حاضر ہو کر وہی سوال کیا آپ نے بھی پہلے والا جواب دیا جب تیسرا روز ہوا تو جبریل ملک الموت کو لے کر حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ وہ فرشتہ بھی آیا جو زمین و آسمان کے درمیان ہوا میں رہتا ہے اس کا نام اسماعیل ہے اور

”ستر ہزار فرشتے“

Marfat.com

اس کے ماتحت ہیں اور اُن میں سے ہر ایک فرشتے کے ماتحت

''ستر ہزار فرشتے''

ہیں یہ سارے کے سارے فرشتے جبریل کی معیت میں حاضر ہوئے اور جبریل نے عرض کی اے محمد ﷺ خدا تعالےٰ نے مجھے آپ کے پاس آپکی عزت واکرام کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے آپ نے فرمایا میں اپنے آپ کو مغموم و مکروب پاتا ہوں عرض کی یارسول اللہ ملک الموت آپ سے اجازت مانگ رہے ہیں اور اس نے آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت مانگے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے اجازت دے دو۔ جبریل نے اجازت دے دی وہ آکر حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہو گیا عرض کی یا محمد ﷺ خدا تعالےٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں اگر آپ کا حکم ہو تو آپ کی روح قبض کروں اور اگر آپ پسند نہ فرمائیں تو روح قبض نہ کروں۔ حضور نے فرمایا اے ملک الموت کیا تو ایسا ہی کرے گا۔ عرض کی ہاں مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ آپ جو بھی حکم دیں میں اسکی اطاعت کروں اتنے میں جبریل امین نے عرض کی یارسول اللہ !اللہ تعالیٰ آپکی ملاقات کا مشتاق ہے حضور نے فرمایا اے ملک الموت اپنا کام سرانجام دو۔ اس وقت جبریل نے عرض کی یارسول زمین پر میرا یہ آخری پھیرا ہے۔ دنیا میں آنے

Marfat.com

کی غرض وغایت صرف اور صرف آپکی ذات اقدس تھی جب نبی کریم علیہ السلام نے وفات پائی تو ایک ایسے انسان کی تعزیت کی آواز سنائی دی جو دیکھنے میں نہ آتا تھا۔اس نے کہا: اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل نفس ذائقۃ الموت ہر مصیبت میں اللہ کے لئے تعزیت ہے۔﴿ص: ۱۲۸ / ۳ طبرانی کبیر﴾

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

ا: خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں جو مقام امام الانبیاء ﷺ کو حاصل ہے وہ کسی اور نبی اور رسول کو حاصل نہیں۔آپ کے اعزاز واکرام کے لئے خدا تعالےٰ نے ہزاروں فرشتے بھیجے جنہوں نے بڑے تزک واحتشام کے ساتھ آپ کی روح مقدسہ کو خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا۔

ب: یہ حضور علیہ السلام کا خاصہ ہے کہ ملک الموت نے روح مقدسہ قبض کرنے سے پہلے آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کی اور جب تک اجازت نہ ملی وہ اندر داخل نہیں ہوا نہ تو اس نے آپ سے پہلے کسی بڑے سے بڑے نبی رسول بادشاہ وزیر کبیر رئیس اور امیر سے اجازت طلب کی اور نہ ہی آپ کے بعد قیامت تک کسی سے اجازت مانگے گا اور خاصہ کی تعریف بھی یہی ہے کہ خاصه الشی مایوجد فیه ولا یوجد فی غیره یعنی جسکی خاصیت ہو اسی میں پائی جائے اس کے علاوہ کسی اور میں نہ پائی جائے۔

ج: ملک الموت نے آپکی روح قبض کرنے سے پہلے آپ کی مرضی

Marfat.com

معلوم کی کہ اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی روح قبض کی جائے تو میں یہ کام سرانجام دوں اور اگر نہ پسند ہو اور آپکی رضا اور مرضی نہ ہو تو روح قبض نہ کروں اس سے پتہ چلا کہ خدا تعالے نے ملک الموت کو ایسا ہی حکم دے کر بھیجا کیونکہ خدا فرماتا ہے: ویفعلون مایؤمرون فرشتے وہی کام کرتے ہیں جو ان کو حکم ہوتا ہے اور اس حکم دینے میں یہ راز اور حکمت مضمر تھی کہ

كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَامُحَمَّدُ ﷺ

ترجمہ:

سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محمد ﷺ میں تیری رضا کا طالب ہوں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

Marfat.com

باب الصحابہ

فصل اول

"حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

آپ کا نام عبداللہ کنیت ابو بکر لقب صدیق عتیق ہے۔ایک روایت کے مطابق سب سے اول ایمان لانے والے ہیں اس بات میں تو اختلاف ہے کہ حضرت صدیق اکبر پہلے ایمان لائے یا حضرت علی المرتضیٰ لیکن اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں کہ جب حضرت علی المرتضیٰ ایمان لائے تو وہ ابھی لڑکے تھے اور صدیق اکبر جب ایمان لائے تو آپ جوان تھے اور آپ نے ایمان لاتے ہی تبلیغ اسلام شروع فرمادی جس کے نتیجے میں حضرت عثمان غنی ، حضرت عثمان بن مظعون ، حضرت طلحہ ، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنھم اجمعین ایمان لائے۔

مختلف عالموں میں آپ کے مقامات اور آخر میں آپکی فضیلت کی بحث ملاحظہ ہو۔

"عالم انوار میں مقام صدیق"

جب خدا تعالےٰ نے ذات مصطفیٰ ﷺ کی تخلیق چاہی تو اللہ تعالےٰ

Marfat.com

نے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ قلب زمین سے مٹی لاؤ جبریل امین جنت الفردوس اور مقرب فرشتوں کے ساتھ زمین پر نازل ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی جگہ سے مٹی لی اور یہ مٹی سفید اور روشن تھی اس مٹی کو تسنیم کے پانی میں گوندھا گیا اور جنتی نہروں میں غوطہ دیا گیا حتی کہ وہ سفید موتی کی طرح ہوگئی اور اس سے نورانی شعاع بلند ہوئی فرشتوں نے اسے عرش و کرسی زمین و آسمان پہاڑوں اور سمندروں میں سیر کرائی تمام فرشتوں اور تمام مخلوق کو حضرت محمد ﷺ کی پہچان ہوگئی اور آپکی فضیلت سے آگاہ ہوگئے۔ اس سے پہلے کہ یہ ساری مخلوق حضرت آدم کی معرفت حاصل کرتی پھر جب اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو نور مصطفیٰ ﷺ انکی پشت میں رکھدیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی پشت سے پرندے کی طرح آواز سنتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ آواز کیسی ہے۔ خدا تعالے نے فرمایا یہ نور محمد ﷺ کی تسبیح ہے جس کو میں تیری پشت سے ظاہر کرونگا مجھ سے عہد کرو کہ تو اس کو پاک رحموں کی طرف منتقل کرے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس نور کو پاک مردوں کی پشتوں اور پاک عورتوں کے رحموں کی طرف منتقل کروں گا۔ نور محمد ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں چمکتا تھا اور فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے پیچھے قطار باندھ کر کھڑے ہو جاتے اور اس نور کی زیارت کرتے اور اس نور کے دیدار کے صلے میں سبحان اللہ کہتے

Marfat.com

جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ منظر دیکھا تو عرض کی یااللہ یہ فرشتے میرے پیچھے کیوں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا یہ اس نور محمد ﷺ کی زیارت کرتے ہیں جس کو میں تمہاری پشت سے ظاہر کروں گا عرض کی یااللہ مجھے اس نور کی زیارت کرادے خدا نے ان کو نور مصطفیٰ کی زیارت کرائی اور وہ آپ پر ایمان لائے اور آپ پر درود پڑھا اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا اور پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یااللہ یہ نور میرے سامنے کردے تاکہ فرشتے میرے سامنے آجائیں پیچھے نہ رہیں وہ نور آپ کی پیشانی میں آگیا اور آپکی پیشانی میں سورج کے دائرے کی طرح چمکتا تھا یا چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ اب فرشتے آپ کے سامنے آکر اس نور کی زیارت کرتے تھے اور اس دیدار کے صلے میں اللہ کی تسبیح پڑھتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یااللہ اس نور کو ایسی جگہ منتقل کردے جہاں سے میں اسے دیکھ سکوں۔ خدا تعالےٰ نے اس نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی انگشت شہادت میں منتقل فرمادیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اس نور کی زیارت کرتے تھے بعد ازاں حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اس نور کا کوئی باقی حصہ میری پشت میں رہ گیا ہے فرمایا ہاں اس کے صحابہ کا نور باقی رہ گیا ہے عرض کی انکا نور باقی انگلیوں میں منتقل فرمادے۔ خدا تعالےٰ نے صدیق اکبر کا نور درمیانی بڑی انگلی میں فاروق اعظم کا نور بڑی کے ساتھ والی انگلی میں عثمان غنی کا نور چھوٹی انگلی میں اور حیدر کرار کا نور انگوٹھے میں منتقل کر

Marfat.com

دیا۔جب تک حضرت آدم علیہ السلام جنت میں رہے یہ انوار انکی انگلیوں میں چمکتے رہے جب آپ زمین پر تشریف لے آئے اور اللہ تعالےٰ کے خلیفہ بنے تو یہ انوار آپکی پشت میں منتقل ہو گئے۔

﴿ص: ۲۲۵ / اجواہر البحار-ص: ۳۱ / ۲ المدخل﴾

"عالم ارواح میں مقام صدیق"

حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالےٰ نے اجساد میں دو ہزار سال پہلے انسانی ارواح کو پیدا فرمایا پھر ان روحوں کو حکم دیا کہ میری ﴿حضرت محمد ﷺ﴾ کی اطاعت کرو اور ان پر سلام بھیجو مردوں میں جس نے سب سے پہلے میری تصدیق کی اور مجھ پر ایمان لائی وہ روح ابوبکر صدیق تھی اور عورتوں میں سب سے پہلے مجھ پر ایمان لانے والی اور مجھ پر سلام بھیجنے والی روح عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی تھی۔﴿ص: ۱۷ / ۳ / امسند الفردوس﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے بارے میں سوال ہوا آپ نے فرمایا یہ دونوں قیامت کے دن محمد ﷺ کے ساتھ ان ستر آدمیوں کے وفد میں ہونگے جو اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عالم ارواح میں ان کو اللہ تعالےٰ سے مانگا مگر یہ دونوں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا کئے گئے۔﴿ص: ۱۰ / ۱۳ اکنز العمال﴾

Marfat.com

"عالم دنیا میں عنداللہ مقام صدیق"

حدیث نمبر ۱:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خدا کی قسم یاد فرمائی کہ

اُنزِلَ اِسمُ اَبی بَکرٍ مِنَ السَّمَآءِ الصِّدِّیق

ترجمہ:

آسمان سے ابو بکر کا نام صدیق نازل کیا گیا ہے۔

﴿۵۵ / اطبرانی کبیر﴾

حدیث نمبر ۲:

ایک روز رسول اللہ ﷺ صحابہ کی جماعت کے ساتھ ایک جگہ تشریف فرما تھے ان میں سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس چالیس غلام تھے ان میں سے میں نے بیس غلام رسول خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے آزاد کر دیئے حضور نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی اس وقت جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی اللہ سلام کے بعد فرماتا ہے اے رسول اکرم ﷺ ان بیس غلاموں کے جسم پر جتنے بال تھے انکی تعداد کے برابر تیری امت کے لوگوں کو ہم نے جہنم سے آزاد کر دیا اور اتنا ہی ثواب صدیق اکبر کو عطا فرمایا اور انکے اتنے درجے جنت میں بلند کر دیئے۔﴿ص: ۱۳۱ انیس الارواح﴾

Marfat.com

حدیث نمبر ۳:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ عزوجل یَکْرَہ فَوْقَ سَمَائِہٖ اَنْ یَخْطَأَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ۔

ترجمہ:

بے شک اللہ تعالٰی آسمانوں پر اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ صدیق اکبر سے کوئی خطا سرزد ہو۔

حدیث نمبر ۴:

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق غار میں نبی کریم کے ساتھ موجود تھے ان پر پیاس نے غلبہ کیا نبی کریم کی بارگاہ میں شکایت کی نبی کریم نے ان سے فرمایا غار کے دروازے پر چلے جاؤ وہاں سے پانی پی لو ابوبکر فرماتے ہیں میں وہاں گیا میں نے ایسا پانی پیا جو شہد سے زیادہ میٹھا دودھ سے زیادہ سفید اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا پھر میں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا حضور نے فرمایا پانی پی لیا عرض کی ہاں حضور نے فرمایا اے ابوبکر کیا تجھے بشارت دوں عرض کی ہاں یارسول اللہ فرمایا اللہ تعالٰی نے جنتی نہروں پر مؤکل فرشتے کو حکم دیا جنت الفردوس کی ایک نہر کا رخ غار کے دروازے کی طرف پھیر دو تاکہ صدیق اکبر پانی پی لیں۔ صدیق اکبر نے عرض کی یارسول اللہ خدا کی بارگاہ میں میرا اتنا عظیم مقام ہے نبی کریم نے فرمایا ہاں بلکہ اس سے بھی افضل مقام ہے۔

Marfat.com

پھر فرمایا: وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیّاً لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُبْغِضُكَ وَلَوْ كَانَ لَهٗ عَمَلُ سَبْعِیْنَ نَبِیّاً۔

﴿ص: ۹۵/ ۱ الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ﴾

ترجمہ:

قسم ہے اسکی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے تجھ سے بغض رکھنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا اس کے عمل اگرچہ ستر نبیوں کے برابر ہوں۔

حدیث نمبر ۵:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آتَانِیْ جِبْرِیْلُ علیہ السلام فَقَالَ یَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ تعالٰی اَمَرَكَ اَنْ تَسْتَشِیْرَكَ اَبَابَكْرٍ۔

﴿ص: ۱۴۳/ ۱ الریاض النضرہ﴾

ترجمہ:

جبریل امین میرے پاس آئے اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ابوبکر صدیق سے مشورہ کر لیا کرو۔

”آخرت میں عند اللہ مقام صدیق“

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

Marfat.com

نے دو چیزیں میں اللہ کے راستے میں خرچ کیں تو وہ جنت کے دروازے میں پکارا جائے گا اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے۔ جو نمازی ہے وہ باب الصلوٰۃ سے جو مجاہد ہے وہ باب الجہاد سے جو صدقہ دیتا ہے وہ باب الصدقہ سے جو روزہ دار ہے وہ باب الریان سے پکارا جائے گا۔ ابو بکر صدیق نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں کیا کوئی ایسا بھی ہے جو تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تو ان میں سے ہو گا۔ ﴿ص: ۲۰۸ / ۲ ترمذی شریف﴾

حدیث نمبر ۲:

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر صدیق اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَتَجَلّٰی لِلْخَلَائِقِ عَامَّۃً وَیَتَجَلّٰی لَکَ خَاصَّۃً۔ ﴿ص: ۱۴۶ / ۱ الریاض النضرہ۔ ص: ۳۸۸ / ۲ تاریخ بغداد﴾

ترجمہ:

بے شک اللہ تعالےٰ ﴿قیامت کے دن﴾ اپنی ساری مخلوق پر عام تجلی اور تجھ پر اپنی خاص تجلی ڈالے گا۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے آسمان پر ایک گھوڑا دیکھا جو کھڑا ہے اس پر زین کسی ہوئی ہے اسے لگام دی ہوئی ہے نہ وہ لید کرتا ہے نہ پیشاب نہ اس کو پسینہ

Marfat.com

• آتا ہے اس کا سر سرخ یاقوت کا ہے اور پاؤں سبز زبرجد کے بدن زرد عقیق کا اس کے پر بھی ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کن کے لئے ہے جبریل علیہ السلام نے عرض کی یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم سے محبت کرنے والوں کے لئے ہیں۔ اس پر سوار ہو کر وہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی زیارت کریں گے۔

﴿ص : ۲۴۲ / ۱۱ تاریخ بغداد﴾

حدیث نمبر ۴:

حضور ﷺ نے فرمایا جنت میں بلند درجوں والے اس طرح دیکھے جائیں گے جیسے تم افقِ آسمان میں چمکدار ستاروں کو دیکھتے ہو اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم ان بلند درجوں والوں میں سے ہونگے۔

﴿ص : ۲۶ / ۳ مسند امام احمد﴾

حدیث نمبر ۵:

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ابو بکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما تشریف لائے نبی کریم نے فرمایا: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الاَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ اِلاَّ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرسَلِيْنَ يَاعَلِيُّ لاَتُخبِرْهُمَا۔

﴿ص : ۵ / ۱۳ کنز العمال - ص : ۲۰۷ / ۲ ترمذی - ابن ماجہ﴾

ترجمہ:

نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام پختہ عمر کے جنتی لوگوں کے سردار

Marfat.com

ابو بکر و عمر ہونگے۔اے علی ان دونوں کو خبر نہ دینا۔

حدیث نمبر ۶:

ایک مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنا کل نقدی اثاثہ اسی ہزار دینار خدا کی راہ میں صرف کر دیا آپ کے پاس ایک کملی تھی اسے اوڑھ کر سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے حضرت صدیق اکبر سے پوچھا اے ابو بکر تم نے اپنے کل مال سے گھر کی ضروریات کے لئے بھی کچھ رکھا ہے؟ حضرت صدیق اکبر نے عرض کی اللہ اور اللہ کے رسول کا نام کافی ہے۔ پس اسی وقت حضرت جبریل امین کملی اوڑھے

"ستر ہزار فرشتے"

کمبل پوش اپنے ہمراہ لے کر رسول پاک ﷺ کے دربار اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ خدا تعالےٰ کا یہ فرمان ہے کہ آج حضرت ابو بکر نے اپنا کل مال ہمارے رستے میں خرچ کر دیا ہے لہٰذا انہیں ہمارا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ تم نے وہ کام کیا جس سے ہم راضی ہو گئے اب ہم بھی وہ کام کریں گے جس سے تم راضی ہو جاؤ اور اے محمد ﷺ آپ کو اور ہم تمام فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ ابو بکر کی موافقت اور مشابہت میں سب کے سب کملی اوڑھیں کہ کل بروز قیامت حضرت ابو بکر صدیق کملی پوش کے ساتھ سب کملی پوشوں کو ہم بخش دیں گے۔ ﴿انیس الارواح ص: ۳۹﴾

Marfat.com

فصل دوم

"حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ"

غزوہ احزاب میں جب مشرکین تیز آندھی کی تاب نہ لا کر بھاگ گئے تو ان کے طرفدار بنو قریظہ آکر اپنے قلعوں میں گھس گئے۔ نبی کریم علیہ السلام نے اپنے اصحاب کے ساتھ پچیس روز تک ان کو محاصرہ میں رکھا۔ انصار مدینہ کے قبیلہ اوس کے بنو قریظہ کے ساتھ ساتھ حلیفانہ تعلقات تھے اس لئے اوس نے رسول اللہ سے درخواست کی بنو قریظہ کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو بنو نضیر سے کیا گیا تھا۔ یعنی بنو قریظہ اپنے مال و متاع چھوڑ جائیں اور بیوی بچوں کو لے کر یہاں سے نکل جائیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ ان بنو قریظہ کے بارے میں جو فیصلہ تمہارے اپنے آدمی سعد بن معاذ کریں وہ تمہیں منظور ہو۔ انہوں نے کہا ہمیں منظور ہے۔ حضرت سعد بن معاذ غزوہ احزاب میں زخمی ہوئے تھے۔ ان کی شہ رگ پر ایک تیر لگا تھا۔ حضرت سعد بن معاذ نے اس وقت دعا مانگی تھی۔

اے اللہ! اگر تو نے قریش کی لڑائی باقی رکھی ہے تو مجھ کو بھی اس کے لئے باقی رکھ کیونکہ مجھ کو اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب اور پیاری نہیں کہ

Marfat.com

میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول کو ایذائیں پہنچائیں اور اس کو جھٹلایا اور اس کو حرم سے نکالا۔ اے اللہ! اگر تو نے ان کے اور ہمارے مابین لڑائی ختم کر دی ہے تو اس زخم کو میرے لئے شہادت کا ذریعہ بنا اور اس وقت تک مجھ کو موت نہ دے جب تک کہ بنو قریظہ کی ذلت اور رسوائی سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہو جائیں۔

حضرت سعد بن معاذ جب غزوہ خندق میں زخمی ہوئے تو رسول خدا نے ان کے لئے مسجد نبوی میں ایک خیمہ لگوادیا تھا تاکہ قریب سے انکی عیادت کر سکیں۔ حضور علیہ السلام نے ان کے بلانے کے لئے آدمی بھیجا آپ دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لائے جب رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: قُومُوا اِلٰی سَیِّدِکُم

اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

جب اتار کر بٹھادیئے گئے تو آپ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنا فیصلہ تیرے سپرد کیا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ نے کہا میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے والے مردوں کو قتل کر دیا جائے عورتوں اور بچوں کو کنیز اور غلام بنا لیا جائے اور ان کا تمام مال واسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ نبی کریم نے فرمایا اے سعد تو نے ان کے بارے میں وہ فیصلہ کیا ہے جو خدا نے ساتویں آسمان پر کیا ہے۔

بعد ازاں آپ کا زخم جاری ہو گیا جب ان پر نزع کا عالم طاری ہوا تو

Marfat.com

حضور علیہ السلام ان کے سرہانے کھڑے ہوئے اور ان کے سر کو اپنے زانو پر رکھا اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے اللہ سعد نے تیرے راستے میں بڑی تکالیف برداشت کی ہیں تیرے رسول کی تصدیق کی ہے الٰہی اسکی روح کو اپنے دوستوں کی روحوں کی طرح قبض کرنا جب سعد نے آپ کی آواز کو سنا تو اپنی آنکھیں کھولیں اور عرض کی السلام علیک یارسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہیں آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ بعد ازاں انکی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی آپ کے کس صحابی نے وفات پائی ہے کہ اسکی روح کے استقبال کے لئے تمام آسمانوں کے دروازے کھل گئے ہیں۔

جب ان کے جنازے کی چارپائی کو اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا سعد تو بڑے قوی اور عظیم الجثہ اور طویل القامت تھے لیکن ان کا جنازہ بڑا ہلکا ہے۔ پھر انہوں نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے بنو قریظہ کے متعلق درست فیصلہ دیا ہے۔ جب اس بات کا ذکر رسول خدا کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ اختیار میں میری جان ہے انکا جنازہ فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ صحابہ فرماتے ہیں جوں جوں انکی قبر کھودتے جاتے تھے قبر کی مٹی سے کستوری کی خوشبو آتی جاتی تھی یہاں تک کہ لحد تیار ہو گئی۔ ﴿ص : ۴۳۰ / ۳ طبقات ابن سعد - ص : ۲۴۴ / ۲ مدارج النبوت﴾

آپ کے جنازے پر

Marfat.com

"ستر ہزار فرشتے"

حاضر ہوئے اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ

اِهۡتَزَّ عَرۡشُ الرَّحۡمٰنِ لِمَوۡتِ سَعۡدِ بۡنِ مَعَاذٍ

یعنی حضرت سعد بن معاذ کی موت پر عرش الٰہی کانپ اٹھا۔

﴿مسلم شریف ص : ۲۹۴ / ۲﴾

جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی تو انکی والدہ آکر رونے لگیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا غمگین نہ ہو۔

فَاِنَّ ابۡنَكَ اَوَّلُ مَنۡ ضَحِكَ اللّٰهُ اِلَيۡهِ وَاهۡتَزَّلَهُ الۡعَرۡشُ۔

﴿ص : ۲۰۶ / ۳ المستدرک﴾

سب سے اول خدا تیرے بیٹے کی طرف دیکھ کر مسکرایا ہے اور اسکے لئے عرش جنبش میں آیا۔

اور جس کی طرف دیکھ کر خدا تعالےٰ اپنی شان کے لائق مسکرائے وہ بلا حساب جنتی ہوتا ہے۔ ﴿ص : ۲۱۹ / ۲ سنن سعید بن منصور﴾

جب حضرت سعد بن معاذ کو دفن کیا گیا تو صحابہ نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے چہرہ انور کی رنگت تبدیل ہو گئی ہے۔ نبی کریم نے تین مرتبہ تسبیح کہی صحابہ نے بھی تین مرتبہ تسبیح پڑھی پھر نبی کریم نے تکبیر کہی تو صحابہ نے آپکی طرف دیکھ کر تین مرتبہ تکبیر کہی۔ یہاں تک کہ انکی تکبیر

Marfat.com

سے جنت البقیع میں گونج پیدا ہوئی اس تسبیح و تکبیر کے بارے میں حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا فرمایا تمہارے ساتھی پر قبر تنگ ہو گئی تھی۔ خدا تعالے نے اسے کشادہ کر دیا اگر کوئی تنگیٔ قبر سے نجات پاتا تو سعد بن معاذ پا جاتا۔

﴿ص : ۴۳۲ / ۳ طبقات ابن سعد﴾

فصل سوم

"حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی"

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ تبوک کے میدان میں جبریل امین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی یا محمد ﷺ معاویہ بن معاویہ مزنی کا جنازہ تیار ہے ان پر نماز جنازہ پڑھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور جبریل امین

"ستر ہزار فرشتے"

لے کر نازل ہوئے انہوں نے پہاڑوں پر اپنا دایاں پر رکھا وہ جھک گئے بایاں پر زمین پر رکھا وہ بھی جھک گئی یہاں تک کہ رسول خدا نے مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ دیکھا۔ رسول خدا، جبریل اور فرشتوں نے نماز جنازہ پڑھی جب نبی کریم جنازہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے جبریل معاویہ بن معاویہ مزنی کو یہ مقام کیسے ملا عرض کی یہ کھڑے بیٹھے پیدل چلتے اور سواری پر ہر حال میں قل

Marfat.com

ھواللہ احد پڑھتے رہتے تھے۔ ﴿ص : ۵۲۰ / ۴ طبرانی اوسط﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میدان تبوک میں نبی کریم کے ساتھ موجود تھے کہ آفتاب بڑی تیز شعاعوں نور اور چمک کے ساتھ طلوع ہوا کہ اس سے پہلے اتنی تیز روشنی کے ساتھ کبھی طلوع نہ ہوا تھا۔ جبریل امین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آج سورج اتنی تیز روشنی سے طلوع ہوا ہے کہ پہلے کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ عرض کی اسکی وجہ یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی نے انتقال کیا ہے اور خدا نے انکی نماز جنازہ کے لئے

"ستر ہزار فرشتے"

بھیجے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا اسکی وجہ کیا ہے عرض کیا کثرت سے سورہ اخلاص کی تلاوت وہ رات دن چلتے پھرتے کھڑے بیٹھے قل ھواللہ احد پڑھتے رہتے تھے۔ یارسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں تاکہ آپ ان پر نماز جنازہ پڑھ لیں فرمایا ہاں پس حضور علیہ السلام نے ان پر نماز جنازہ پڑھی پھر لوٹ آئے۔

﴿ص : ۱۴ / ۵ البدایہ والنہایہ - ص : ۲۴۵ / ۵ دلائل النبوت﴾

﴿ص : ۵۰۹ / ۲ شعب الایمان﴾

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل امین آئے اور عرض کی یا رسول اللہ معاویہ بن معاویہ کا انتقال ہو گیا ہے کیا آپ اس پر نماز جنازہ پڑھنا پسند فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جبریل نے پر مارا درخت اور ٹیلے جھک گئے۔

فَصَلّٰی عَلَیْهِ صَفَّانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِیْ كُلِّ صَفٍّ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

ترجمہ:

آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں اور ہر صف میں

"ستر ہزار فرشتے"

تھے۔ نبی کریم نے پوچھا جبریل معاویہ بن معاویہ کو یہ مقام کیسے میسر ہوا۔ عرض کی قل شریف کی محبت کی وجہ سے وہ اس سورت اخلاص کو کھڑے بیٹھے آتے جاتے ہر حال میں پڑھتے تھے۔

﴿ص: ۲۴۶ / ۵ دلائل النبوت - ص: ۶۰۱ / ۱ کنز العمال﴾

قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں ان میں سے سب سے افضل سورت سورۂ اخلاص جس کی محبت بندۂ مومن کو جنت میں لے جاتی چنانچہ

Marfat.com

"فضائل سورۂ اخلاص"

حدیث نمبر ۱:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی مدینہ کی مسجد قبا میں امامت کراتا تھا۔ وہ ہر نماز میں فاتحہ کے بعد پہلے قل شریف پڑھتا تھا پھر ساتھ کوئی اور سورت ملاتا اس کے مقتدیوں نے اس سے اس بارے میں بات چیت کی اس نے کہا میں اس سورۂ اخلاص کو ترک نہ کرونگا تم چاہو تو میں تمہاری امامت کراؤں اور اگر نہ چاہو تو نہ کراؤں اور وہ آدمی ان سب سے افضل تھا اور وہ اس بات کو پسند نہ کرتے تھے کہ اس کے علاوہ کوئی اور امامت کرائے انہوں نے رسول کریم کی بارگاہ میں یہ بات پیش کی حضور نے اس امام کو بلا کر پوچھا تو نے اس سورت کو لازم کیوں کر لیا ہے اپنے ساتھیوں کی بات کیوں نہیں مانتا عرض کی یارسول اللہ مجھے اس سورت سے محبت ہے فرمایا: حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

اس سورۂ اخلاص کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

﴿ص : ۵۰۵ / ۲ شعب الایمان-بخاری شریف﴾

حدیث نمبر ۲:

حضرت جریر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو گھر میں داخل ہوتے وقت قل ھو اللہ احد پڑھ لے اس گھر

Marfat.com

اور ہمسایوں سے غربت دور ہو جائے گی۔﴿ص : ۲۵۰/ ۲۰ تفسیر قرطبی﴾

حدیث نمبر ۳:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے لئے عذاب الٰہی سے ڈرتا تھا یہاں تک کہ ایک روز حضرت جبریل امین علیہ السلام سورت اخلاص لائے اس وقت مجھے سکون حاصل ہوا۔

اس لئے کہ اس سورت میں خدا تعالےٰ کی صفت وثنا ہے پس جو شخص اس سورت کو پڑھا کرے اس کے لئے عرش عظیم سے ندا آتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور خدا تعالےٰ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا۔﴿ص : ۸۶ انیس الارواح﴾

حدیث نمبر ۴:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سوتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لے وہ قیامت کے دن امینوں میں سے اٹھایا جائے گا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ جنت میں داخل ہو گا۔﴿ص : ۴۷ انیس الارواح﴾

حدیث نمبر ۵:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرض وفات میں قل ھواللہ احد پڑھے گا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ قبر کے دبانے سے امن میں رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اس کو اٹھائیں گے اور پل صراط پار کرا کے داخل جنت کردیں گے۔﴿ص : ۲۱۳/ ۲ حلیۃ الاولیاء﴾

Marfat.com

حدیث نمبر ٦:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مومن کے نامہ اعمال میں یہ تین عمل ہونگے وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اور جنتی حور عین سے چاہیگا شادی ہو جائے گی جو اپنا قرض خفیہ ادا کردے گا اور اپنے قاتل کو معاف کردے گا اور ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے گا۔ حضرت ابوبکر نے کہا رسول اللہ اگر ان تینوں میں سے ایک عمل کیا ہو فرمایا تب بھی وہ جنتی ہے۔ ﴿ص : ۲۱٦ / ۴ طبرانی اوسط﴾

حدیث نمبر ۷:

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا جس نے دس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھا اس کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر ہو گیا اور جس نے بیس مرتبہ پڑھا اس کے لئے دو محل اور جس نے تین مرتبہ پڑھا اس کے لئے تین محل۔ فاروق اعظم نے عرض کی یا رسول اللہ اس طرح تو ہمارے بہت سے محل ہو جائیں گے فرمایا اللہ کے ہاں بہت وسعت ہے۔

﴿ص : ۲۴۹ / ۲۰ تفسیر قرطبی﴾

حدیث نمبر ۸:

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں تنگیٔ معاش کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا جب تو گھر میں داخل

Marfat.com

ہو تو سلام کر گھر میں خواہ کوئی ہو یا نہ ہو اور ایک مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھ اس آدمی نے اس پر عمل کیا خدا تعالے نے رزق کی اتنی فراوانی کر دی کہ ہمسایوں تک وہ رزق پہنچا۔﴿ص: ۲۵۰ / ۲۰ تفسیر قرطبیؒ﴾

حدیث نمبر ۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی دو سو مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے خدا تعالے اس کے دو سو سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔﴿ص: ۵۰۶ / ۲ شعب الایمان﴾

حدیث نمبر ۱۰:

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو آدمی بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ دائیں پہلو لیٹ کر سو مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے خدا تعالے قیامت کے دن فرمائے گا اے میرے بندے اپنے دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔﴿ص: ۲۴۹ / ۲۰ تفسیر قرطبیؒ۔ ص: ۵۰۸ / ۲ شعب الایمان﴾

حدیث نمبر ۱۱:

جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو کر چار رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے یعنی ان چار رکعتوں میں دو سو مرتبہ ہو گیا تو مرنے سے پہلے وہ اپنا جنتی مکان دیکھ لے گا۔
﴿ص: ۲۴۹ / ۲۰ تفسیر قرطبیؒ﴾

جو بندۂ مومن خدا کی توفیق سے ان گیارہ احادیث میں سے کسی ایک

Marfat.com

حدیث پر عمل کرے تو اس کتاب کے لکھنے والے احقر العباد فی الا قطار الجھانی محمد صدق ملتانی کے لئے دعائے مغفرت فرمادے۔

فصل چہارم

"حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ"

حضور نبی کریم علیہ السلام کے اہلبیت کے فضائل قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ انکی محبت عین محبت رسولِ خدا ہے ذریعہ نجات ہے خدا اور اس کے رسول کی رضا کے حصول کا موجب ہے امامین کریمین حضور کے بیٹے ہیں ان سے محبت کرنے والا خدا کا محبوب ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے :

حدیث نمبر ۱ :

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا :

حسن اور حسین دونوں میرے بیٹے ہیں جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھ کو محبوب رکھا اور جس نے مجھ کو محبوب رکھا اس نے اللہ کو محبوب رکھا اور جس نے اللہ کو محبوب رکھا اللہ نے اس کو داخلِ جنت کر دیا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا اور جس نے اللہ سے بغض رکھا اللہ

Marfat.com

نے اس کو جہنم میں داخل کر دیا۔ ﴿ص: ۱۶۶/ ۳ المستدرک-۵۰/ ۳ طبرانی کبیر﴾

حدیث نمبر ۲:

حضرت عقبہ عامر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما جنت کے دو گوشوارے ہیں اور وہ دونوں جنت میں معلق نہیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اہل جنت داخل جنت ہو جائیں گے تو جنت کہے گی یا اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے دو گوشواروں سے زینت دے گا۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تجھے حضرت حسن اور حضرت حسین سے زینت نہیں دی پھر جنت دُلہن جیسا ناز کرے گی۔ ﴿ص: ۵۹/ ۸ طبرانی اوسط﴾

﴿ص: ۴۳۴/ امسند الفردوس-ص: ۲۲۵/ اطبرانی اوسط﴾

حدیث نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَاىَ مِنَ الدُّنْيَا۔

﴿ص: ۲۷۵/ ۳ مشکوۃ﴾

ترجمہ:

بیشک امام حسن اور امام حسین میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ترجمہ:

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ ﴿ص: ۳۸۵ / ۲ مسند الفردوس- ص: ۲۷۵ / ۳ مشکوٰۃ﴾

حدیث نمبر ۵:

اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهَ النَّبِيَّ ﷺ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ۔

﴿ص: ۲۷۶ / ۳ مشکوٰۃ﴾

ترجمہ:

امام حسن سر سے لے کر سینے تک اور امام حسین سینے سے لے کر پاؤں تک رسول خدا ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے یعنی جب دونوں کو ایک ساتھ کھڑا کر دیا جاتا تو مکمل تصویر مصطفیٰ بن جاتی تھی۔

حدیث نمبر ۶:

حضرت مصعب بن عبد اللہ نے فرمایا امام حسین نے پچیس حج پیدل کئے اب سنئے پیدل حج کا کیا ثواب ہے۔ ﴿ص: ۱۱۵ / ۳ طبرانی کبیر﴾

حدیث نمبر ۷:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے مکہ سے پیدل حج کیا یہاں

Marfat.com

تک کہ واپس مکہ معظمہ آ گیا اسے ہر قدم کے بدلے سات سو نیکیاں ملیں گی اور ایک نیکی حرم کی نیکی کے برابر ہو گی اور حرم کی نیکی کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔﴿ص: ۸۷ / ۱۰ سنن کبریٰ﴾

حدیث نمبر ۸:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

ترجمہ:

جس کو کسی جنتی کو دیکھنا پسند ہو وہ حسین بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھ لے۔﴿ص: ۳۹۷ / ۳ مسند ابی یعلی﴾

حدیث نمبر ۹:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے امام حسین کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور امام حسین کے دونوں قدم حضور کے دونوں قدموں پر تھے۔ حضور نے فرمایا اے حسین اوپر چڑھو حضرت امام حسین چڑھتے گئے یہاں تک کہ امام حسین نے اپنے دونوں قدم حضور علیہ السلام کے سینے پر رکھ دیئے۔﴿ص: ۴۹ / ۳ طبرانی کبیر﴾

خدا نے حضور ﷺ کے سینے کا وصف یوں بیان فرمایا: الم نشرح

Marfat.com

لك صدرك ۔کیا ہم نے تیرا سینہ کشادہ نہ کر دیا اور اسکی تشریح میں بعض مفسرین نے لکھا ہے :اَلَمْ نُفَسِّحْ صَدْرَكَ حَتّٰی حَوٰی عَالَمِیِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ۔

ترجمہ:

ہم نے آپ کے سینے کو اتنا وسیع کر دیا کہ عالم غیب اور عالم شہادت کو محیط ہو گیا ہے۔

عالم غیب اور عالم شہادت کہاں سے کہاں تک ہے اس کے بارے میں اعلٰحضرت نے فرمایا ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں دنیا ہے۔ اسے عالم شہادت بھی کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضور علیہ السلام کا سینہ ساری کائنات علوی اور سفلی کو محیط ہے اور اس میں عرش و کرسی لوح و قلم دنیا اور آخرت سب آجاتے ہیں۔اسکی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: وما ارسلناك الا رحمة للعالمین اور دوسری جگہ فرمایا: ورحمتی وسعت کلی شئی جب حضور خدا کی رحمت اور رحمت ہر شے کو محیط تو ثابت ہوا کہ رحمۃ للعالمین ہر شے کو محیط ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تمام کائنات ارضی و سماوی حضور کے سینے کے گھیرے میں ہے۔

اب سنیئے کہ آپ کے سینے میں کیا ہے۔خدا فرماتا ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكوٰةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ۔

Marfat.com

ترجمہ:

اللہ تعالےٰ زمین و آسمان کو روشنی عطا فرمانے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال یوں ہے جیسے ایک طاق میں ایک بتی یا چراغ روشن کر کے رکھا ہوا ہے اور چراغ ایک ایسے شیشے میں ہے جو اپنی صفائی اور نظافت کی وجہ سے چمکتے ستارے کی مانند ہے۔

علماء نے لکھا ہے اللہ تو لیس کمثلہ شئی ہے اور یہاں فرمایا گیا ہے مثل نورہ لہٰذا یہاں نور ثانی سے مراد ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور مشکوٰۃ آپ کا سینہ زجاجہ قلب رسول اور مصباح سے مراد وہ نور نبوت ہے جو آپ کے قلب انور میں ودیعت کیا گیا ہے اور اس نور نے عالم شہادت اور عالم غیب کو منور کر رکھا ہے۔ عرش اعظم سے لے کر تحت الثریٰ تک ساری کائنات اس نور وحدت اور تجلیٰ ذات سے مستنیر ہے اور سارے انبیاء اور اولیاء نے انہیں کے نور سے بھیک وصول کی یہ چاند سورج اور ستارے انہی کی تجلیاتِ رخِ انور کا عکس پیش کر رہے ہیں۔

؎ لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

یہ جو مہر و ماہ پہ اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی استعارہ نور کا

وہ سینہ اقدس جس کی ضیاء پاشیاں ساری مخلوقات کو فیضیاب کر رہی

Marfat.com

ہیں وہ سینہ جس کے اندر علم ماکان ومایکون کا خزانہ پوشیدہ ہے وہ سینہ جو اسرار الٰہیہ کی بے مثال جگہ ہے اس سینے پر حضرت امام حسین کے قدم ہیں اور یہ قدم انہوں نے خود نہیں رکھے بلکہ نبی کریم علیہ السلام نے رکھے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگالیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عظمت و شرف کتنا بڑھ گیا ہوگا۔ آپ کا مرتبہ مقام اور رتبہ کس قدر بلند ہو گیا ہوگا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کعبہ کے سایے میں تشریف فرما تھے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے امام حسین کے بارے میں فرمایا: زمین و آسمان کے رہنے والوں کے لئے سب سے زیادہ محبوب امام حسین ہیں۔ ایک مرتبہ امام حسین ایک جنازہ کے ساتھ تھے ایک جگہ تھک کر بیٹھ گئے حضرت ابوہریرہ نے اپنے کپڑے سے ان کے پاؤں سے گرد و غبار صاف کیا حضرت امام حسین نے فرمایا ابوہریرہ یہ کیا کر رہے ہو عرض کی آپ کی جو قدر و منزلت میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو آپ کو اپنی گردنوں پر بٹھالیں۔

﴿ص: ۳۲۵ / ۴ ابن عساکر﴾

حضرت حمزہ بن زیات نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ یہ دونوں پیغمبر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر انور پر نماز پڑھ رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت جعفر بن محمد نے فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کی قبر پر

''ستر ہزار فرشتے''

اترے جو قیامت تک آپ کے لئے اشکباری کرتے رہیں گے۔

﴿ص: ۴۳۱ غنیۃ الطالبین﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی خدا نے اجازت سے سر فراز فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

''ستر ہزار فرشتے''

ساتھ لے کر آپکی قبر کی زیارت کی۔

﴿ص: ۱۳۶ / ا مسند الفردوس﴾

عین ممکن ہے کہ اس حدیث پر کسی دوست کے ذہن میں یہ اعتراض پیدا ہو کہ کہاں موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ اور کہاں امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کا زمانہ ہزاروں سال بعد میں بننے والی قبرِ حسین کی زیارت کی اجازت موسیٰ علیہ السلام پہلے کیسے مانگ رہے ہیں تو اس کے بارے میں گزارش ہے کہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے سامنے جھگڑا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل کرلیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا تم وہی ہو جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اپنی روح تمہارے اندر پھونکی ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا گیا پھر آپ نے اپنی لغزش کی بنا پر لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اپنی رسالت کا منصب دے کر برگزیدہ کیا اپنے کلام سے نوازا تھا اور تم کو تختیاں دی تھیں جن پر ہر چیز کا بیان تھا پھر تمہیں خدا نے سرگوشی کی عزت بخشی پس تم نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہوا پایا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تورات تمہارے پیدا ہونے سے چالیس سال پہلے لکھی گئی تھی۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا تم نے تورات میں یہ الفاظ بھی دیکھے تھے۔

وعَصٰی آدَمُ رَبَّہٗ حضرت آدم سے اپنے رب کی بارگاہ میں لغزش ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں حضرت آدم علیہ السلام نے کہا پھر تم مجھ کو ایسی بات پر کیوں ملامت کرتے ہو جو خدا نے میرے لئے لکھ دی تھی اور میرے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے لکھدیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

Marfat.com

غلبہ حاصل کر لیا۔

علماء کرام نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان دو جلیل القدر پیغمبروں کا یہ جھگڑا عالم ارواح میں ہوا اور یہ بھی ہو سکتا ہے دونوں کا جھگڑا عالم جسمانیات میں ہوا ہو اور خدا تعالےٰ نے دونوں کو عالم دنیا میں بھیج دیا ہو یا پھر حضرت آدم علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں پھر دنیا میں بھیجا ہو اور دنیا میں ان دونوں نفوس قدسیہ کی ملاقات ہوئی ہو جیسے کہ معراج کی رات بیت المقدس میں حضور ﷺ اور باقی انبیاء علیہم السلام کی ملاقات ہوئی کیونکہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

﴿ص : ۷ / ۱۴ / امرقاۃ﴾

لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبرِ امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت کی اجازت خدا سے مانگنا اور زیارت کی اجازت ملنا اور

"ستر ہزار فرشتوں"

کے ساتھ قبرِ امام حسین کی زیارت کرنا بھی ممکن ہے ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ عالم ارواح کا ہو یا پھر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کے بعد جب آپ کو قبر انور میں رکھ دیا گیا ہو تو خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا ہو اور انہوں نے آکر خدا سے امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی ہو اور خدا نے اپنے

Marfat.com

پیارے کلیم کو نہ صرف یہ کہ اجازت دی ہو بلکہ ساتھ

"ستر ہزار فرشتے"

بھیجے ہوں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شرف اور حضرت امام حسین کی عظمتِ شہادت کا اظہار ہو جائے۔

فصل پنجم

"حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ"

رسول اللہ ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں ان میں سے سب سے چھوٹی حضرت فاطمۃ الزہرا ہیں۔ نبی کریم آپ سے بہت محبت کرتے تھے چونکہ آپ آغوش نبوت کی پروردہ ہیں۔ اس لئے آپ پر رسول خدا کی فیضان صحبت کا اثر تھا اور آپ کے باطن کا تزکیہ ظاہری اور باطنی طہارت اسی صحبت کا اثر تھا آپ کے فضائل میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں جا کر رسول خدا ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور پھر آپکی خدمت میں آپکی اور اپنی مغفرت کی دعا درخواست کروں والد نے اجازت دی اور میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز آپ کے

Marfat.com

ساتھ ادا کی پھر نوافل پڑھے اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آپ نے میرے قدموں کی آواز سن کر فرمایا کیا تو حذیفہ ہے میں نے عرض کی ہاں فرمایا تجھے کیا حاجت ہے اللہ تجھے اور تیری والدہ کی مغفرت فرمادے یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے میرے پاس آکر مجھ کو سلام کرنے کی اجازت لی اور یہ مجھے بشارت دے رہا ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

﴿ص : ۱۵۱ / ۳ المستدرک۔ص : ۴۰۲ / ۲۲ طبرانی کبیر﴾

حدیث نمبر ۲:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو بیٹھنے اٹھنے چلنے پھرنے حسن خلق اور گفتگو میں حضور کے ساتھ حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ سے زیادہ مشابہ ہو۔ آپ فرماتی ہیں جب حضرت فاطمہ رسول خدا کے پاس تشریف لاتیں تو آپ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان کو چومتے اور اپنی جگہ پر پیار و محبت سے بٹھاتے اور جب حضور علیہ السلام انکے پاس تشریف لے جاتے تو آپ کھڑی ہو جاتیں اور آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور ادب واحترام سے اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ ﴿ص : ۱۶۰ / ۳ المستدرک﴾

Marfat.com

حدیث نمبر ۳:

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے پوچھا گیا کہ اے مومنوں کی ماں

اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَتْ فَاطِمَۃُ۔

﴿ص : ۴۰۳ / ۲۲ طبرانی کبیر﴾

ترجمہ:

سب لوگوں سے زیادہ رسول خدا کو کس سے محبت تھی فرمایا حضرت فاطمہ سے۔

حدیث نمبر ۴:

رسول خدا نے فرمایا جب خدا نے مجھے فاطمہ کا نکاح حضرت علی کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو جبریل نے کہا کہ خدا تعالےٰ نے ایک موتی کا باغ تیار کیا ہے جس کی اینٹ یاقوت کی اور گارا سونے کا ہے۔ اسکی چھتیں سبز زبرجد کی اور اس کی تمام طاقوں میں یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ اس باغ پر ایک وسیع بالاخانہ بنایا گیا ہے جس کی ایک اینٹ چاندی کی ایک سونے کی ایک یاقوت کی اور ایک زبرجد کی ہے۔ اس باغ میں بہت سے چشمے ہیں جو اس کے چاروں طرف اُبل رہے ہیں۔ اس کے ارد گرد نہریں جاری ہیں نہروں پر موتی کے قبے بنے ہوئے ہیں جو سونے کی تاروں سے بنے ہوئے ہیں۔ اس باغ کی زمین خالص زعفران کی ہے۔ ہر قبہ کے سو سو دروازے ہیں ہر دروازے پر دو حسین لڑکیاں اور دو درخت جھوم رہے ہیں۔ قبوں کے چاروں طرف آیۃ

Marfat.com

الکرسی لکھی ہوئی ہے۔ حضور نے جبریل سے پوچھا یہ باغ کس کے لئے ہے۔ کہا اسے خدا تعالےٰ نے حضرت علی و حضرت فاطمہ کے لئے تیار کیا ہے۔

﴿ص: ۴۰۷ / ۲۲ طبرانی کبیر﴾

حدیث نمبر۵:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ فَاطِمَۃَ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَحَرَّمَھَا اللّٰہُ وَذُرِّیَّتَھَا عَلَی النَّارِ۔

ترجمہ:

فاطمہ پاکدامن ہیں خدا تعالےٰ نے اسے اور اسکی اولاد کو جہنم پر حرام کر دیا۔ ﴿ص: ۱۵۲ / ۳ المستدرک۔ ص: ۴۰۶ ۲۲ طبرانی کبیر﴾

حدیث نمبر۶:

حضرت ثوبان فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ کے ہاں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا سیدہ نے اپنے گلے سے سونے کی ایک زنجیر اتاری اور حضور ﷺ کو دکھا کر عرض کی ابا جان یہ ابو حسن نے مجھ کو تحفہ دیا ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے فاطمہ کیا تجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ لوگ کہیں کہ فاطمہ کے ہاتھوں میں جہنم کی زنجیر ہے یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے حضرت فاطمہ نے اسی وقت اس زنجیر کو فروخت کر دیا جو قیمت وصول ہوئی اس سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا جب حضور علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے

Marfat.com

فاطمہ کو جہنم سے آزاد کر دیا۔﴿ص : ۱۵۲ / ۳ المستدرک﴾

حدیث نمبر ۷:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن عرش کے نیچے سے آواز آئے گی اے میدان حشر میں جمع ہونے والو اپنے سروں کو جھکالو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو فاطمہ بنت محمد ﷺ پل صراط کو پار کر رہی ہیں۔ آپ

"ستر ہزار حوروں"

کے ساتھ بجلی کی طرح پل صراط کو پار کرلیں گی۔﴿ص : ۱۰۵ / ۱۲ کنز العمال﴾

حدیث نمبر ۸:

حضرت ام ایمن فرماتی ہیں کہ رمضان شریف کا مہینہ تھا اور دوپہر کا وقت تھا نہایت شدت کی گرمی پڑ رہی تھی میں حضرت فاطمہ کے مکان پر حاضر ہوئی دروازہ بند تھا اور چکی کے چلنے کی آواز آرہی تھی میں نے دروازے کی روزن سے دیکھا کہ سیدہ تو چکی کے پاس زمین پر سوئی ہوئی ہیں اور چکی خود بخود چل رہی ہے اور پاس ہی حسنین کا گہوارہ بھی خود بخود چل رہا ہے یہ دیکھ کر میں نہایت متعجب ہوئی اور اسی وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا اس شدت کی گرمی میں فاطمہ روزہ سے ہیں۔ پروردگار عالم نے فاطمہ پر نیند طاری کر دی تاکہ اس کو گرمی کی شدت اور تشنگی محسوس نہ ہو اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ فاطمہ کے کام سرانجام

Marfat.com

دیں۔﴿ص :۶۷ اصواعق محرقہ﴾

وہ خاتون جناں معصوم حوریں باندیاں جنکی
ملک جنت سے آ کر پیستے تھے چکیاں جنکی

حدیث نمبر۹:

ایک دن رسول خدا مسکراتے ہوئے تشریف لائے عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا حضرت یہ خوشی کیسی ہے فرمایا ایک خوشخبری کی وجہ سے ہے جو ابھی میرے پروردگار کی طرف سے میرے چچازاد بھائی اور میری بیٹی فاطمہ کے بارے میں آئی ہے آج خدا تعالےٰ نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں دے دیا ہے اور اہل جنت کے داروغہ رضوان کو حکم فرمایا ہے کہ درخت طوبیٰ کو حرکت دے انہوں نے ایسا ہی کیا۔ درخت طوبیٰ میں اسکی حرکت سے میرے اہلبیت کے دوستوں کی تعداد کے برابر پتے لگ گئے اور اس کے نیچے سے نوری فرشتے پیدا ہو گئے۔

جس دن قیامت برپا ہو گی تو فرشتے مخلوق میں پھیل جائیں گے اور اہلبیت کا کوئی دوست باقی نہ رہے گا مگر اس کے ہاتھ میں شجر طوبیٰ کا ایک پتہ دے دیا جائے گا جس پر لکھا ہو گا کہ تو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے تو گویا میرا چچازاد بھائی اور میری بیٹی میری امت کے بہت سے مردوں اور عورتوں کو دوزخ سے آزد کرانے کا باعث ہیں۔

﴿ص :۱۰۳ الصواعق المحرقہ۔ص :۱۷۳ / ۲ نیۃ المونس﴾

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۰:

جب حضرت فاطمہ شادی کے بعد اپنے خاوند کے گھر بھیجی گئیں تو حضور علیہ السلام نے ان کو اپنے خچر شہبا پر سوار کیا اور حضرت سلمان فارسی کو حکم دیا کہ اس کی لگام پکڑیں اور خود حضور اسے ہنکاتے ہوئے تشریف لے گئے۔ ابھی یہ حضرات راستے ہی میں تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ سنائی دی دیکھا تو وہ حضرت جبریل امین تھے جو

"ستر ہزار فرشتے"

لے کر حاضر ہوئے تھے نبی کریم نے اس وقت آنے کی وجہ دریافت کی عرض کی ہم اس وقت اس لیے آئے ہیں کہ حضرت فاطمہ کو ان کے خاوند کے گھر رخصت کرنے میں شریک ہوں اس کے بعد جبریل اور میکائیل اور تمام فرشتوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ ﴿ص : ۷۷ ۳ خیر المونس﴾

حدیث نمبر ۱۱:

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جب حضرت فاطمہ کو رخصت کیا گیا تو حضور علیہ السلام آگے تھے جبریل دائیں اور میکائیل بائیں جانب اور

"ستر ہزار فرشتے"

پیچھے تھے اور یہ فرشتے صبح تک خدا تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے۔ ﴿ص : ۷ / ۵ تاریخ بغداد﴾

Marfat.com

فصل ششم

"حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالےٰ عنہا"

یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں ایمان کی دولت سے مشرف ہوئیں ہجرت کی سعادت بھی ان کو نصیب ہوئی یہ نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی المرتضیٰ کا انتقال ہوا تو نبی کریم علیہ السلام آ کران کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے اے فاطمہ بنت اسد آپ میری ماں کے بعد میری والدہ کے قائم مقام تھیں ﴿جب غسل دینے کے بعد کفن دینے کا موقع آیا﴾ نبی کریم ﷺ نے اپنا قمیص اتار کر دیا اور کفن کے ساتھ اس کو پہنایا گیا پھر آپ نے حضرت اسامہ ابو ایوب انصاری عمر بن خطاب اور غلام اسود کو بلا کر قبر کھودنے کے لئے اشارہ فرمایا ان حضرات نے قبر کھودی جب لحد بنانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے لحد تراش کر اسکی مٹی نکالی جب قبر تیار ہوگئی تو آپ اس میں اتر کر لیٹ گئے اور فرمایا اللہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے خود زندہ ہے اس پر موت نہیں آتی اے اللہ فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرمادے اس کو صحیح جواب سمجھادے اور اسکی قبر کو فراخ فرما

Marfat.com

دے میرے وسیلے سے اور سابق انبیاء کرام کے توسل سے تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے اور فاطمہ بنت اسد پر چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی پھر لحد میں خود نبی کریم اور حضرت عباس اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اتارا۔ ﴿ص : ۱۵۲ / اطبرانی اوسط۔ص : ۲۵۶ / ۹ مجمع الزوائد﴾

اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے

ا: حضرت علی المرتضٰی اور شیخین حضرات یعنی صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے درمیان تعلقات خوشگوار تھے ان میں کسی قسم کی منازعت ، مناقشت، مقاطعت اور مخاصمت نہ تھی اگر ان کے باہمی تعلقات ناگفتہ بہ ہوتے تو ایسے بہترین مراسم کے آثار وعلامات اور نشانات نظر نہ آتے۔ حضرت علی کی والدہ کی قبر کھودنے میں فاروق اعظم کا شریک ہونا اور ان کو لحد میں اتارنے کے لئے صدیق اکبر کا خود قبر میں اترنا یہ ایسی علامات ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے یہ نتیجہ نکالنا بڑا آسان ہے کہ دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے کام آتے تھے آپس میں خیر خواہی اور ہمدردی کا اظہار ان کے اخلاق عظیم کا ایک حصہ تھا۔ بعض دشمنان صحابہ اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے پیش نظر یہ دکھانے کی ناکام سعی کرتے ہیں کہ ان کے مابین فضا مکدر تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ امت مسلمہ کے افتراق اور انشقاق کا باعث ہیں۔ لوگوں کو ایسے کذاب قسم کے افراد کے دروغ بے فروغ پر توجہ نہیں دینی چاہیئے۔

ب: حضور علیہ السلام نے اپنا قمیض بطور کفن عنایت فرمایا اور یہ اس لئے

Marfat.com

کہ ان کو قبر میں نبی کریم کے اس تبرک سے فائدہ حاصل ہو چنانچہ حضور علیہ السلام سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنا قمیص اس لئے پہنایا کہ اس کی برکت سے وہ نار جہنم سے محفوظ رہے گی اور ایک روایت میں آیا کہ آپ نے فرمایا میرے اس قمیص کی وجہ سے اللہ اسے جنتی حلے عطا فرمائے گا۔

ج: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر میں لیٹے اور اسکی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس سے خدا تعالیٰ انکی قبر کو کشادہ فرمائے گا۔ علامہ نورالدین سمہودی نے لکھا ہے کہ پانچ خوش قسمت افراد ایسے ہیں جن کی قبور سے نبی کریم ﷺ کا جسد اقدس لگا ہے ان میں دو مرد ہیں حضرت عبداللہ مزنی اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک لڑکا جو پہلے خاوند سے تھا اور نبی کریم کی تربیت میں تھا۔ تین عورتیں ہیں ایک حضرت خدیجۃ الکبریٰ دوسری حضرت ام رومان والدہ حضرت عائشۃ الصدیقہ اور تیسری حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

د: نبی کریم ﷺ نے اپنے اور سابق انبیاء کے وسیلے سے حضرت فاطمہ بنت اسد کے لئے دعا مانگی اور یہ دعا یقیناً قبول ہوئی ہو گی معلوم ہوا کہ نبی کریم کے وسیلے سے دعا کرنا سنت مصطفیٰ ہے نبی کا وسیلہ خدا کی بارگاہ میں قبول ہے اور دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ حضور کے وسیلے سے دعا مانگنا یہ قصرِ انسانیت کی خشت اول خدا کے پہلے نبی اور خلیفہ بنی نوع انسان کے باپ حضرت آدم

Marfat.com

علیہ السلام کی سنت ہے اور لائق اولاد کا کام ہے کہ وہ اپنے نیک اور صالح باپ کے طریقے پر عمل کرتی ہے الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت نبی کے وسیلے کو مانتے ہیں اور نبی کے وسیلے سے دعا مانگتے ہیں کیونکہ ہم حضرت آدم علیہ السلام کی لائق اولاد ہیں اور منکرین وسیلہ نالائق اولاد ہیں۔

حضور علیہ نے فرمایا :اِنَّ جِبرِیُلَ علیه السلام اَخبَرَنِی عَنُ رَبِّی عزو جل اَنَّهَامِنُ اَهلِ الجَنَّةِ وَاَخبَرَنِی جِبرِیُلُ علیه السلام اَنَّ اللّٰه تَعَالٰے اَمَرَ سَبعِینَ اَلفاً مِنَ المَلائِکَةِ یُصَلُّونَ عَلَیهَا۔

﴿کنز العمال ۱۳ / ۵۳۵ : ص - المستدرک ۳ / ۱۰۸ : ص﴾

ترجمہ:

بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے میرے رب کی طرف سے خبر دی کہ فاطمہ بنت اسد جنتی ہیں اور جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے

”ستر ہزار فرشتوں“

کو حکم دیا کہ وہ فاطمہ بنت اسد کی نماز جنازہ پڑھیں۔

Marfat.com

باب الاولیاء

فصل اول

"خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ"

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آفتاب امت ہیں شمع دین وملت ہیں خیر التابعین ہیں اہل تصوف میں معظم ہیں مشائخ کرام میں آپ کا مرتبہ بڑا عظیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں موجود تھے لیکن دو وجہ سے محروم شربت دیدار رہے ایک وجہ وفورِ غلبۂ حال اور دوسری وجہ والدہ ماجدہ کے حقِ خدمت کی ادائیگی۔

آپ زندگی بھر مستور الحال رہے چنانچہ تاریخ دمشق الکبیر میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحن کعبہ میں موجود تھے کہ جبریل امین ایسی صورت میں نازل ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی اس صورت میں نازل نہ ہوئے تھے انہوں نے آ کر نبی کریم پر سلام پیش کیا حضور نے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کی یارسول اللہ اللہ تعالےٰ آپ کی امت میں ایک ایسا آدمی ظاہر فرمائے گا جس کو مرتبہ شفاعت پر فائز کیا جائے گا اور اسکی شفاعت قابل قبول ہوگی۔ اسکی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بھیڑوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگ

Marfat.com

داخل جنت ہونگے اگر آپ کی ملاقات اس سے ہو تو اپنی امت کے لئے شفاعت کرائیں حضور نے فرمایا اے میرے دوست جبریل اس کا نام اور صفت کیا ہے۔ عرض کی اسکا نام اویس ہے اور وہ یمن کے قبیلے مراد سے تعلق رکھتا ہے۔ ﴿ص :۱۷۱ / ۳ ابن عساکر﴾

حضور علیہ السلام کی حدیث ہے آپ نے فرمایا :

اَحَبُّ الاَوْلِیَاءِ اِلَی اللّٰہِ الاَتْقِیَاءِ الاَخْفِیَاءِ

ترجمہ:

اولیاء میں سے خدا کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو پرہیزگار اور پوشیدہ ہیں۔

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں تو یہ بات نہیں پائی جاتی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا یمن میں ایک شتربان ہے اویس نامی اس کے قدم بقدم چلو گے تو یہ مرتبہ حاصل کرلو گے۔ ﴿ص :۸۵ ذکر اویس﴾

حدیث قدسی ہے :اَوْلِیَاء تَحْتَ قَبَائِیْ وَلاَ یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ۔

﴿ص :۱۸ تذکرۃ الاولیاء﴾

ترجمہ:

خدا نے فرمایا میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں میرے سوا ان کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ

Marfat.com

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایسے برگزیدہ بندوں کو دوست رکھتا ہے جو مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ فرمایئے وہ کون ہیں آپ نے فرمایا وہ اویس قرنی ہے۔

﴿ص : ۸۵ ذکر اویس﴾

ابن عساکر نے ایک حدیث میں اس طرح ذکر کیا کہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیبِ خدا نے فرمایا بے شک اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جن کو وہ دوست رکھتا ہے وہ دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں اور انکے چہروں کا رنگ سیاہ اور انکے پیٹ دبے ہوتے ہیں کمر پتلی ہوتی ہے اور وہ ایسے بے پرواہ ہوتے ہیں اگر بادشاہ بھی ملے اور وہ ان سے ملاقات کی اجازت طلب کرے تو وہ اجازت نہ دیں اور اگر مالدار عورتیں نکاح کرنا چاہیں تو وہ نکاح نہ کریں اگر گم ہو جائیں تو ان کو کوئی تلاش نہ کرے اور اگر مر جائیں تو لوگ ان کے جنازے میں شریک نہ ہوں اور اگر ظاہر ہوں تو ان کو دیکھ کر کوئی خوش نہ ہوں اور اگر بیمار ہوں تو کوئی مزاج پرسی نہ کریں۔ صحابہ نے دریافت کیا وہ کون ہیں فرمایا وہ اویس قرنی ہے۔ ﴿ص : ۱۶۶ / ۳ ابن عساکر﴾

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرن میں ایک شخص اویس نامی رہتا ہے اسکی شفاعت سے قوم ربیعہ و مضر کی بکریوں کے بالوں کے برابر میری امت کے لوگ بخشے جائیں

Marfat.com

گے پھر روئے مبارک حضرت عمر و علی المرتضٰی کی طرف کر کے فرمایا تمہاری ان سے ملاقات ہوگی اسکا قد چھوٹا ہے اس کے سر کے بال لمبے ہو گئے ان کے پہلوئے چپ پر ایک درہم برابر سفید داغ ہے اور ایک داغ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہے جب تم اس سے ملو تو اسے ہمارا سلام کہنا اور کہنا کہ وہ ہماری امت کے لئے دعا کریں۔ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت عمر اور علی المرتضٰی رضی اللہ تعالےٰ عنہما مکہ معظمہ پہنچے تو آپ نے وہاں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے نجد کے لوگو کھڑے ہو جاؤ حکم سن کر تمام کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا تمہارے اندر کوئی قرن کا رہنے والا ہے لوگوں نے عرض کی حاضر ہے اور جو قرن کے لوگ تھے انہیں امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے ان سے پوچھا تمہارے اندر کوئی اویس نامی آدمی ہے عرض کی اویس ایک دیوانہ آدمی ہے جو آبادی میں نہیں رہتا کسی کے پاس نہیں بیٹھتا لوگوں کی غذا سے اسکی غذا بھی الگ ہے۔ خوشی اور غم اس کے نزدیک یکساں ہے جب لوگ ہنستے ہیں تو وہ روتا ہے اور جب لوگ روتے ہیں تو وہ ہنستا ہے۔ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی حضور جنگل میں اونٹوں کے پاس ملے گا۔

حضرت عمر اٹھے اور جنگل میں جا کر ان سے ملاقات کی دیکھا کہ اویس نماز میں مشغول ہیں۔ بیٹھ گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فاروق

Marfat.com

اعظم اور اسد اللہ نے انہیں سلام کیا اور ہاتھوں کی ہتھیلی پر نشان دیکھے پھر حضور کا سلام پہنچایا اور امت کے حق میں دعا کرنے کا حکم حضور سنایا تھوڑی دیر حضرت عمر اور علی المرتضیٰ حضرت اویس کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت اویس نے فرمایا آپ حضرات کو تکلیف ہوئی اچھا اب تشریف لے جائیں قیامت بہت نزدیک ہے اس جگہ ہمیں وہ دیدار ہو گا جس کے لئے بازگشت نہیں ہے میں اب قیامت کے راستے کے سامان میں مشغول ہوں۔

﴿ص : ۱۹۸ کشف المحجوب﴾

ایک مرتبہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں زمین پر خدا تعالےٰ کی ایسی عبادت کرونگا جیسے آسمان پر فرشتے عبادت کرتے ہیں جب رات آئی تو اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا آج کی رات قیام کی ہے پھر صبح تک قیام میں رہے دوسری رات فرمایا آج رات رکوع کی ہے یہ کہہ کر صبح تک رکوع کیا پھر جب تیسری رات آئی تو فرمایا آج کی رات سجدے کی رات ہے یہ کہہ کر آپ نے صبح تک سجدہ کیا۔﴿ص : ۱۷۵ / ۳ ابن عساکر﴾

بعض لوگوں نے کہا اے اویس آپ اتنی بڑی بڑی راتیں ایک ہی حالت میں گزار دیتے ہیں فرمایا راتیں بڑی بڑی کہاں ہیں اے کاش ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی تاکہ اسے میں ایک ہی سجدے میں گزار دیتا اور اس سجدے میں بہت زیادہ گریہ وزاری کرتا۔﴿ص :۴۹ سبع سنابل﴾

اب سنئے جو چھپ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور خلوت میں خدا کی

Marfat.com

یاد انکا سہارا ہوتی ہے ان کو کیا صلہ ملے گا۔ امام دیلمی نے مسند الفردوس میں ایک حدیث نقل فرمائی وہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالےٰ سبز پر عطا فرمائے گا عام لوگ حساب دے رہے ہونگے یہ ان پروں سے اڑ کر جنت کی دیواروں پر بیٹھ جائیں گے۔ رضوان جنت ان سے پوچھیں گے تم کون ہو وہ کہیں گے ہم اولادِ آدم ہیں۔ رضوان جنت ان سے دریافت کرے گا کیا تمہارا حساب ہو گیا وہ کہیں گے نہیں پوچھا جائے گا کیا تم نے پل صراط کو پار کر لیا وہ کہیں گے پل صراط کیا چیز ہے پھر ان سے کہا جائے تمہیں یہ مقام کیسے ملا وہ کہیں گے ہم خدا تعالےٰ کی عبادت خفیہ کرتے تھے پس اس نے ہمیں خفیہ جنت میں داخل کر دیا۔﴿ص : ۱۵۴ / ا مسند الفردوس﴾

حضرت ربیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت اویس کی تلاش میں نکلا جب ان کے پاس پہنچا وہ صبح کی نماز میں مشغول تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر تسبیح میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا اسی طرح دو نمازوں کے درمیان تسبیح پڑھتے اور وقت پر نماز ادا فرماتے یہاں تک کہ تین دن کامل گزر گئے نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا اور نہ ہی آرام کیا چوتھی رات میں نے دیکھا یونہی ذرا سی آنکھ لگ گئی مگر فوراً بیدار ہو کر مناجات کرنے لگے کہ خداوندا میں ایسی آنکھ سے جو زیادہ سوئے اور ایسے پیٹ سے جو زیادہ

Marfat.com

کھائے تیری پناہ مانگتا ہوں میں نے یہ حال دیکھ کر کہا میرے لئے اتنی بات ہی کافی ہے چنانچہ میں واپس آ گیا۔﴿ص : ۲۲ تذکرۃ الاولیاء﴾

بچے آپ کو دیوانہ سمجھ کر پتھر مارتے آپ ان کو فرماتے چھوٹے چھوٹے ڈھیلے مارو تاکہ خون نہ نکلے اور میرا وضو نہ ٹوٹ جائے میری طہارت زائل نہ ہو کیونکہ مجھے صرف نماز کا غم ہے بدن کا کوئی غم نہیں۔

﴿ص : ۲۳ تذکرۃ الاولیاء﴾

مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم شام کو روزانہ شہر سے باہر تشریف لے جاتے یمن کی طرف رخ انور کر کے قبائے انور کے بند کھول کر فرماتے: اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسُ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنُ میں یمن کی طرف سے نسیم رحمت آئی ہوئی پاتا ہوں۔ پھر آپ پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ایسا استغراق ہو جاتا کہ اپنا سر اقدس کسی صحابی کے زانو پر رکھ کر محو حق ہو جاتے۔﴿ص : ۸۱ ذکر اویس - ص : ۱۸ تذکرۃ الاولیاء﴾

رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن

”ستر ہزار فرشتے“

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شکل کے پیدا فرما کر ان کے درمیان حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بہشت میں داخل فرمائے گا تاکہ مخلوق ان کو نہ دیکھ سکے سوائے اس شخص کے جس کو اللہ تعالےٰ

Marfat.com

چاہے گا۔ ان کی زیارت کرے کیونکہ آپ نے دنیا میں محض اس لئے چھپ کر خدا کی عبادت کی کہ دنیا کا کوئی آدمی ان کو نیک نہ سمجھے اس لئے قیامت کے دن بھی اللہ ان کو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھے گا۔

﴿ تذکرۃ الاولیاء ص: ۱۸ - ذکر اویس ص: ۹۱ ﴾

فصل دوم

"شان ولایت"

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب ولی کی موت کا وقت آتا ہے تو خدا تعالےٰ حضرت ملک الموت سے فرماتا ہے میرے دوست کے پاس جا اسے میرے پاس لے آئیں نے اسے راحت اور تکلیف میں آزما کر دیکھ لیا ہے وہ ہر حال میں مجھ سے محبت کرنے والا ہے اسے میری بارگاہ میں لے آؤ میں اسے دنیاوی غموں اور پریشانیوں سے راحت دینا چاہتا ہوں ملک الموت پانچ سو فرشتوں کے ساتھ جاتا ہے ان کے پاس جنتی کفن اور خوشبو ہوتی ہے اور ان کے ساتھ پھولوں کی ایک شاخ ہوتی ہے جس کے بیس رنگ ہوتے ہیں اور ہر رنگ سے الگ الگ خوشبو آتی ہے اور ان کے ساتھ سفید ریشم ہوتا ہے اور اس میں کستوری کی خوشبو ہوتی ہے ملک الموت آکر ولی کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور تمام فرشتے

Marfat.com

اپنا ہاتھ اس وفات پانے والے کے کسی عضو پر رکھ دیتے ہیں اور وہ سفید ریشم اور کستوری اسکی ٹھوڑی کے نیچے رکھ دیتے ہیں اور اس ولی کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے وہ جنت میں کبھی اپنی بیویوں کو کبھی اپنے لباس کو اور کبھی جنتی پھولوں کو دیکھتا ہے اور اسے اس طرح بہلایا جاتا ہے جس طرح بچے کو بہلایا جاتا ہے اس کے گھر والوں کی طرف سے جبکہ وہ رو رہا ہوتا ہے اور اسکی جنتی بیویاں خوشی کا اظہار کرتی ہیں اور ملک الموت کہتا ہے اے پاکیزہ روح نکل آ بغیر کانٹوں والی بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانی کی طرف اور ملک الموت اس پر اس طرح لطف و کرم کرتا ہے جس طرح ماں بچے پر نظر کرم کرتی ہے کیونکہ وہ جان لیتا ہے کہ یہ روح خدا تعالیٰ کی بڑی محبوب ہے اور ملک الموت اس روح پر نرمی اس لئے کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ راضی ہو جائے اسکی روح کو ملک الموت اس طرح نکالتا ہے جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ جب روح جسم سے باہر آجاتی ہے تو فرشتے اس کے ارد گرد ہو کر اس طرح سلام کرتے ہیں تم پر سلام ہو اپنے عملوں کی بنا پر جنت میں داخل ہو جا جب ملک الموت روح کو قبض کرتا ہے تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تعالےٰ تجھے میری طرف سے بہتر بدلا دے تو مجھے اطاعتِ خدا کی طرف جلدی لے جاتا تھا اور اسکی نافرمانی سے بچاتا تھا۔ آج تجھے مبارک ہو میں نجات پا گئی اور تو بھی نجات پا گیا اور ایسا ہی کلام جسم روح سے کرتا ہے پھر زمین کا وہ حصہ اس وفات پانے والے ولی پر روتا ہے جس پر وہ

Marfat.com

خدا کی اطاعت کرتا رہا ہو اور آسمان کا وہ دروازہ بھی روتا ہے جس سے اس کا عمل آسمان پر چڑھتا تھا اور اس کا رزق نازل ہوتا تھا اور یہ رونے کا سلسلہ چالیس روز تک جاری رہتا ہے جب جسم سے روح نکل جاتی ہے تو پانچ سو فرشتے اس کے قریب کھڑے ہو جاتے ہیں جب لوگ غسل دیتے ہوئے اس وفات پانے والے کے پہلو کو بدلتے ہیں تو ان سے پہلے فرشتے اس کا پہلو بدلتے ہیں اور لوگوں سے پہلے فرشتے اسے کفن پہنا دیتے ہیں خوشبو لگا دیتے ہیں اور اس کے گھر کے دروازے سے لے کر قبر تک فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انکی دو قطاریں ہوتی ہیں اور استغفار سے اسکی روح کا استقبال کرتے ہیں اور اس موقع پر شیطان واویلا کرتا ہے اور اپنے لشکر سے کہتا ہے تمہاری خرابی ہو یہ آدمی تمہارے مکر سے کیسے رہائی پا گیا وہ کہتے ہیں کہ یہ گناہ سے محفوظ تھا جب ملک الموت اس کی روح کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتا ہے تو جبریل امین

"ستر ہزار فرشتے"

ساتھ لے کر اسکا استقبال کرتے ہیں ہر فرشتہ اس کو رب کی طرف بشارت دیتا ہے جب ملک الموت عرش تک پہنچ جاتا ہے تو روح اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ملک الموت سے فرماتا ہے اس میرے بندے کی روح کو لے جاؤ اور اس کو بغیر کانٹوں والی بیریوں اور تہ بہ تہ

Marfat.com

کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانی کی طرف رکھدو پھر جب اسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے دائیں طرف نماز بائیں طرف روزہ اور قرآن اور ذکر سر کی طرف سے آجاتا ہے اور نماز کے لئے پیدل مسجد کی طرف چلنا پاؤں کی طرف آجاتا ہے اور اسکا صبر قبر کے ایک کونے میں آجاتا ہے پھر عذاب اس میت کے قریب آتا ہے تو چاروں طرف کے اعمال اسے قریب نہیں آنے دیتے۔ خدا کی اطاعت کی بنا پر وہ ولی عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ عذاب قبر سے باہر نکل جاتا ہے اب صبر ان اعمال سے کہتا ہے تمہاری وجہ سے آگے نہیں بڑھا اگر تم عاجز ہو جاتے تو میں اس ولی کی مدد کرتا۔ اب میں پل صراط پر اس کے کام آؤں گا میزان پر کام آؤں گا۔ پھر اللہ تعالےٰ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے انکی آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں اور انکی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے اور انکے دانت سینگوں کی طرح ہوتے ہیں اور انکے سانس شعلے کی طرح ہوتے ہیں اور انکے بال کندھوں پر ہوتے ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان بڑا فاصلہ ہوتا ہے اور ان کے دلوں سے رحمت اور رأفت نکال دی جاتی ہے۔ صرف مومنوں پر مہربان ہوتے ہیں ان کو منکر نکیر کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتی ہے اگر تمام جن وانس مل کر بھی اسے اٹھانا چاہیں تو اٹھا نہ سکیں وہ آکر وفات پانے والے کو قبر میں بٹھاتے ہیں اور کفن اسکی کمر تک اتر جاتا ہے وہ پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے دین کیا اور نبی کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ

Marfat.com

ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اسلام میرا دین ہے اور محمد ﷺ میرا نبی ہے اور وہ خاتم النبین ہے وہ دونوں کہتے ہیں تو نے سچ کہا پھر وہ دونوں اسکی قبر کو آگے پیچھے دائیں بائیں سرہانے اور پاؤں کی طرف سے وسیع کر دیتے ہیں پھر کہتے ہیں اپنے اوپر دیکھو وہ دیکھتا ہے پس اس کو جنت نظر آتی ہے وہ کہتے ہیں اے اللہ کے ولی تو نے خدا کی اطاعت کی اس کی بنا پر یہ جنت تیرا ٹھکانہ بنی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کو اتنی خوشی ہوتی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں پھر کہا جاتا ہے اپنے نیچے دیکھو وہ دیکھتا ہے تو اسے دوزخ نظر آتی ہے وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اے اللہ کے ولی تو نے اس سے نجات پائی وہ پھر بہت خوش ہوتا ہے پھر اسکی قبر میں جنت کی طرف ستر دروازے کھول دئے جاتے ہیں جن سے اسکی قبر میں ہوا اور ٹھنڈک آتی رہتی ہے اور یہ راحت وہ حشر تک محسوس کرتا رہے گا۔

﴿ص: ۲۳ شرح الصدور﴾

Marfat.com

باب المساجد

فصل اول

"مسجد حرام"

مسجد حرام دنیا کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کے وسط میں کعبہ ہے اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس مسجد میں کعبہ پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حدیث نمبر ۱:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزانہ کعبہ پر ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس رحمتیں ان کے لئے جو کعبہ کا دیدار کرتے ہیں۔

﴿ص: ۱۶۶ / اشفاء الغرام - طبرانی کبیر﴾

حدیث نمبر ۲:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلنَّظَرُ اِلَى الْبَيْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الدَّائِمِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ ﴿ص: ۴۶۳ / ا تفسیر عزیزی﴾

Marfat.com

ترجمہ:

بیت اللہ کا دیدار ہمیشہ روزہ رکھنے قیام کرنے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی عبادت سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر۳:

مَنْ خَرَجَ یَؤُمُّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنْ حَاجٍ اَوْ مُعْتَمِرٍ کَانَ مَضْمُوْناً عَلَی اللّٰہِ عزوجل اِنْ قَبِضَہٗ اَنْ یُدْخِلَہٗ الْجَنَّۃَ وَاِنْ رَدَّہٗ اَنْ یَّرُدَّہٗ بِاَجْرٍ وَغَنِیْمَۃٍ۔ ﴿ص : ۱۲۶ / اشفاء الغرام﴾

ترجمہ:

حاجی یا عمرہ کرنے والا بیت اللہ کے ارادے سے جب نکلتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کا ضامن ہوتا ہے اگر اس کو وفات دے تو جنت میں داخل کردے اگر واپس کرے تو ثواب اور غنیمت سے واپس کرے۔

حدیث نمبر۴:

مَنْ نَظَرَ اِلَی الْکَعْبَۃِ اِیْمَاناً وَّ تَصْدِیْقاً خَرَجَ مِنَ الْخَطَایَاْ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہٗ اُمُّہٗ۔ ﴿ص ۱۸۳ / اشفاء الغرام﴾

ترجمہ:

جس نے ایمان اور تصدیق کی حالت میں کعبہ کا دیدار کیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اسکی ماں نے اسے جنا۔

Marfat.com

حدیث نمبر۵:

مَنْ نَظَرَ اِلَی الْکَعْبَةِ اِیماناً وَّ تَصْدِیقاً تَحاتَتْ عَنْهُ الَّذُنُوبُ کَما یَتحاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرَةِ۔ ﴿ص : ۱۸۳ / اشفاء الغرام﴾

ترجمہ:

جو ایمان اور تصدیق کی حالت میں کعبہ کا دیدار کرے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

حدیث نمبر۶:

مَنْ قَامَ عِنْدَ ظَهْرِ الْبَیْتِ فَدَعَا اُسْتَجِیبُ لَه‘ وَخَرَجَ مِنْ ذُنُوبِه کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّه‘۔ ﴿ص : ۱۹۶ / اشفاء الغرام﴾

ترجمہ:

جو کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر دعا کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔

حدیث نمبر۷:

مَنْ دَخَلَ الْبَیْتَ فَصَلَّی فِیهِ دَخَلَ فِیْ حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَیِّئَةٍ مَغْفُوراً لَّه‘۔ ﴿ص : ۱۵۸ / اشفاء الغرام﴾

ترجمہ:

جس نے کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھی وہ نیکی میں داخل ہو گیا اور

Marfat.com

جب نکلا تو اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

"کعبہ کی نشانیاں"

ا۔ پرندے اڑتے ہوئے جب کعبہ کے محاذ میں آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں اور کعبہ کی چھت پر وہی پرندہ گرتا ہے جو بیمار ہوتا ہے اور چھت پر گرنے سے شفایاب ہو جاتا ہے۔

ب۔ اگر کوئی چھوٹا بچہ بولنے میں رکاوٹ محسوس کرے اور اس کی زبان پر کعبہ کے دروازے کے قفل کی چابی لگائی جائے تو وہ جلدی بولنے لگ جاتا ہے۔

ج۔ جب سے کعبہ تعمیر ہوا کبھی بھی جن وانس اور ملائکہ کے طواف سے خالی نہ رہا۔

د۔ کعبہ ہمیشہ جابر بادشاہوں کی زیادتی اور تخریبی کاروائی سے محفوظ رہا اسی لئے اسے بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔

ن۔ کعبہ کے کمرے کی گنجائش سے زیادہ لوگ داخل ہو جائیں تو اس میں مزید گنجائش ہو جاتی ہے۔﴿ص : ۱۸۵ / اشفاء الغرام﴾

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ عرش کے دائیں طرف نور کی ایک نہر ہے اور وہ ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کی طرح ہے ہر روز جبریل امین صبح سحری کے وقت اس میں داخل

Marfat.com

ہو کر غسل کرتے ہیں اور انکی نورانیت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور حسن و جمال بڑھ جاتا ہے پھر نہر سے باہر آکر اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں تو ان کے پروں سے ہزاروں قطرات گرتے ہیں اور ہر قطرے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور ان فرشتوں میں سے

''ستر ہزار فرشتے''

بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں اور

''ستر ہزار فرشتے''

کعبہ پر نازل ہوتے ہیں اور جو ایک بار آتے ہیں ان کی دوبارہ باری نہیں آتی۔ ﴿ص : ۲۹۳ / ۵ تفسیر کبیر﴾

''کعبہ شریف''

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو فرشتے کعبہ کو دلہن کی طرح سجا کر میدان محشر میں لے جائیں گے۔ راستے میں نبی کریم کی قبر انور آئے گی کعبہ حضور کی قبر پر کھڑے ہو کر عرض کرے گا

اسلام علیک یا محمد ﷺ

اے محمد ﷺ آپ پر سلام ہو حضور علیہ السلام جواب دیں گے

Marfat.com

وعلیک السلام یا بیت اللہ

اے اللہ کے گھر تجھ پر بھی سلام ہو۔ یہ بتا میری امت نے تجھ سے کیا سلوک کیا اور تو ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ کعبہ عرض کرے گا اے محمد ﷺ تیری امت میں سے جو میری زیارت کے لئے آیا اسکی کفایت میں کروں گا یعنی میں اس کی شفاعت کروں گا۔ آپ اس سے بے فکر ہو جائیں اور جو میری زیارت کے لئے نہ آسکا آپ اسکی کفایت کریں اور اسکی شفاعت فرمائیں۔ ﴿ص : ۴۶۲ / ا تفسیر عزیزی﴾

جب قیامت برپا ہوگی تو کعبہ نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کے لئے خدا تعالےٰ سے اجازت طلب کرے گا رب العزت اسے اجازت دے گا۔ کعبہ آپ کی قبر شریف پر کھڑے ہو کر عرض کرے گا اے خدا کے معزز پیغمبر آپ تین فرقوں کے لئے شفاعت کا اہتمام نہ کریں کیونکہ انکی شفاعت میرے ذمے ہے ایک وہ لوگ جنہوں نے میرا طواف کیا دوسرے وہ لوگ جو میری زیارت کے لئے گھر سے نکلے اور مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ تیسرے وہ لوگ جنہوں نے مجھ تک پہنچنے کی خواہش کی لیکن حالات نے اجازات نہ دی۔

﴿ص : ۳۳۶ / اخیر المونس﴾

حضرت وھب بن منبہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو خدا تعالےٰ

Marfat.com

"ستر ہزار فرشتے"

کعبہ کے پاس بھیجے گا کہ اسے میدان محشر میں لے جاکر کھڑا کریں ان کے ہاتھوں میں سونے کی زنجیریں ہونگی جب یہ فرشتے کعبہ کے پاس آئیں گے تو ایک فرشتہ پکار کر کہے گا اے کعبۃ اللہ میدان حشر میں چل کعبہ کہے گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہوگا تب تک میں تل بھر یہاں سے نہ سرکوں گا۔ فرشتے کہیں گے تو اپنا سوال جناب الٰہی میں پیش کر کعبہ کہے گا الٰہی میری شفاعت میرے ان ایماندار پڑوسیوں کے بارے میں قبول فرما جو میرے ارد گرد مدفون ہیں۔ اس پر جناب الٰہی سے ارشاد ہوگا تیری یہ التجا قبول کی گئی اس کے بعد کہا جائے گا اے کعبۃ اللہ اب تو میدان محشر میں چل کعبہ کہے گا جب تک میری ایک اور تمنا پوری نہ ہوگی میں یہیں رہونگا۔ فرشتے کہیں گے اسے بھی بارگاہ الٰہی میں پیش فرما کعبہ کہے گا اے خدا جو دور دراز علاقوں سے میرے پاس آئے انکی بابت سوال کرتا ہوں کہ انہیں فزع اکبر سے بے خوف کردے اس وقت فرشتہ ندا کرے گا زائرین کعبہ الگ ہو جائیں وہ ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ خدا تعالےٰ ان سب کو کعبہ کے گرد اکٹھا کر دے گا ان سب کے چہرے نہایت تاباں اور درخشاں ہونگے اس کے بعد پھر کعبہ سے کہا جائے گا اے کعبۃ اللہ اب تو میدان محشر میں چل کعبہ کہے گا الٰہی میں حاضر ہوں فرشتے اسے سونے کی زنجیروں سے کھینچتے ہوئے میدان محشر میں

Marfat.com

لے جائیں گے۔ میدان قیامت میں سب سے پہلے جناب رسول خدا ﷺ قبر انور سے اٹھیں گے کعبہ کہے گا اے محمد ﷺ آپ صرف ان لوگوں کی شفاعت کریں جو میری زیارت کو نہیں آئے کیونکہ میرے زائرین میری شفاعت میں آگئے ہیں۔ ﴿ص : ۳۳۵ / اخیر المونس﴾

فصل دوم

"بیت المعمور"

علامہ محمود آلوسی بغدادی نے لکھا ہے کہ گویا خدا تعالےٰ نے فرمایا ہر مخلوق کا ایک قبلہ ہے مقربین کا قبلہ اللہ کا عرش ہے روحانیین کا قبلہ کرسی ہے کروبین کا قبلہ بیت المعمور ہے اور اے میرے محبوب تجھ سے پہلے انبیاء کا قبلہ بیت المقدس ہے تیرے جسم کا قبلہ کعبہ اور تیری روح کا قبلہ میں خالق کائنات و قبلتی انت اور میرا قبلہ اے محبوب تیری ذات ہے ﴿ص : ۱۱۵ / ۲ تفسیر روح المعانی﴾

راجح قول کے مطابق بیت المعمور چھٹے آسمان پر ہے۔ اس کی دیواریں سرخ یاقوت کی ہیں اور اس کے دروازے سبز زمرد کے ہیں۔ اس میں دس ہزار قندیلیں روشن ہیں جن کی روشنی آفتاب سے زیادہ چمکدار ہے۔ معراج کی رات جبریل امین رسول اللہ ﷺ کو بیت المعمور میں لے گئے اور عرض کی

Marfat.com

جس طرح آپ نے بیت المقدس میں تمام نبیوں کی امامت کرائی ہے۔ اسی طرح یہاں تمام فرشتوں کی امامت کرائیں پھر آپ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھائی اور ساتوں آسمان کے فرشتوں نے آپکی اقتداء میں نماز ادا کی اس کے بعد نبی مکرم نے دعا مانگی اے خدا میری امت کو بھی اس عبادت سے حصہ عطا فرما۔ آپکی دعا قبول ہوئی اور نماز جمعہ فرض کی گئی۔

جمعہ کے دن فرشتے بیت المعمور میں جمع ہوتے ہیں۔ حضرت جبریل اذان دیتے ہیں حضرت اسرافیل خطبہ پڑھتے ہیں میکائیل امامت کراتے ہیں اور تمام فرشتے انکی اقتداء کرتے ہیں۔ اس کے بعد جبریل امین کہتے ہیں کہ میں نے اذان کا ثواب حضور ﷺ کی امت کو بخش دیا ہے اور حضرت اسرافیل کہتے ہیں کہ میں نے خطبہ کا ثواب بخش دیا ہے اور حضرت میکائیل کہتے ہیں میں نے امامت کا ثواب بخش دیا اور سب فرشتے کہتے ہیں ہم نے اس نماز کا ثواب امت مصطفٰی کو بخش دیا۔ ﴿ریاض الازہار ص : ۲۲۰ / ص : ۸۱ / ۶ زرقانی﴾

بعض اہل شام نے حضرت امام زین العابدین سے بیت اللہ کے طواف کی ابتداء کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا بیت اللہ کے طواف کی ابتداء یوں ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کی اے اللہ کیا ہمارے علاوہ ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو فساد برپا کرے گا خون ریزی کا ارتکاب کرے گا حسد بغض اور بغاوت کرے گا اور ہم تیری تسبیح و تحمید بیان کرتے ہیں تیری تقدیس کرتے

Marfat.com

ہیں ہم تیری فرمانبرداری کرتے ہیں نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالے نے فرمایا: اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالاَ تَعْلَمُوْنَ۔ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرشتوں نے خیال کیا کہ انہوں نے خدا تعالے کے ارشاد کو رد کر دیا ہے اور وہ فرشتوں سے ناراض ہو گیا ہے۔ پس وہ عرش سے لٹک گئے اور سروں کو اوپر اٹھا کر انگلیوں سے اشارہ کر کے تضرع اور زاری کرنے لگے۔ اللہ کی ناراضگی سے ڈرتے ہوئے اور تین ساعت انہوں نے عرش کا طواف کیا خدا تعالے نے انکی طرف دیکھا ان پر رحمت نازل ہوئی اللہ تعالے نے عرش کے نیچے زبرجد کے چار ستونوں پر ایک گھر بنایا ان ستونوں پر سرخ یاقوت چڑھا دیا اس کا نام بیت الصراح رکھا پھر اللہ تعالے نے فرشتوں سے فرمایا اس گھر کا طواف کرو اور عرش کا طواف ترک کر دو فرشتوں نے اس گھر کا طواف کیا اور عرش کا طواف ترک کر دیا اور یہ ان پر آسان ہو گیا اور اسی کا نام بیت المعمور ہے جس کا ذکر خدا تعالے نے کیا ہے اور اس میں

"ستر ہزار فرشتے"

داخل ہوتے ہیں اور وہ کبھی دوبارہ نہیں لوٹتے پھر اللہ تعالے نے فرشتوں سے فرمایا ایک ایسا ہی گھر زمین پر بھی بناؤ اور خدا تعالے نے زمین کی مخلوق کو حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں جس طرح آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ ﴿ص: ۱۸۱ / اشفاء الغرام﴾

Marfat.com

ایک روایت میں یہ ہے کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر ہے اس میں

روزانہ

"ستر ہزار فرشتے"

داخل ہوتے ہیں جو حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے دعا مانگتے ہیں اور پھر قیامت تک دوبارہ بیت المعمور کی طرف واپس نہ آئیں گے۔

﴿ص : ۹۴ / ا مسلم شریف۔ص : ۲۸۴ / ا مسند الفردوس﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت المعمور آسمان میں ہے اس کو صُرّاح کہا جاتا ہے اور وہ بیت اللہ کی مثل ہے بالکل عین اس کے اوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرے تو کعبہ کے اوپر آکر گرے اور اس میں روزانہ

"ستر ہزار فرشتے"

داخل ہوتے ہیں پھر ان کو دوبارہ نہیں دیکھا جاتا اور بیت المعمور کی آسمان میں ویسی ہی عزت و حرمت ہے جیسی کہ زمین پر بیت اللہ کی اور بیت اللہ میں روزانہ

"ستر ہزار فرشتے"

داخل ہوتے ہیں۔﴿ص : ۳۲۹ / ۱۱ طبرانی کبیر﴾

Marfat.com

فصل سوم

"مسجد اقصیٰ"

یہ دنیا کی دوسری مسجد ہے جو مسجد حرام کے چالیس سال بعد تعمیر ہوئی۔ چنانچہ حضرت ابوذر غفاری نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ زمین پر تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کون سی ہے فرمایا مسجد حرام عرض کی اس کے بعد کونسی ہے فرمایا مسجد اقصیٰ عرض کی ان دونوں کا درمیانی عرصہ کتنا ہے فرمایا چالیس سال مسجد حرام کے معمار حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور مسجد اقصیٰ جس کا دوسرا نام بیت المقدس ہے کے بانی حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں اور اسکی تجدید حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی حالانکہ اسکی تعمیر ثانی کا حکمِ خداوندی حضرت داؤد علیہ السلام کے نام تھا لیکن یہ حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منتقل ہوا اور اسکی وجہ صاحب طبقات نے یہ لکھی ہے کہ جب مسجد نبوی فاروق اعظم کے دور میں مسلمانوں کے لئے تنگ ہوگئی تو آپ نے اردگرد کے مکانات خرید کر مسجد میں توسیع کردی۔ حضرت عباس اور ازواج مطہرات کے مکانات رہنے دیئے پھر آپ نے حضرت عباس سے کہا کہ مسجد مسلمانوں پر تنگ ہوگئی ہے میں نے اردگرد کے مکانات خرید کر توسیع کردی ہے اب آپ کا مکان اور ازواج مطہرات کے حجرے باقی رہ گئے

Marfat.com

ہیں جہاں تک ازواج مطہرات کے حجروں کا تعلق ہے ان کو تو میں کچھ نہیں کر سکتا آپ اپنا مکان میرے ہاتھ فروخت کر دیں تاکہ مسجد میں مزید وسعت ہو جائے۔ حضرت عباس نے انکار کر دیا۔ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا میں آپ پر تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے ایک قبول فرمالیں یا تو آپ اس مکان کو میرے ہاتھ فروخت کر دیں یا جہاں آپ چاہیں مدینہ طیبہ میں میں آپ کو بیت المال کے خرچے سے مکان تعمیر کرا دیتا ہوں اور آپ اس مکان میں منتقل ہو جائیں اور یہ مکان مسجد کو دے دیں یا آپ اپنا یہ مکان مسجد کے لئے صدقہ کر دیں تاکہ ہم مسجد میں توسیع کر دیں۔ حضرت عباس نے فرمایا مجھے ان تین باتوں میں سے کوئی منظور نہیں۔ فاروق اعظم نے فرمایا آپ جس کو چاہیں میرے اور اپنے درمیان منصف بنالیں۔ حضرت عباس نے فرمایا ابی بن کعب ٹھیک ہیں۔ حضرت فاروق اعظم اور حضرت عباس دونوں حضرت ابی بن کعب کے پاس گئے اور اپنا قصہ بیان کیا انہوں نے کہا اگر تم دونوں چاہو تو میں تمہیں نبی کریم کی ایک حدیث بیان کروں جو میں نے خود نبی کریم سے سنی ہے۔ دونوں نے کہا ہاں سناؤ حضرت ابی بن کعب نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی میرے لئے ایک گھر بناؤ جس میں میرا ذکر کیا جائے آپ نے ایک جگہ پسند فرمائی وہاں ایک آدمی کا مکان تھا اس سے خریدنا چاہا تو اس نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے دل میں

Marfat.com

خیال کیا کہ اس آدمی سے یہ مکان زبردستی لے لیں اللہ تعالےٰ نے پھر آپ پر وحی کی کہ اے داؤد میں نے تمہیں اپنے لئے ایک گھر بنانے کو کہا جس میں میرا ذکر ہو اور تو اس میں زمین چھین کر شامل کرنا چاہتا ہے اب اس لغزش کی پاداش میں ہم یہ حکم تعمیر واپس لیتے ہیں عرض کی یااللہ یہ حکم میری اولاد کی طرف منتقل ہو جائے فرمایا تیری اولاد اس گھر کو تعمیر کرے گی۔ حضرت عمر حضرت ابی بن کعب کا دامن پکڑ کا آپ کو مسجد نبوی میں تمام حاضرین کے سامنے لائے۔ ان اصحاب رسول میں حضرت ابوذر بھی موجود تھے آپ نے فرمایا اے حاضرین کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم سے یہ حدیث سنی ہو کہ خدا تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت ابوذر غفاری اور چند دیگر احباب نے کہا ہاں ہم نے یہ حدیث نبی کریم سے سنی تھی۔ ابی بن کعب نے کہا اے عمر کیا آپ مجھے حدیث رسول کے بارے میں تہمت لگاتے ہیں یعنی کیا آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ میں نے حقیقت بیان نہیں کی فرمایا ایسی بات نہیں بلکہ میں نے چاہا کہ حضور علیہ السلام کی یہ حدیث عوام الناس تک پہنچ جائے پھر آپ نے فرمایا اے عباس جاؤ اب آپ سے کوئی مطالبہ نہ کیا جائے گا۔ حضرت عباس نے فرمایا جب آپ نے یہ کام کیا ہے تو چلئے میں اپنا مکان مسجد کو دیتا ہوں تاکہ مسجد میں وسعت ہو جائے پھر فاروق اعظم نے ان کے لئے بیت المال کے مال سے ایک مکان تعمیر کرا دیا۔ ﴿ص :۲۱ / ۴ طبقات کبریٰ﴾

Marfat.com

معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت کرائی اس وقت انبیاء کرام کی سات صفیں تھیں تین رسولوں کی اور چار نبیوں کی صفیں اور فرشتوں نے بھی نبیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کی اور اس میں حکمت یہ تھی کہ رسول خدا ﷺ کا امام الکل ہونا ثابت ہو جائے۔

﴿ص : ۱۲ / ۱۵ تفسیر روح المعانی﴾

مسجد اقصیٰ کے ستونوں میں ایک ستون نے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ میں نے تیرے ہر نبی کی زیارت کی ہے اب میں تیرے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی زیارت کا مشتاق ہوں مجھے انکی ملاقات سے مشرف فرمادے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی دعا کو قبول فرمایا اور حضور علیہ السلام مسجد اقصیٰ تشریف لائے۔ ﴿ص : ۱۲ / ۱۵ روح المعانی﴾

مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قبلہ بنا رہا ہے۔ ہمارے نبی کریم نے بھی مکی زندگی میں بیت المقدس کو قبلہ بنایا لیکن اس طرح کہ کعبۃ اللہ کو بھی سامنے لے لیتے مدینہ میں تشریف لائے تو ایک سال ساڑھے پانچ مہینے بیت المقدس ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی کیونکہ بیت اللہ اور بیت المقدس کا اجتماع ممکن نہ تھا بعد ازاں آپ کی خواہش اور رضا کے پیش نظر آپ کا قبلہ تبدیل ہو کر کعبہ مقرر ہوا۔

مسجد اقصیٰ میں ایک پتھر ہے جس کو صخرۂ بیت المقدس کہا جاتا

Marfat.com

ہے یہ ہوا میں معلق ہے اللہ تعالے نے اس کو ہوا میں بغیر کسی ستون کے معلق کیا ہوا ہے جس طرح آسمان بغیر ستون کے موجود ہے اس پتھر مین ہمارے نبی کریم علیہ السلام کے پاؤں مبارک کا نشان موجود ہے یہ جنتی پتھر ہے اور قدرت خداوندی کے عجائبات میں سے ہے۔ حضور نے مسجد اقصیٰ سے جب سفر معراج کی ابتداء کی تو اس پتھر پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے۔﴿ص: ۳۹۰ / اشرح شفا شریف﴾

دنیا کے تمام پانیوں کا منبع اور مخزن اس پتھر کے نیچے ہے۔

﴿/۱۱/ ۱۵ تفسیر روح المعانی﴾

معراج کی رات بیت المقدس میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَامِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ۔

ترجمہ:

اے نبی آپ ان رسولوں سے دریافت کرلیں جن کو میں نے آپ کے آنے سے پہلے رسول بناکر بھیجا ہے کہ ہم نے رحمٰن کے سوا کبھی بتوں کی عبادت کا حکم دیا ہے۔

حضرت جبریل امین نے حضرت میکائیل سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے انبیاء کرام سے یہ مسئلہ پوچھا تھا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ کا یقین بہت کامل تھا اور آپ کا ایمان بہت محکم تھا یہی وجہ

Marfat.com

ہے کہ آپ کو پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی یعنی حق الیقین والے کو علم الیقین والے کی کیا حاجت ہے۔

حدیث:

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول پاک نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ بِبَيْتِ الْمَقْدَسِ اَوْحَوْلَهَا بِاثْنَى عَشَرَ مِيلاً كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قُبِضَ مِنْ سَمَاءِ الدُّنْيَا۔

﴿ص: ۳۰۵ / ۲ تفسیر حسینی۔ص: ۲۷۵ / ۲ مسند الفردوس﴾

ترجمہ:

جو بیت المقدس یا اس کے گرد بارہ میل تک فوت ہو وہ ایسا ہے جیسے اس کی روح آسمان دنیا سے قبض کی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر فرمائی تو خدا تعالیٰ سے تین سوالات کئے پہلا یہ کہ میرا فیصلہ خدا تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ سوال پورا کر دیا۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو یہ سوال بھی خدا نے پورا فرمادیا اور تیسرا سوال یہ تھا کہ جو بھی مسجد اقصیٰ میں نماز کی نیت سے آئے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ جب خدا تعالیٰ نے پہلی دو دعائیں قبول فرمالیں تو اس کے کرم سے امید

Marfat.com

واثق ہے کہ تیسری بھی اس نے قبول فرمائی ہوگی یہ کتنا بڑا شرف اور مقام ہے جو اللہ تعالےٰ اس مسجد میں نماز ادا کرنے والے کو عطا فرماتا ہے۔

﴿ص : ۱۰۱ ابن ماجہ / ص : نسائی شریف﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو ایک نماز کا ثواب ہوتا ہے خاندان، قبیلے یعنی محلے کی مسجد میں نماز پڑھے تو پچیس نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھے تو پانچ سو نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھے تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور اگر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھے تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز کے بدلے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہوتا ہے۔﴿ص : ۱۰۲ ابن ماجہ﴾

آسمان دنیا میں اللہ تعالےٰ نے ایک دروازہ بنایا ہے جو کھلا رہتا ہے اس دروازے سے روزانہ

”ستر ہزار فرشتے“

نازل ہوتے ہیں جو ان لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو بیت المقدس میں نماز پڑھتے ہیں۔﴿ص : ۱۲ / ۵ اروح المعانی﴾

Marfat.com

فصل چہارم

”مسجد نبوی و مزار پر انوار“

چند احادیث جو زیارت قبر شریف و مرقد منیف کی مؤید ہیں پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر ۱:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

ترجمہ:

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔ ﴿ص: ۱۳۳۶ / ۴ وفاء الوفا﴾

﴿ص: ۲۹۸ جذب القلوب - ص: ۳۹۷ الدرۃ الثمینہ فی تاریخ المدینہ﴾

حدیث نمبر ۲:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

ترجمہ:

جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ ﴿ص: ۲۹۸ جذب القلوب - ص: ۱۳۳۹ / ۴ وفاء الوفا﴾

Marfat.com

حدیث نمبر۳:

مَنْ جَآءَ نِیْ زَائِراً لَاتَحِمُلُه' حَاجَةٌ اِلاَّ زِیَارَتِیْ کَانَ حَقّاً عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَه' شَفِعاً یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

ترجمہ:

جو خالص میری زیارت کو آئے اور اسے سوائے اس کام کے دوسری کوئی حاجت نہ ہو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکا شفیع بنوں۔

﴿ص: ۲۹۹ جذب القلوب - ص: ۳۹۷ الدرة الثمینة﴾

﴿ص: ۱۳۴۰ / ۴ وفاء الووفا﴾

حدیث نمبر۴:

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

ترجمہ:

جس نے حج کیا پس میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد گویا اس نے میری زندگانی میں زیارت کی۔ ﴿ص: ۱۳۴۰ وفاء الوفا﴾

﴿ص: ۲۲۳ / ۴ طبرانی اوسط - ص: ۲۹۹ جذب القلوب﴾

حدیث نمبر۵:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَه' شَفِیْعاً وَّشَهِیْداً۔

ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

﴿ص: ۳۰۰ جذب القلوب﴾

Marfat.com

حدیث نمبر۶:

مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّۃَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَہٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ۔

ترجمہ:

جس نے مکہ کا حج کیا پھر قصد کیا میری زیارت کا میری مسجد میں اس کے واسطے دو حج مبرور لکھے جاتے ہیں۔ ﴿ص : ۲۵۲ / ۳ مسند الفردوس﴾ ﴿۳۰۱: جذب القلوب۔ص : ۱۳۴۷ وفاء الوفا﴾

عبدی مالکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا:

اَلْمَشْیُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لِزِیَارَۃِ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ اَفْضَلُ مِنَ الْکَعْبَۃِ۔

ترجمہ:

قبر انور کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرنا ﴿زیارت﴾ کعبہ سے افضل ہے۔ ﴿ص : ۱۴۵ مدینۃ الرسول﴾

ان احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے فضائل بیان ہوئے ہیں خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو آپکی مسجد میں حاضر ہو کر آپ کی قبر کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اگرچہ نبی کریم کی شفاعت تمام مومنوں کے لئے ہے لیکن زائر مرقد منور کے لئے شفاعت واجب ہے۔ زائر قبر شریف ایک خاص فضیلت اور سعادت سے ممتاز ہے جو دوسروں کو حاصل نہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر ٦ میں حضور نے قصدنی فرمایا جس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ حاضری کی جان یہ ہے کہ غلام آقا کا قصد اور ارادہ کر کے گھر سے چلے باقی تمام کام اس ارادہ کی برکت سے سرانجام ہو جائیں گے۔

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا ☆ پوچھا اگر کسی نے کہ نہضت کدھر کی ہے
ان کے طفیل رب نے حج بھی کرا دیئے ☆ اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل ☆ روشن انہیں کے نور سے پتلی حجر کی ہے

حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول خدا ﷺ کا ذکر ہوا حضرت کعب نے کہا کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں آفتاب طلوع ہوتا ہو اور

"ستر ہزار فرشتے"

آسمان سے نہ اترتے ہوں یعنی روزانہ صبح کے وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی قبر کو گھیر لیتے ہیں اور قبر کے انوار سے برکت حاصل کرتے ہیں اپنے بازو قبر پر پھیلاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے اور آجاتے ہیں اور صبح تک یہی کرتے ہیں

Marfat.com

اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا جبکہ قیامت کے دن قبر کھلے گی اور آپ قبر سے باہر تشریف لائیں گے اور جب خدا کی بارگاہ میں جائیں گے تو

"ستر ہزار فرشتے"

آپ کے ساتھ ہونگے۔﴿ص: ۲۱۷ / ۳ مشکوٰۃ۔ص : ۳۵ / ادارمی﴾

فصل پنجم

"مسجدوں میں روشنی کرنا"

مسجدوں میں روشنی کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔روشنی مساجد کی زیب وزینت کا سبب ہے بلکہ مساجد میں روشنی مساجد کی آبادی کا ایک حصہ ہے کسی مسجد میں شب قدر شب برأت یا ختم قرآن کے دن چراغاں کرنا ایمان کی علامت ہے۔ مساجد میں روشنی سے متعلقہ چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا :

اَوَّلُ مَنْ اَسْرَجَ فِی الْمَسَاجِدِ تَمِیْمُ الدَّارِیُ۔﴿ص : ۵۵ ابن ماجہ﴾

ترجمہ:

جس نے پہلے مسجدوں میں چراغ جلائے وہ تمیم داری صحابی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فِی الاِسْلَامِ فَلَه‘

Marfat.com

اجرُھا وَاجرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ۔

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد جو بھی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملے گا۔

اس حدیث کی رو سے قیامت تک جتنے لوگ مسجدوں میں روشنی کریں گے ان سب کے برابر حضرت تمیم داری کو اجر و ثواب ہو گا۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو اسحاق ہمدانی سے روایت ہے

قَالَ خَرَجَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِی طَالِبٍ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ وَالْقَنَادِیْلُ تَزْھَرُوَ کِتَابُ اللّٰہِ تُتْلٰی فَقَالَ نَوَّرَ اللّٰہُ لَکَ یَاابْنَ الْخَطَّابِ فِیْ قَبْرِکَ کَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِالْقُرْآنِ۔ ﴿ص: ۴۱۰ / ۸ کنز العمال﴾

ترجمہ:

فرماتے ہیں کہ رمضان کی پہلی شب کو حضرت علی المرتضٰی تشریف لائے مسجد نبوی میں قندیلیں جگمگا رہی تھیں اور قرآن کی تلاوت ہو رہی تھی تو آپ نے فرمایا اے عمر ابن خطاب اللہ تعالےٰ تمہاری قبر روشن کرے جیسے تم نے اللہ کی مسجدوں کو قرآن کی تلاوت کے وقت روشن کر دیا۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک

Marfat.com

دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ عشاء کے وقت مسجد پہنچے دیکھا کہ روشنی کا انتظام ہے لوگ جمع ہو کر تراویح میں مشغول ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہے۔اس عجیب منظر کو دیکھ کر حضرت علی نے حضرت عمر کے حق میں فرمایا نَوَّرَ اللّٰهُ عَلٰی عُمَرَ قَبْرَہٗ كَمَا نَوَّرَ عَلَيْنَا مَسَاجِدَنَا۔

﴿ص : ۲۸۰ الریاض النضرہ﴾

حدیث نمبر۴:

حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے

قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْتِنَا فِیْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِئْتُوْهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ وَكَانَتِ الْبِلَادُ اِذْذَاكَ حَرْباً فَاِنْ لَمْ تَاتُوْهُ وَتُصَلُّوْا فِيْهِ فَابْعَثُوْا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِیْ قَنَادِيْلِهٖ۔﴿ص : ۷۲ / ابوداؤد﴾

ترجمہ:

انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ہمیں مسجد بیت المقدس شریف کے متعلق حکم دیں تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد میں جاؤ اور وہاں نماز پڑھو اس زمانے میں شہروں میں جنگ تھی فرمایا کہ اگر تم وہاں تک نہ پہنچ سکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو وہاں تیل بھیج دو کہ وہاں کی قندیلوں میں جلایا جائے۔

اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسئلے ثابت ہوئے۔

ا۔ بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کر کے جانا سنت ہے معراج کی رات حضور نے وہاں تمام انبیاء کو نماز پڑھائی۔

Marfat.com

ب۔ بیت المقدس کی مسجد میں بہت سی قندیلیں روشن کی جاتی تھیں جیسا کہ قنادیل جمع فرمانے سے معلوم ہوا۔

ج۔ مسجد میں روشنی کرنا وہاں نماز پڑھنے کی طرح ہے یعنی اعلیٰ درجہ کی عبادت اور ثواب کا باعث ہے۔

د۔ مسجد میں چراغاں کرنے کے لئے دور سے تیل بھیجنا سنت صحابہ ہے۔

حدیث نمبر۵:

مَنْ اَسْرَجَ فِیْ مَسْجِدٍ مِّنْ مَّسَاجِدِ اللّٰهِ تَعَالٰے فِیْ رَمَضَانَ كَانَ لَهٗ نُورٌ فِیْ قَبْرِهٖ وَكُتِبَ لَهٗ ثَوَابُ الْمُصَلِّیْنَ فِیْ ذَالِكَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَلَهٗ حَمَلَةُ الْعَرْشِ مَادَامَ ذَالِكَ الْمَسْجِدِ۔

﴿ص : ۷ درۃ الناصحین﴾

ترجمہ:

جس نے رمضان میں اللہ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد میں چراغ روشن کر دیا اسکی قبر میں نور ہوگا اور اس مسجد میں جتنے لوگ نماز پڑھیں گے سب کے برابر اسے ثواب ہوگا اور فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور جب تک وہ مسجد قائم ہے عرش اٹھانے والے فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے

ا۔ مسجد میں روشنی کرنے سے قبر روشن ہو جاتی ہے۔

ب۔ مسجد کے تمام نمازیوں کے برابر روشنی کرنے والے کو ثواب ہوتا ہے۔

Marfat.com

ج۔ فرشتے مسجد میں روشنی کرنے والے کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

د۔ جب تک اس مسجد کا وجود باقی ہے عرش اٹھانے والے فرشتے مسجد میں روشنی کرنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

حدیث نمبر۶:

حضرت ہارون علیہ السلام کے دو لڑکے مسجد کی خدمت کرتے تھے اور آسمان سے آگ آتی اس سے مسجد کی قندیلیں روشن کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آسمانی آگ اپنے وقت پر نہ آئی تو ان دونوں نے دنیا کی آگ سے قندیلیں روشن کرلیں۔ آسمانی آگ آئی تو اس نے ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ حضرت ہارون آگ جھانے لگے تو حضرت موسیٰ نے منع کیا اور فرمایا یہ اللہ کا حکم ہے اس کی مخالفت نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی میرے ولیوں سے جو میرے حکم کی مخالفت کرے اس کا یہ انجام ہے جو میرے دشمنوں سے میرے حکم کی مخالفت کرے اس کا انجام خود سوچ لو۔ ﴿ص: ۱۴/۱۶ کنز العمال﴾

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی مسجدوں میں روشنی کی جاتی تھی۔

حدیث نمبر۷:

حضرت امام ابوالحسن شاذلی فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سوگیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ میں وسط حرم میں ایک تخت

Marfat.com

پچھا یا گیا اور فوج در فوج مخلوق کا اژدھام ہونا شروع ہوا میں نے دریافت کیا یہ کیسا اجتماع ہے معلوم ہوا کہ تمام رسل اور انبیاء علیھم السلام حضور سید عالم کی خدمت اقدس میں منصور حلاج کی سوءادبی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہو رہے ہیں۔ میں نے جو تخت دیکھا تو اس پر ہمارے نبی کریم تنہا جلوہ فرما ہیں اور تمام انبیاء مثل حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت نوح علیھم السلام سب زمین پر بیٹھے ہیں میں وہاں ٹھہر گیا اور ان مقدس حضرات کی باتیں سننے لگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی کریم سے عرض کیا حضور آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔ آپ ان میں سے کسی عالم سے ملاقات تو کرائیں۔ حضور نے امام غزالی کی طرف اشارہ فرمایا حضرت موسیٰ نے اُن سے ایک سوال کیا امام غزالی نے اس کے دس جوابات دیۓ حضرت موسیٰ نے فرمایا جواب سوال کے مطابق ہونا چاہیئے۔ ایک سوال کا ایک جواب دینا تھا۔ آپ نے دس جوابات کیوں دیۓ امام غزالی نے عرض کیا حضور اللہ تعالےٰ نے آپ سے ایک ہی سوال کیا تھا۔ وما تلك بيمينك ياموسىٰ۔ اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ آپ نے اس کے کئی جوابات دے دیئے کہ یہ میری لکڑی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس کے علاوہ اور کام بھی میرے اس سے سرانجام پاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کے سوال کا ایک جواب کافی تھا کہ یہ

Marfat.com

میری لکڑی ہے۔

امام شاذلی فرماتے ہیں یہ منظر دیکھ کر کہ حضور تنہا تخت پر جلوہ افروز ہیں اور تمام اولوالعزم رسول مثل حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیھم السلام فرش زمین پر بیٹھے ہیں کتنی بڑی جلالتِ محمدی کا مظاہرہ ہے میں اسی سوچ وبچار میں لگا ہوا تھا اور خواب میں اپنے دل میں حضور کی قدرومنزلت پر حیران تھا کہ ناگہاں کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا میں نے جو اسے دیکھا تو وہ مسجد اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت مسجد اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا اس نے مجھے کہا کیا تعجب کرتا ہے یہ سب حضور کے نور سے پیدا ہوئے ہیں یہ سن کر مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوئی تو اس وقت مجھے افاقہ ہوا میں نے اس منتظم مسجد اقصیٰ کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔

﴿ص : ۵۷ / ۵ تفسیر روح البیان﴾

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ زمانہ قدیم سے مسجدوں میں روشنی کی جاتی رہی ہے یہ فضول خرچی نہیں بلکہ نمازیوں کی سہولت کے لئے ضروری ہے اور مساجد کی آبادی کے من جملہ اسباب میں سے ایک سبب روشنی بھی ہے۔

حدیث نمبر ۸:

حضور علیہ السلام کے عظیم صحابی حضرت معاذ بن جبل سے مروی

Marfat.com

ہے کہ ارشاد نبوی ہے : مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِداً بَنَ اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ عَلَّقَ فِیْہِ قِنْدِیلاً صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یَطْفَأَ ذَالِکَ الْقِنْدِیْلُ وَمَن بَسَطَ فِیْہِ حَصِیْراً صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یَنْقَطِعَ ذَالِکَ الْحَصِیْرُ ۔﴿ص : ٦٥٦ / ٧ کنز العمال﴾

ترجمہ:

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور جس نے مسجد میں قندیل جلائی اس پر

"ستر ہزار فرشتے"

دعائے رحمت کریں گے جب تک یہ قندیل بجھ نہ جائے اور جو مسجد میں چٹائی بچھائے گا تو چٹائی کے ٹوٹنے تک

"ستر ہزار فرشتے"

اس پر رحمت کی دعا مانگیں گے۔

Marfat.com

باب صفت الجنت

فصل اول

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا: اَعدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالاَ عَیْنُ" رَاتْ وَلاَ اُذُن" سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلَی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَلاتعلَمْ نَفس" مَا اُخفِیَ لَھُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعیُنٍ۔ ﴿مشکوٰۃ ص: ۹۰ / ۳﴾

ترجمہ:

میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ﴿جنت میں﴾ ایسی چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اگر تم اسکی تصدیق چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کوئی شخص اس چیز کو نہیں جانتا جو ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے اور جو آنکھ کی ٹھنڈک کا سبب ہے۔

حدیث نمبر۲:

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَلَوْ اَنَّ امْرَاۃً مِنْ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِطَّلَعَتْ اِلَی الاَرضِ لَاَضَاءَ تْ مَابَیْنَھُمَا وَلَمَلاَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیحاً وَلَنَصِیفُھَا عَلٰی رَأسِھَا

Marfat.com

خَیرٌ مِّنَ الدُّنیَا وَمَافِیھَا۔ ﴿مشکوٰۃ ص: ۹۱ / ۳﴾

ترجمہ:

اگر جنتیوں میں سے کسی کی عورت دنیا کی طرف جھانک لے تو مشرق ومغرب کے درمیان روشن کردے اور مشرق ومغرب کی ساری فضا خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر۳:

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقاً یَأْتُوْنَھَا کُلَّ جُمعَةٍ فَتَھُبُّ رِیحُ الشِّمَالِ فَتَحثُوْا فِی وُجُوْھِھِمْ وَثِیَابِھِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْناً وَجَمَالاً فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِازْدَادُوْا حُسْناً وَجَمَالاً فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِازْدَادْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْناً وَجَمَالاً فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُم وَاللّٰہِ لَقَدِازْدَدْتُّم بَعْدَنَا حُسْناً وَجَمَالاً ﴿مشکوٰۃ ص: ۹۲ / ۳﴾

ترجمہ:

جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو جنتی جمع ہونگے اور وہاں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے منہ اور کپڑوں پر خوشبو ڈالے گی اور ان کے حسن وجمال میں زیادتی ہو جائے گی پھر جب وہ زیادہ حسین وجمال بن کر اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے تو ان کی بیویاں کہیں گی قسم ہے خدا تعالیٰ کی ہم

Marfat.com

سے جدا ہو کر تم نے اپنے حسن و جمال کو بڑھالیا ہے اس کے جواب میں وہ کہیں گے ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں زیادتی ہو گئی ہے۔

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہونگے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہو گی وہ اس روشن ستارے کی مانند ہو گی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہونگے یعنی نہ تو ان میں اختلاف ہو گا اور نہ بغض و عداوت اور جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حور عین میں سے ہونگی جو اس قدر حسین ہونگی کہ ان کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا جنتی صبح و شام اللہ کو یاد کریں گے نہ تو بیمار ہونگے اور نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ سنکیں گے اور جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہونگے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہونگی ان کی انگیٹھیوں کے ایندھن اگر ہونگے ان کا پسینہ مشک ہو گا اور سارے جنتی ایک شخص کی سیرت و عادت پر ہونگے اور صورت میں اپنے باپ آدم کی طرح اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ ہو گا۔ ﴿مشکوٰۃ ص: ۹۲ / ۳﴾

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے

Marfat.com

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں اعلان کیا جائے گا

اِنَّ لَکُمْ اَنْ تُصِحُّوْا فَلاَ تَسْقَمُوْا اَبَداً وَاَنَّ لَکُمْ اَنْ تُحْیُوْا فَلاَ تَمُوْتُوْنَ اَبَداً وَاَنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلاَ تَھْرَمُوْا اَبَداً وَاَنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلاَ تَبَاسُوْا اَبَداً۔ ﴿مشکوٰۃ ص : ۹۳ / ۳﴾

ترجمہ:

کہ تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی مرو گے نہیں اور تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تم خوشی اور آرام سے رہو گے فکر و غم تمہارے پاس نہ آئے گا۔

حدیث نمبر۶:

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَااَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَالَنَالاَ نَرْضٰی یَارَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَداً مِنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلاَ اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذَالِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَارَبِّ وَ اَیُّ شَیْیءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذَالِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلاَ اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہ' اَبَداً۔

﴿مشکوٰۃ ص : ۹۳ / ۳﴾

ترجمہ:

خدا تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے

Marfat.com

پروردگار ہم حاضر ہیں تیری خدمت میں موجود ہیں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا کیا تم خوش اور راضی ہو وہ کہیں گے اے پروردگار ہم کیونکر راضی نہ ہوں تو نے ہمیں اس قدر دیا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا خدا تعالےٰ فرمائے گا میں ان سب چیزوں سے بہتر ایک اور چیز تم کو عطا کردوں گا وہ کہیں گے اے پروردگار ان چیزوں سے بہتر اور کون سی چیز ہے۔ خدا تعالےٰ فرمائے گا میں تم کو اپنی خوشنودی عطا کرونگا اور اس کے بعد پھر میں تم سے کبھی ناراض نہ ہونگا۔

حدیث نمبر ۷:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ لِلْعَبْدِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ قَهْرَ مَانٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُحَيُّوْنَ وَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَيُخْبِرُوْنَ بِمَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ۔ ﴿ص: ۱۲۴ / ا مسند الفردوس﴾

ترجمہ:

بیشک جنتیوں میں سے ہر جنتی کے لئے

"ستر ہزار فرشتے"

خدمت گار ہوں گے وہ فرشتے جنتی کو سلام کریں گے اور جو کچھ خدا تعالےٰ نے جنتی کے لئے تیار کیا ہے اس کے بارے میں خوش خبری دیں گے۔

Marfat.com

باب صفت النار

فصل اول

حدیث نمبر ۱:

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اِنَّ اَھْوَنَ اَھْلِ النَّارِ عَذَاباً مَنْ لَه‘ نَعْلَانِ وَشِرَاکَانِ مِنْ نَارٍ یَغْلِی مِنْھُمَا دِمَاغُه‘ کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ مَایَریٰ اَنَّ اَحَداً اَشَدُّمِنْهُ عَذَاباً وَاِنَّه‘ لَاَھْوَنُھُمْ عَذَاباً۔ ﴿مشکوۃ ص : ۱۰۷ / ۳﴾

ترجمہ:

دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو دیا جائے گا اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس کے اوپر آگ کے تسمے ہونگے اور ان دونوں چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے وہ شخص اس عذاب کو سخت تر خیال کرے گا حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ

Marfat.com

ہو گئی پھر اس کو ایک ہزار برس تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی اور پھر ایک ہزار برس تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی اب وہ سیاہ اور تاریک ہے۔ ﴿مشکوٰۃ ص: ۱۰۸ / ۳﴾

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخیوں کے سر پر گرم پانی ڈالا جائے گا یہاں تک کہ اس کی گرمی سے سر سے لے کر پیٹ تک پہنچ جائے گی اور ان چیزوں کو کاٹ ڈالے گی جو پیٹ کے اندر ہیں اور وہ چیزیں قدموں کی راہ سے نکل جائیں گی۔

﴿مشکوٰۃ ص: ۱۰۹ / ۳﴾

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَوْ اَنَّ دَلْواً مِنْ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْیَا۔

﴿مشکوٰۃ ص: ۱۱۰ / ۳﴾

ترجمہ:

اگر اس زرد پانی کا ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہو گا دنیا میں ڈالا جائے تو دنیا کے سارے آدمی سڑ جائیں۔

حدیث نمبر ۵:

حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد چالیس برس تک رہے گا اور دوزخ میں پالان بندھے خچروں کے مانند بچھو ہیں ان کے ایک مرتبہ کاٹنے کا زہر چالیس برس تک رہے گا۔

﴿مشکوۃ ص: ۱۱۳ / ۳﴾

حدیث نمبر ۶:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَوْ اَنَّ شَرَارَةً مِّنْ شَرَارِ جَهَنَّمَ بِالْمَشْرِقِ لَوُجِدَ حَرُّهَا بِالْمَغْرِبِ ﴿کشف الغمہ ص: ۲۵۵ / ۲﴾

ترجمہ:

اگر جہنم کی ایک چنگاری مشرق میں ہو تو اسکی حرارت مغرب میں محسوس کی جائے۔

حدیث نمبر ۷:

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔ ﴿مشکوۃ ص: ۱۰۷ / ۳﴾

ترجمہ:

قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا اسکی ستر باگیں ہونگی اور ہر باگ

"ستر ہزار فرشتے"

Marfat.com

ہاتھوں میں لیے ہوں گے۔ اور فرشتے اس کو کھینچتے ہونگے۔ جب قیامت کے دن دوزخیوں کو انکا نامہ اعمال انکے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ نہایت پریشان اور پشیمان ہونگے اور حسرت وافسوس سے کہیں گے کاش ہمیں نامہ اعمال ملتا ہی نہ اور کاش کہ ہم اپنے حساب کی کیفیت سے آگاہ ہی نہ ہوتے کاش موت نے ہمارا کام ختم کر دیا ہوتا اور یہ دوسری زندگی ہمیں ملتی ہی نہ جس موت سے دنیا میں بہت گھبراتے تھے آج اسکی آرزو کریں گے یہ کہیں گے آج ہمارے مال و جان نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا آج نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی بچاؤ کی صورت دکھائی دیتی ہے اللہ تعالےٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو پکڑ لو اس فرمان کے سنتے ہی

"ستر ہزار فرشتے"

جہنمی کو پکڑنے کے لئے اسکی طرف لپکیں گے۔

(ص: ۲۷/۲۹ ابن کثیر)

Marfat.com

باب الکوثر یعنی حوض کوثر

فصل اول

یہ وہ حوض ہے جو میدان محشر میں ہوگا اور گرمیٔ محشر میں گھبرائے اُمتیوں کو حساب اور میزان کو ہولناکیوں سے پریشان غلاموں کو اس حوض سے ساقیٔ مئے وحدت کے دست اقدس سے ایک جام ملے گا تو ساری تلخی اور گھبراہٹ کافور ہو جائے گی۔ دل کو آرام و سکون نصیب ہوگا اور پھر کبھی پیاس نہ ستائے گی۔ حوض کوثر کے فضائل میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حوض کوثر کا ذکر فرمایا حضرت ابی بن کعب نے عرض کی یارسول اللہ حوض کوثر کیا ہے فرمایا: اَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَطْیَبُ رِیحاً مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَأْ اَبَداً۔

﴿ص: ۳۷۵/ ۱۱ النہایہ﴾

ترجمہ:

وہ دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے۔زیادہ میٹھا کستوری سے زیادہ خوشبودار جو اس حوض سے پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: اِنَّ لِیْ حَوْضاً فِیْ الْجَنَّۃِ مَسِیْرَتُہٗ شَھْرٌ" وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ" رِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ مَاؤُہٗ کَالْوَرِقِ اَقْدَاحُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَھَا اَبَداً۔ ﴿ص: ۳۹۶ / ۱۱ النھایہ﴾

ترجمہ:

بیشک میرے لئے جنت میں ایک حوض ہے جس کی مسافت ایک مہینے کی راہ ہے اس کے کنارے برابر ہیں اس کے کٹورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس حوض سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۳:

سرور کونین علیہ السلام نے حضرت عثمان بن مظعون سے فرمایا

یَا عُثْمَانُ لاَ تَرْغَبُ عَنْ سُنَّتِیْ فَاِنَّہٗ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یَّتُوْبَ ضَرَبَتِ الْمَلاَئِکَۃُ وَجْھَہٗ عَنْ حَوْضِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

﴿ص: ۳۹۹ / ۱ النھایہ﴾

ترجمہ:

اے عثمان میری سنت سے منہ نہ موڑ۔ جس نے میری سنت سے منہ موڑا اور توبہ کرنے سے پہلے مر گیا تو قیامت کے دن فرشتے اس کے چہرے پر ماریں گے اور اس کو میرے حوض سے پانی نہ پینے دیں گے۔

Marfat.com

حدیث نمبر۴:

اِنَّ لِیْ حَوْضاً طُوْلُه' مَابَیْنَ الْکَعْبَةِ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدَسِ اَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ آنِیَتُه' عدد النُّجُوْمِ وَکُلُّ نَبِیٍّ یَدْعُو اُمَّتَه' وَلِکُلِّ نَبِیٍّ حوض'' فَمِنْهُمْ من یَّاْتِیْه الفئامُ ومِنْهُمْ مَنْ یَّاْتِیْهِ الْعُصْبَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّاْتِیْهِ النَّفرُ ومِنهُم من یَّاْتِیْه الرَّجُلانِ ومنهم من یَّاْتِیْهِ الرَّجُلُ وَمِنْهُمْ مَنْ لا یَاْتِیْه اَحَد'' وَاِنِّیْ لَاَ کْثَرُ الاَنْبِیَاءِ تبعاً یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

﴿ص: ۴۰۴ / ۱۱ النہایہ﴾

ترجمہ:

بیشک میرے لئے ایک حوض ہے جسکی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس تک ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور ہر نبی اپنی امت کو پکارے گا اور ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے۔ بعض نبی وہ ہونگے کہ ان کے پاس انکی امت کا ایک گروہ آئے گا کسی نبی کے پاس اسکی امت کا ایک ٹولہ ہوگا کسی نبی کے پاس چند نفر آئیں گے کسی نبی کے پاس دو آدمی آئیں گے اور کسی نبی کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کوئی نبی وہ ہوگا کہ اس کے پاس کوئی بھی نہ آئے گا اور قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے متبعین ہونگے۔

حدیث نمبر۵:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَیَرِدُوْنَ حِیَاضَ الاَنْبِیَاءِ وَیَبْعَثُ اللّٰہُ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ فِیْ اَیْدِیْہِمْ عُصَیٌّ مِنْ نَّارٍ یَذُوْدُوْنَ الْکُفَّارَ عَنْ حِیَاضِ الاَنْبِیَاءِ۔﴿ص :۴۱۱ / النھایہ﴾

ترجمہ:

اللہ تعالےٰ کے ولی نبیوں کے حوضوں کے پاس آئیں گے اللہ تعالےٰ

"ستر ہزار فرشتے"

بھیجے گا جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈنڈے ہونگے وہ ان سے کافروں کو انبیاء کے حوضوں سے مار بھگائیں گے۔

Marfat.com

باب القُراٰی

فصل اول

حدیث نمبر ۱:

القُرىٰ المَحفُوظَةُ مَكَّةُ وَالمَدِينَةُ وَاِيلِياءُ وَنَجرَانُ وَمَا مِنْ لَيلَةٍ اِلاَّ يَنزِلُ بِنَجرَانَ سَبعُونَ اَلفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلٰى اَهلِ الخُدُورِ ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ اَلَيهَا اَبداً۔ ﴿ص : ۱۶۳ / ۲ مسند الفردوس﴾

ترجمہ:

مکہ معظمہ، مدینہ منورہ بیت المقدس اور نجران یہ بستیاں ﴿ظالم بادشاہوں کے جور وستم سے﴾ محفوظ ہیں۔ ہر رات

"ستر ہزار فرشتے"

نجران میں نازل ہوتے ہیں اور پردہ دار عورتوں کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں پھر انکی دوبارہ باری نہیں آتی۔

Marfat.com

Marfat.com

شاعر اسلام محترم المقام جناب پیر سید ناصر علی چشتی کا نتیجہ فکر

انہیں علم و فراست کی ملی حق سے فراوانی
نبی کے عشق سے ہے ان کو ہے ان پر فضل یزدانی

یہ ہیں بارہ کتابوں کے مصنف بحر حکمت ہیں
یہ انداز خطابت میں عجب رکھتے ہیں جولانی

وہابیت کے محلوں میں ہے ان سے زلزلہ برپا
دلائل سے لرزاں ان کے ہر شیطاں کی شیطانی

فقیہ بے بدل گو بھی ہیں خطیب اہلسنت بھی
ہے ان کی ذات پر سایہ فگن محبوب سبحانی

ہوں تقریریں کہ تحریریں انہیں حاصل ہے یکتائی
امام اہلسنت کی یہ ہیں تصویر نورانی

یہ حل فرما کے رکھ دیتے ہیں مشکل تر مسائل کو
یہ میدان عمل میں بھی نہیں رکھتے کوئی ثانی

جو ناصر دین محبوب خدا کے ہیں سپاہی بھی
یہی تو ہیں جناب حضرت صدیق ملتانی

Marfat.com